عظمت سیدنا

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا صدیق اکبر کی عظمت اور فضیلت پر جامع
اور مدلل کتاب (احادیث کی تخریج کے ساتھ)

تالیف
محمد عاطف رمضان سیالوی

زاویہ پبلشرز

اللہ
رسول
محمد

وما
ارسلنک
الا رحمۃ
للعلمین

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جملہ حقوق محفوظ ہیں

2010ء

بار اول.....1000

ہدیہ.....150

زیر اہتمام.....نجابت علی ٹرسٹ

لیگل ایڈوائزرز

رانا سلمان طاہر ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-7842176

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

ملنے کے پتے

اسلامک بک کارپوریشن۔ کمیٹی چوک۔ راولپنڈی	051-5536111
احمد بک کارپوریشن۔ کمیٹی چوک۔ راولپنڈی	051-5558320
کتاب گھر۔ کمیٹی چوک۔ راولپنڈی	051-5552929
مکتبہ بابا فرید۔ چوک چٹی قبر۔ پاکپتن شریف	0301-7241723
مکتبہ قادریہ۔ پرانی سبزی منڈی۔ کراچی	0213-4944672
مکتبہ برکات المدینہ۔ بہادر آباد۔ کراچی	0213-4219324
مکتبہ رضویہ۔ آرام باغ۔ کراچی	0213-2216464
مکتبہ ضیائیہ۔ کمیٹی چوک۔ اقبال روڈ۔ راولپنڈی	051-5534669
مکتبہ سنی سلطان۔ حیدر آباد	0321-3025510
مکتبہ قادریہ۔ سرکلر روڈ۔ گوجرانوالہ	055-4237699
علامہ فضل حق پبلیکیشنز۔ دربار مارکیٹ۔ لاہور	0300-4798782
کتب خانہ حاجی مشتاق احمد۔ بوہڑ گیٹ ملتان	061-4545486
رائل بک کمپنی۔ کمیٹی چوک۔ اقبال روڈ۔ راولپنڈی	051-5541452
مکتبہ المجاہد۔ بھیرہ شریف	048-6691763
مکتبہ متینیہ۔ سیفیہ۔ بہاولپور	0301-7728754

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فہرست

اھداء	5
عرضِ مؤلف	7
حضرت صدیق اکبر کی افضلیت پر عقلی دلیل	9
عالمِ ارواح میں معیتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء	16
وجہ استدلال	17
قبل از بعثت معیت پر دلیل	19
اسلام لانے میں اولیت	20
مکی زندگی میں حضور اقدس ﷺ کے معاون خاص	27
سیدنا صدیق اکبر کی جوانمردی	28
سفر ہجرت میں معیت ورفاقت	32
حضرت صدیق اکبر کی وجوہ افضلیت	43
سفر ہجرت کے متعلق حضرت حسان کے اشعار	56
مدنی دور میں رفاقت	59

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

❀ غزوہ تبوک میں شرفِ ہمرکابی	67
❀ سیدنا صدیق اکبر کا ہجر و فراق	75
❀ مزار میں رفاقت و معیت	80
❀ وقت حشر رفاقت پر دلیل	84
❀ حوضِ کوثر پر معیت	86
❀ جنت میں شان صدیق اکبر معیت مصطفوی	88
❀ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر سے اقتران	101
❀ حضرت صدیق، حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفات کے مظہر کامل	107
❀ امت کے سب سے بڑے متقی	110
❀ شانِ نزول	111
❀ عظمتِ صدیق رضی اللہ عنہ کے چند نکات	113
❀ حضرت صدیق کے تقویٰ کی چند مثالیں	124
❀ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ صدیق اکبر ہیں	134
❀ نگاہِ رسالت میں لقب صدیق	142
❀ لقب ''صدیق'' ائمہ اہلِ بیت کی نظر میں	147
❀ حضرت صدیق کی اہلِ بیت سے محبت	152
❀ حضرت صدیق کی فضیلت قرآن سے	156

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

❀ شانِ نزول	156
❀ حضرت صدیق، خلیفہ برحق ہیں	162
❀ حضرت صدیق کی خلافت پر قرائن	165
❀ نگاہِ مرتضوی میں خلافت صدیقی	175
❀ حضرت صدیق، اللہ کے محب و محبوب ہیں	183
❀ حضرت صدیق حضور اقدس ﷺ کے محبوب اعظم	189
❀ مومنین پر رحم دل	196
❀ کفار پر سخت	197
❀ مجاہد فی سبیل اللہ	199
❀ مسیلمہ کے خلاف جنگ	204
❀ حضرت صدیق پر اللہ کا فضل ہے	209
❀ حضرت صدیق کے چند مزید فضائل	211
❀ بارگاہِ مصطفوی ﷺ کا ادب اور حضرت صدیقِ اکبر	211
❀ صحابہ کرام اور عقیدہ اہلِ سنت	217
❀ حضرت صدیق اکبر پہلے جامع القرآن	222
❀ اختتامی کلمات	223

❀❀❀❀

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اھداء

میں اپنی اس کتاب کو حضور نبی مکرم، رسولِ محتشم، سید المرسلین رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، محبوبِ رب العالمین ﷺ کی بارگاہِ عالی میں بصد محبت و ادب پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ اس امید پر کہ نبی مکرم ﷺ اپنے یارِ غار اور محبوب صحابی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تعریف و توصیف کے تصدق میں مجھ سراپا خطا و تقصیر کو اپنی نگاہ لطف و کرم کے فیض سے مشرف فرما کر نعمت شفاعت اور اپنے دیدار کی دولت سے شادکام فرمائیں۔

محمد عاطف رمضان سیالوی

غفر اللہ المولیٰ الغفور القدیر

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

عرضِ مؤلف

اس دورِ ابتلاء میں جبکہ امت مسلمہ فکری، اخلاقی اور سیاسی سطح پر تنزل و انحطاط سے دوچار اور داخلی و خارجی فتنوں میں مبتلا ہے۔ ایک فتنہ عظیم، حضور نبی مکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ذوات قدسیہ کو ہدف تنقید و اعتراض بنانا ہے۔ وہ صحابہ کرام جن کے مقدر پر قدسیانِ فلک کو بھی رشک ہے۔ جن کے ایمان و ایقان، خلوص و ایثار، عدالت و ثقاہت اور تقویٰ و طہارت پر قرآن و حدیث کی بے شمار نصوص ناطق و شاہد ہیں جو قرآنی مخاطبات کے اولین مستحق ہیں اور جنہوں نے اعلائے کلمۃ اللہ، ترویج و اشاعت دین کے لیے اپنی جانی، مالی قربانیاں دیں۔ آج برسرِ عام اُن کو اپنی اغراض کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اُن پر سب و شتم اور تبرا کیا جاتا ہے، اُن کی آبروریزی کی جاتی ہے۔ بالخصوص حضور نبی مکرم ﷺ کے محبوب ترین صحابی پروانۂ شمع رسالت، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ذات ستودہ صفات کو بھی سب و شتم اور اعتراضات و تنقیدات سے معاف نہیں رکھا جاتا آپ کی طرف بھی ظلم، غصب اور نفاق کی تہمت منسوب کی جاتی ہے، سو ایسی صورت حال میں علمائے اسلام پر اللہ جل مجدہٗ اور اُس کے حبیب مکرم ﷺ کی طرف سے یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ پوری ذہنی، فکری اور علمی توجہ سے اس فتنہ سبائیت کا استیصال کریں اور ان محسنانِ اسلام

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

بالخصوص سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی عزت و ناموس کا دفاع کر کے دارین کی سرخروئی اور کامیابی حاصل کریں۔ اسی مقصد کے پیشِ نظر میں یہ چند سطور، امیر المؤمنین خلیفہ بلافصل، تاجدارِ صداقت، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تعریف و تحسین اور آپ کی عظمت کے متعلق لوح قرطاس پر نقش کر رہا ہوں۔ اللہ جل مجدہٗ میری اس کاوش کو قبول دوام عطا فرمائے اور اس تحریر کو میرے لیے دارین میں نافع بنائے۔ آمین یا رب العالمین، بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہٖ اجمعین۔

❀❀❀❀

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی افضلیت پر عقلی دلیل

الحمدلله الذی اسعد واشقٰی، فَخَصص بعض عبادہ بالحسنٰی والصلٰوۃ والسلام علٰی محمد المصطفٰی، سید الوریٰ و شمس الھدیٰ و علیٰ اٰلہٖ و اصحابہٖ المخصوصین بالعلم والتقٰی۔ اما بعد!

صحابی وہ عظیم المرتبت شخصیت ہے جس کو حضور پرنور، شافع یوم النشور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ والضحیٰ، رخِ زیبا اور جلوہ جانفزا کی زیارت نصیب ہوئی، آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قربت، معیت، رفاقت اور آپ کے ساتھ شرف ملاقات کی سعادت میسر آئی اور یہی ایک وجہ صحابی کے لیے وجہ افضلیت و اکملیت ہے۔ کیونکہ صحابی کی شخصیت اگرچہ ہر پہلو سے تابناک اور کامل ہے۔ وہ خاشع نمازی، قائم اللیل، صائم النہار، عالم بالقران والسنۃ اور مجاہد فی سبیل اللہ بھی ہے لیکن اُس کو مرتبہ صحابیت صرف اعمال صالحہ، تقویٰ و پرہیزگاری، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے ساتھ میسر نہیں آیا۔ اس لیے کہ یہ تمام کام آج تک کیے جاتے ہیں۔ لوگ نماز پڑھتے ہیں تو نمازی بن جاتے ہیں لیکن صحابی نہیں بنتے۔ حج

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کرتے ہیں تو حاجی بن جاتے ہیں لیکن صحابی نہیں بنتے۔ ذکر کرتے ہیں تو ذاکر بن جاتے ہیں لیکن صحابی نہیں بنتے۔ معلوم ہوا کہ مرتبہ صحابیت صرف اور صرف دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، صحبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور لقائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے میسر آتا ہے۔ چنانچہ ابوداؤد کی ایک حدیث میں ہے کہ ایک آدمی مسلمان ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہونے کے کچھ دیر بعد اُس کا انتقال ہو گیا اور حدیث کے لفظ ہیں۔

فمات فدخل الجنة وما صلّٰی للّٰہ صلٰوۃ۔

(سنن ابوداؤد کتاب الجهاد باب فيمن يسلم رقم الحديث 2537 دار السلام رياض)

ترجمہ: ''پس وہ مر گیا تو جنت میں داخل ہو گیا اور ابھی تک اُس نے اللہ رب العزت کی رضا کے لیے ایک نماز تک نہیں پڑھی۔''

حدیث میں تصریح ہے کہ اُس صحابی نے ایک نماز تک نہیں پڑھی، اُسے وضو، غسل، طہارت اور احکامِ شرعیہ کا بھی علم نہیں، لیکن اہلِ سنت کے اتفاق و اجماع سے اُس صحابی کا مقام اور مرتبہ اتنا بلند ہے کہ قیامت تک کے عابدین، زاہدین، مجتہدین، غوث، قطب، ابدال، اولیاء، نجبا اور نقباء مل کر بھی اُس کے مقام کی برابری نہیں کر سکتے۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے:

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ''لا تسبوا اصحابی، لا تسبوا اصحابی، فوالذی نفسی بیدہٖ لو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما ادرك مُدَّا حدھم ولا نصیفہ۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب: تحريم سب الصحابة رقم الحديث 6488

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

دار الکتب العربی بیروت صحیح بخاری کتاب فضائل الصحابۃ باب قول النبی ﷺ لو کنت متخذا خلیلا رقم الحدیث 3673 دار الکتب العربی بیروت سنن ابوداؤد کتاب السنۃ باب فی النہی عن سب اصحاب رسول اللہ ﷺ رقم الحدیث 4658 دار السلام ریاض، جامع الترمذی کتاب المناقب باب فی فضل من بایع تحت الشجرۃ رقم الحدیث 3861 دار المعرفۃ بیروت سنن ابن ماجہ فی المقدمۃ باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ رقم الحدیث 161 دار السلام ریاض، سنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث 8308 صحیح ابن حبان رقم الحدیث 7253)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "میرے صحابہ کو بُرا مت کہو، میرے صحابہ کو برا مت کہو، پس قسم اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کردے تو پھر بھی وہ ان میں سے کبھی ایک کے سیر بھر یا اُس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکا۔"

غور فرمائیں کہ کہاں احد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرنا اور کہاں ایک سیر یا آدھا سیر جو خرچ کرنا۔ حضور اقدس ﷺ نے واشگاف الفاظ میں صحابی کے اس قلیل عمل میں بھی مثلیت اور برابری کی نفی فرمادی۔ سو جب صحابی کے ایک عمل کی برابری امت نہیں کرسکتی تو اُس کی ذات کی برابری کس طرح حتمی ہوسکتی ہے۔ یہی بات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

"کان ابن عمر رضی اللہ عنہ یقول لا تسبّوا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فلمقام احدھم ساعۃ خیر من عمل احدھم عمرہ۔"

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(سنن ابن ماجه باب فضل اهل بيت رقم الحديث 162 دارالسلام رياض، مصنف ابن ابی شيبه ج6 ص405 رقم الحديث 32415)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو برا مت کہو پس ان کے عمل کا ایک لمحہ تمہاری زندگی کے تمام اعمال سے بہتر ہے۔''

معلوم ہوا کہ جمیع امت اپنی جملہ طاعات وعبادات، علم ومعرفت اور زہد و تقویٰ کے ساتھ صحابہ کرام کے مقام ومرتبہ اور منزلت ووجاہت کی برابری نہیں کرسکتی اور اس افضلیت، اکرام واعزاز اور توقیر وتکریم کی وجہ اور سبب صرف اور صرف صحبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام کے دوزخ سے نجات کی علت ہی اپنے دیدار کو قرار دیا۔

عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ''لا تمس النار مسلماً راانی اَوْرَآی من رآنی۔

(جامع ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب: ما جآء فی فضل من رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحديث 3858 دارالمعرفه بيروت)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اُس مسلمان کو جہنم کی آگ ہرگز نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے (یعنی میرے صحابی) کو دیکھا۔''

اس تمہید کو ذہن نشین کرنے کے بعد یہ سمجھ لیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درجات اور مراتب یکساں نہیں اُن کے درجات میں بھی تفاوت اور فرق ہے،

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اس لیے کہ جس صحابی کو ایک لمحہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میسر رہی اُس کا مقام بھلا اُس صحابی کے برابر کس طرح ہوسکتا ہے کہ جس کو تمام عمر رخِ تاباں کی ضیا پاشیاں اور چہرہ انور کی رعنائی و زیبائی کا مشاہدہ کرنا نصیب ہوا۔ سو جس کی صحبت، معیت اور رفاقت جتنی بڑھتی چلی گئی اور اُس کا مقام و مرتبہ اُسی قدر فزوں تر ہوتا گیا اور آپ جمیع صحابہ کے احوال زندگی کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ بعض صحابہ کو حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مکی زندگی میں تو صحبت میسر رہی، لیکن مدنی زندگی میں صحبت میسر نہ آئی۔ جیسے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا۔ بعض کو مدنی دور کی رفاقت نصیب ہوئی تو مکی دور میں شرف صحبت میسر نہ آیا۔ جس طرح وہ کثیر التعداد صحابہ جو مدنی دور میں بالخصوص فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔ مثلاً حضرت عبداللہ بن سلام، حضرت ابو ہریرہ، حضرت خالد بن ولید، حضرت عکرمہ، حضرت کعب بن زہیر، حضرت عدی بن حاتم اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہم کہ یہ سب حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدنی زندگی میں مشرف باسلام ہوئے۔ اسی طرح بعض وہ ہیں جن کو حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعد از بعثت صحبت و معیت نصیب ہوئی لیکن قبل از بعثت رفاقت نصیب نہ ہوئی مثلاً حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، آپ اعلانِ نبوت کے چھٹے سال میں مسلمان ہوئے۔ پھر بعض وہ ہیں جن کو حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاتِ ظاہری میں معیت و قربت نصیب ہوئی لیکن آج قبرِ انور میں ظاہراً قربت نہیں، مثلاً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہ آپ کی قبر مبارک جنت البقیع میں، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کی قبر مبارک نجف اشرف میں ہے، سو تمام صحابہ کی رفاقت اور معیت کی ایک حد اور دائرہ کار ہے۔ لیکن حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی یعنی تاجدار صداقت، پیکر صدق و وفا، مجسمہ خلوص و ایثار، امیر المومنین،

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

خلیفہ بلافصل حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ذات ایسی ہے کہ آپ عالمِ ارواح سے لے کر عالمِ آخرت تک قریباً ہر مرحلے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نظر آتے ہیں۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو عالمِ ارواح، قبل از بعثت، سفرِ شام، بعد از بعثت، مکی زندگی، مدنی زندگی، سفرِ ہجرت، غارِ ثور، غزوہ بدر، غزوہ احد، غزوۂ حنین، غزوۂ تبوک، صلح حدیبیہ، فتح مکہ، حجۃ الوداع، قبرِ انور، عالمِ برزخ، وقت حشر، حوضِ کوثر، بلکہ جنت کی دائمی اور ابدی زندگی میں حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میسر ہے۔ سو اگر کسی انسان کو فقط ایک لمحہ کے لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میسر آ جائے تو اس کا مقام نہ صرف اس امت کے جمیع اولیاء سے بلند و برتر ہو جاتا ہے بلکہ تمام امم ماضیہ پر اُسے افضلیت نصیب ہو جاتی ہے، اور جب ایک لمحہ کی صحبت کا یہ فیض اور یہ اثر ہے تو سوچیے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کے ساتھ کس کی برابری ہو سکتی ہے کہ جن کو عالمِ ارواح سے عالمِ آخرت تک قریباً ہر مرحلہ میں رفاقت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف حاصل ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام برملا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی افضلیت کا اعلان فرماتے اور کوئی اس پر نکیر و اعتراض کرنے والا نہ ہوتا۔

1- "قال سالم بن عبداللہ ان ابن عمر قال: کنا نقول و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حی "افضل امۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعدہ ابوبکر، ثم عمر، ثم عثمان رضی اللہ عنہم"

(سنن ابی داؤد، کتاب السنۃ، باب فی التفضیل، رقم الحدیث 4282 دار السلام ریاض۔ صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب فضل ابی بکر بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث 3655، 3698 دار الکتاب العربی، بیروت)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ترجمہ: حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: ''ہم حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی (ظاہری) حیاتِ طیبہ میں کہا کرتے تھے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت میں سب سے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر اور پھر (اُن کے بعد) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔''

2- عن محمد بن الحنفية قال: قلت لابی: ای الناس خير بعد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال: ابوبكر، قلت ثم من؟ قال ثم عمر رضی اللہ عنہما

(صحيح بخاری، كتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم 3671، دارالكتاب العربی بيروت..... سنن ابی دائود، كتاب السنة: باب فی التفضيل، رقم الحديث4624 دارالسلام رياض..... فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل رقم الحديث 553-445، صفة الصفوة جلد1 صفحه250، المعجم الاوسط رقم الحديث 810)

ترجمہ: ''حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد (حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم) سے دریافت کیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ پھر میں نے کہا: ان کے بعد؟ انہوں نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ۔''

3- عن عبدالله بن سلمة قال: سمعت عليا يقول: ''خير الناس بعد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ابوبكر و خير الناس بعد ابی بكر، عمر''

(سنن ابن ماجه، مقدمة، رقم الحديث 106، دارالسلام رياض..... فضائل الصحابة رقم

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

الحدیث 536 حلیة الاولیاء جلد1 صفحہ199-200..... تاریخ بغداد رقم 3686
تہذیب الکمال جلد21 صفحہ325..... الاستیعاب جلد3 صفحہ1149)

ترجمہ: ''عبداللہ بن سلمۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ آپ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے افضل عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔''

اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت پر یہ کوئی وجدانی، ذوقی اور جذباتی دعویٰ نہیں بلکہ ہر ہر جملہ کے پیچھے دلائل کے انبار ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیں:

عالمِ ارواح میں سیدنا صدیق اکبر کی معیت مصطفیٰ

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت، سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول: الارواح جنود مجندة، فما تعارف منها ائتلف، وما تناکر منها اختلف۔

(صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب الارواح جنود مجندة، رقم الحدیث 3336 دارالکتاب العربی بیروت..... صحیح مسلم کتاب البر والصلوٰة باب الارواح جنود مجندة 6709..... مسند احمد 8155)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''روحیں فوج کی طرف جمع ہیں، جن میں وہاں آشنائی ہوگئی ان کے درمیان یہاں (دنیا) میں الفت ہوئی لیکن جو وہاں ایک دوسری سے ناآشنا رہیں وہ یہاں بھی بیگانہ رہیں گی۔''

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

وجہ استدلال

اس حدیث سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ دنیا میں تعلق، دوستی اور الفت انہیں دو کے درمیان پیدا ہوتی ہے جن کی روحیں عالمِ ارواح میں ایک دوسرے کے ساتھ متعارف ہوں اور اگر وہاں تعارف نہیں تھا تو یہاں بھی کوئی تعلق نہیں بنتا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین دنیا کی زندگی میں محبت، دوستی اور تعلق کسی پر نہاں اور پوشیدہ نہیں اور حدیث کی روشنی میں پہلے یہ تعلق عالمِ ارواح میں استوار ہوا تھا جس سے معلوم ہوا کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی روح مبارک، عالمِ ارواح ہی میں روح مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عاشق، گرویدہ اور اکتسابِ فیض کرنی والی تھی، اور آپ کو عالم ارواح ہی میں روح مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت و معیت نصیب تھی جس پر یہ واقعہ بڑی واضح روشنی ڈالتا ہے۔ اختصار کے پیشِ نظر صرف ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

''حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: جس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور ان کی نبوت مکہ میں مشہور ہوئی تو میں جانب شام نکل گیا اور جب بصرہ میں پہنچا تو وہاں نصاریٰ کی ایک جماعت آئی اور مجھ سے پوچھنے لگی کیا تم حرم مکہ سے آئے ہو۔ میں نے کہا: ہاں! وہ کہنے لگے کیا تم اُس شخص کی صورت کو پہچانتے ہو جس نے تم میں سے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ میں نے کہا: ہاں میں پہچانتا ہوں۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک ایسے عبادت خانے میں لے گئے جس میں بے شمار تصویریں اور تمثیلیں آویزاں تھیں انہوں نے مجھ سے کہا انہیں بغور دیکھو کیا ان میں اُس کی شبیہہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ہے جس نے تم میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو میں نے ایک ایک کر کے بغور نظر ڈالی لیکن ان تصاویر میں مجھے آپ کی شبیہہ نظر نہ آئی پھر مجھے وہ اس سے بڑے عبادت خانہ میں لے گئے وہاں پہلے سے کہیں زیادہ تصاویر و تماثیل آویزاں تھیں۔ انہوں نے کہا دیکھ کیا تمہیں ان میں اُن کی مبارک صورت نظر آتی ہے۔ میں دیکھنے لگا۔ اچانک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صورت وصفت نظر آئی کہ ابوبکر صدیق، حضور اقدس کا زانوئے مبارک پکڑے ہوئے ہیں انہوں نے پوچھا کیا تمہیں ان کی شبیہہ نظر آئی ہے۔ میں نے کہا: ہاں! پھر میں نے دل میں کہا مجھے ابھی ان کی نشاندہی نہیں کرنی چاہیے تاکہ معلوم ہو جائے کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف بیان کی۔ میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ وہی ہیں۔ پھر انہوں نے مجھ سے پوچھا تم جانتے ہو وہ کون ہیں؟ جو آپ کا زانوئے مبارک پکڑے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا ہاں۔ میں گواہی دیتا ہوں وہ ان کے صحابی خاص اور ان کے بعد ان کے خلیفہ ہیں اور میں نے کہا لیکن میں ڈرتا ہوں کہ قریش کہیں انہیں قتل نہ کر دیں۔ انہوں نے کہا خدا (عزوجل) کی قسم! وہ ان کو ہرگز قتل نہیں کر سکتے۔ وہ نبی آخر الزماں ہیں اللہ تعالیٰ انہیں سب پر غالب فرمائے گا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (مدارج النبوۃ جلد اول صفحہ 159 ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

قارئین پر یہ واضح رہے کہ یہ تصاویر پر جو اُس وقت علمائے یہود کے پاس تھیں اللہ رب العزت نے ان تصاویر کو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرمائش پر آپ پر نازل کیا اور یہ آپ کی ذریت میں ہونے والے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر تھیں۔ ان تصاویر میں جو خاص بات توجہ طلب ہے وہ یہ کہ باقی تمام انبیاء

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر میں کوئی ان کا ساتھی، حواری، یا صحابی نہ تھا۔ اور نہ ہی حضور اقدس ﷺ کی تصویر مبارک میں آپ سے قبل صحابہ کرام میں سے کسی کی تصویر تھی۔ ماسوائے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے۔ اللہ رب العزت نے پسند نہ فرمایا کہ یہاں بھی سیدنا صدیق اکبر کو اپنے حبیب مکرم ﷺ سے جدا فرمائے جو اس بات کی بین دلیل ہے کہ جیسی نیاز مندی اور جیسا ربط و تعلق سیدنا صدیق اکبر کا حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ہے۔ ایسا تعلق نہ امم ماضیہ میں کسی نبی کے صحابی کا اپنے نبی کے ساتھ تھا اور نہ ہی اس امت میں کسی ایک صحابی کا حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے تو بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت و رفاقت میں فنائیت تامہ نصیب تھی۔

پروانے کو شمع اور بلبل کو پھول بس
صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس

قبل از بعثت معیت پر ایک دلیل

پھر جب حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت ہوئی تو قریباً دو ہی سال کے بعد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا تولد ہوا۔ عالمِ ارواح میں تعلق تو پہلے ہی سے استوار تھا یہاں دنیا میں اُس تعلق کا ظہور بہت جلد وقوع پذیر ہوا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بہت چھوٹی عمر میں حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ محبت اور دوستی کی سعادت نصیب ہوئی۔ چونکہ شہر بھی ایک تھا اور محلہ بھی۔ لہٰذا عالم ارواح کے اُس تعارف نے بہت جلد یہاں الفت کی صورت اختیار کر لی۔ چنانچہ نبی مکرم ﷺ نے ایک قول کے مطابق 12 سال اور دوسرے کے مطابق 17 سال کی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

عمر میں شام کی طرف سفر کیا جس سفر میں آپ کے چچا ابوطالب بھی ساتھ تھے اور بحیریٰ راہب سے ملاقات بھی ہوئی۔ اُس میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی شریک سفر تھے۔

(جامع ترمذی، کتاب المناقب، باب ما جاء فی بدء نبوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث 3620 دارالمعرفہ بیروت)

ایک اور دوسرے سفر میں بھی آپ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمرکاب تھے جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مال میں تجارت کی غرض سے اُن کے غلام میسرہ کی معیت میں کیا گیا تھا۔ اس سفر میں بھی ایک راہب سے بصرا کے مقام پر ملاقات ہوئی تھی لیکن وہ راہب بحیریٰ نہیں تھا بلکہ اس کا نام ''نسطورا'' تھا۔

(خاتم النبیین، امام محمد ابوزھرہ، جلد اول، صفحہ159)

ان دونوں واقعات سے معلوم ہوا کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعلانِ نبوت سے پہلے ہی کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادات واطوار، بے مثل حسن و جمال اور پاکیزہ سیرت و کردار کی وجہ سے آپ کے گرویدہ، عاشق اور زلفوں کے اسیر بن چکے تھے۔

اسلام لانے میں اولیت

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جب حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان نبوت کیا اور بے جان پتھروں کی عبادت کو باطل قرار دے کر ایک رب واحد کی عبادت اور بندگی کی دعوت دی تو نہ صرف تمام اہلِ مکہ بلکہ تمام عرب جو کل تک آپ کو صادق اور امین کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ آپ کے پاس اپنی امانتیں رکھتے وہ آپ کے جانی دشمن بن گئے۔ آپ کی توہین و تنقیص اور سب وشتم پر اتر

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

آئے۔ ان سخت اور کڑے حالات میں جس ذات نے سب سے پہلے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے آپ کی غلامی کا پٹہ اپنے گلے میں ڈالا اور بلا چون و چرا اور بغیر طلب معجزہ کے آپ پر ایمان لائے وہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے، اور یہ آپ کی عظمت کی کتنی بین دلیل ہے کیونکہ اس وقت حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا یقیناً اپنی جان کو خطرے میں ڈالنے کی بات تھی۔ خویش واقربا مخالف، اہلِ محلّہ مخالف، دوست وحباب مخالف، تمام اہلِ مکہ بلکہ تمام اہلِ عرب نہ صرف مخالف بلکہ خون کے پیاسے بن گئے لیکن سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ شرابِ حسنِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ ایسے خود رفتہ ہو چکے تھے کہ آپ نے تمام اہلِ عرب کی مخالفت تو مول لے لی، لیکن دامنِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ چھوڑا چنانچہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی مرتبہ مجلس صحابہ میں اپنے یارِ غار کی اس جانثاری اور وفاداری کا ذکر فرمایا۔ حدیث ملاحظہ فرمائیں اور غور کریں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کتنی محبت فرماتے ہیں۔

"عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال: کنت جالسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبل ابوبکر اخذا بطرف ثوبہ، حتیٰ ابدی عن رکبتیہ، فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، اما صاحبکم فقد غامر فسلم و قال: انی کان بینی و بین ابن الخطاب شیء: فاسرعت الیہ ثم ندمت، فَسَاَلْتُہ ان یغفرلی فابیٰ علی فاقبلت الیک فقال یغفر اللّٰہ لک یا ابابکر "ثلاثا، ثم ان عمر ندم فاتی منزل ابی بکر، فسأل: اثمّ ابوبکر؟ فقالو! لا، فاتی اِلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

یتمعر، حتٰی اشفق ابوبکر، فجثا علٰی رکبته فقال: یا رسول اللّٰه ﷺ واللّٰه أنا کنت اظلم مرتین۔ فقال النبی ﷺ "ان اللّٰه بعثنی الیکم فقلتم کذبت، و قال ابوبکر صدق وواسانی بنفسه و ماله، فهل انتم تارکوا لِیْ صاحبی "مرتین فما اوذی بعدها۔"

(صحیح بخاری: کتاب المناقب، باب قول النبی ﷺ لو کنت متخذا خلیلًا رقم الحدیث 3661 دارالکتاب العربی بیروت..... السنن الکبریٰ للبیهقی جلد10 صفحه232..... طبرانی رقم الحدیث 1199، حلیة الاولیاء جلد 9 صفحه 304..... صفوة الصفوة جلد 1 صفحه243..... فضائل الصحابة رقم الحدیث 297)

ترجمہ: "حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی اپنی چادر کا کنارہ پکڑے حاضر خدمت ہوئے یہاں تک کہ اُن کا گھٹنا ننگا ہو گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ "تمہارے یہ صاحب لڑ جھگڑ کر آ رہے ہیں" انہوں نے سلام عرض کیا اور بتایا کہ میرے اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ تکرار ہوئی تو جلدی میں میرے منہ سے ایک بات نکل گئی جس پر مجھے بعد میں ندامت ہوئی اور میں نے اُن سے معافی مانگی، لیکن انہوں نے مجھے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا ہوں۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: "اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ عزوجل تمہیں معاف فرمائے۔" یہ تین مرتبہ فرمایا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نادم ہو کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر گئے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اور ان کے بارے میں پوچھا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ گھر والوں نے کہا نہیں ہیں۔ چنانچہ آپ بھی حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا اُس وقت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ یہ صورت حال دیکھ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ عزوجل کی قسم! میں ہی زیادتی کرنے والا تھا، دو مرتبہ عرض کیا۔ پس نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بے شک جب اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم سب لوگوں نے میری تکذیب کی، لیکن ابوبکر نے میری تصدیق کی اور پھر اپنی جان اور اپنے مال سے میری خدمت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا، پھر دو مرتبہ ارشاد فرمایا: ''کیا تم میرے ایسے ساتھی سے میرے لیے درگزر کرو گے؟'' اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کبھی اذیت نہیں دی گئی۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے لیے اس قدر غضب ناک ہوئے کہ آپ کے چہرہ مبارک کی رنگت متغیر ہو گئی۔ مقصود یہ تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حق اسلام میں اس قدر عظیم ہے اور آپ کی اسلام کی خاطر اس قدر قربانیاں ہیں کہ اگر آپ سے کوئی غلطی بتقاضائے بشریت سرزد ہو جائے تو اس کو معاف کر دینا لازم ہے۔ اور اگر وہ معاف نہیں کرے گا تو اللہ جل مجدہ یقیناً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو معاف فرما دے گا اور یہ رویہ تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت صدیق کے لیے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کے ساتھ تھا۔ حالانکہ بظاہر غلطی حضرت صدیق کی تھی اور انہیں اس کا اقرار و اعتراف بھی تھا اور وہ اس پر نادم و پشیمان ہو کر معافی بھی مانگ رہے تھے لیکن جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے معاف نہ کیا۔ تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان الفاظ کے ساتھ اپنے محبوب صحابی کے حق عظمت کو بیان فرمایا۔ یہاں سے وہ لوگ درسِ عبرت حاصل کریں جو سیدنا صدیق اکبر، پر برملا تہمتِ ظلم و نفاق لگاتے ہیں اور آپ پر کھلے بندوں سب و شتم کرتے ہیں کہ اُن پر اللہ جل مجدہ اور اس کے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کس قدر غضب ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ نیز اس حدیث میں واضح طور پر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اولیت کو ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا:

"ان اللّٰہ بعثنی علیکم فقلتم کذبت، و قال ابوبکر صدق۔"

ترجمہ: "بے شک جب اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم نے میری تکذیب کی، اور ابوبکر نے میری تصدیق کی۔"

چند مزید روایات سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اولیت پر ملاحظہ فرمائیں:

1- عن عمر بن الخطاب قال کان ابوبکر احبنا اِلی رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم و کان خیرنا و سیدنا ذکر البیان بان ابابکر الصدیق رضی اللہ عنہ اول من اسلم من الرجال۔

(صحیح ابنِ حبان رقم الحدیث 6862..... مسند البزار رقم الحدیث 251..... موارد الظمان للھیثمی رقم الحدیث2199)

ترجمہ: "حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سب سے زیادہ محبوب تھے اور ہم سے بہتر اور ہمارے سردار تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ گفتگو فرماتے رہے یہاں تک کہ فرمایا مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے حضرت ابوبکر تھے۔"

2- عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال اول من اسلم ابوبکر۔

(المعجم الاوسط رقم الحدیث 8365..... مجمع الزوائد جلد9 صفحہ43)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس شخص نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔"

3- قال ابوحاتم فکان اول من امن برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوجته خدیجة بنت خویلد ثم امن علی بن ابی طالب وصدقه بما جآء به وهو بن عشر سنین ثم اسلم ابوبکر الصدیق فکان علی بن ابی طالب یخفی اسلامه من ابی طالب و ابوبکر لما اسلم اظهر اسلامه فلذلك اشتبه علی الناس اول من اسلم منهما۔ (الثقات لابن الحبان جلد1 صفحہ52)

ترجمہ: "ابوحاتم نے کہا کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سب سے پہلے ایمان لانے والی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں اس کے بعد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ایمان لائے اور جو کچھ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام لے کر آئے اس کی تصدیق کی اور اُس وقت وہ دس سال کے بچے تھے، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ایمان لائے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ابو طالب سے اپنا اسلام چھپاتے تھے، اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تو اس کا اعلان بھی کر دیا پس اسی لیے لوگوں پر مشتبہ ہو گیا کہ ان دونوں میں سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا.....؟"

اس قول کے مطابق سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے میں اولیت، اولیت اضافی ہے کہ آپ مردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے، لیکن امام اجل جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں حضرت میمون بن مہران رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا:

واللّٰہ لقد امن ابوبکر بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم زمن بحیریٰ الراھب۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ149)

ترجمہ: "قسم ہے اللہ جل مجدہ کی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بحیریٰ راہب ہی کے زمانہ میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا چکے تھے۔"

یعنی جب بحیریٰ نے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کہا:

"ھذا سید العالمین، ھذا رسول رب العالمین۔"

(جامع ترمذی کتاب المناقب: باب ما جآء فی بدء نبوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث 3620، دارالمعرفہ بیروت)

ترجمہ: "یہ تمام جہانوں کے سردار اور رب العالمین کے رسول ہیں۔"

تو اسی دن سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت و رسالت کی تصدیق حاصل ہو گئی لیکن اس تصدیق و ایمان قلبی کا اظہار بعد از بعثت کیا تو اس قول کے مطابق حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اسلام میں سبقت

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اور ایمان میں اولیت، اولیت اضافی نہیں بلکہ حقیقی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مکی زندگی میں حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معاون خاص

مکی دور میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نہ صرف یہ کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سب سے پہلے ایمان لائے بلکہ تبلیغ واشاعت دین، اقامتِ دین اور نفاذ توحید کے لیے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معاون خاص اور رفیق بنے۔ چنانچہ سرزمین مکہ پر حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبعیت میں سب سے پہلے جس نے کلمہ حق بلند کیا اور جن کی تبلیغ اور جدوجہد سے بیسیوں افراد دائرہ اسلام میں داخل ہوئے وہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کی تبلیغ سے مسلمان ہونے والے چند افراد کے نام یہ ہیں۔

> ''امیر المومنین حضرت عثمان غنی، حضرت زبیر بن العوام، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت ابوعبیدہ، حضرت طلحہ بن عبیداللہ (یہ سب حضرات عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں)، ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد ارقم بن ابی الارقم اور حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم''

ذیل میں ایک واقعہ پیش کیا جاتا ہے۔ جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی دین متین کے لیے مساعی جمیلہ اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت کا آئینہ دار ہے جسے کبھی تاریخ فراموش نہیں کرسکتی۔

سیدنا صدیق اکبر کی جوانمردی

جب مسلمانوں کی تعداد اڑتیس ہوگئی تو حضرت ابوبکر نے بارگاہِ رسالت

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

پناہ میں عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! اب ہمیں کھل کر میدان میں نکل آنا چاہیے اور تبلیغِ اسلام کا فریضہ پوری قوت سے انجام دینا چاہیے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! ابھی ہماری تعداد بہت کم ہے حضرت ابوبکر صدیق کا اصرار جاری رہا۔ یہاں تک کہ رسول اکرم ﷺ دارارقم کے حجرہ سے نکل کر حرم شریف کے صحن میں اپنے غلاموں کی معیت میں تشریف لے آئے اور تمام مسلمان مسجد کے کونوں میں بکھر گئے اور اپنے اپنے قبیلہ میں جا کر نشستیں سنبھال لیں جب سب لوگ بیٹھ گئے تو سرکارِ دو عالم ﷺ بھی تشریف لے آئے دنیائے اسلام کا سب سے پہلا خطیب صدیق اکبر لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف دعوت دینے کے لیے کھڑا ہوا۔ کافر صدیق اکبر کے اس خطبہ کو سن کر آگ بگولہ ہو گئے اور مشتعل ہو کر ابوبکر صدیق اور باقی مسلمانوں پر ہلہ بول دیا اور ان کو خوب مارا اور پیٹا۔ ابوبکر پر تو ان کا غصہ بڑا شدید تھا چنانچہ آپ کو دھکا دے کر زمین پر گرایا اوپر چڑھ گئے پاؤں سے لتاڑنے اور ڈنڈوں سے زدوکوب کرتے رہے اتنے میں بدبخت عتبہ بن ربیعہ آ گیا اس نے اپنے بھاری بھرکم جوتے اتارے اور ان سے آپ کے چہرے پر پے در پے ضربیں لگانے لگا اور آپ کے پیٹ پر چڑھ کر کودنے لگا آپ کا چہرہ سوج کر پھول گیا یہاں تک کہ ناک اس سوجن میں نظر ہی نہیں آتی تھی۔

آپ کے قبیلہ بنی تیم کو معلوم ہوا تو انہوں نے مشرکین کو دھکے دے کر حضرت ابوبکر سے دور ہٹایا اور آپ کو لے کر کپڑے میں لپیٹ کر آپ کے گھر لے آئے آپ کی موت میں کسی کو شک نہ تھا پھر بنو تیم مسجد حرام میں واپس آئے اور اعلان کر دیا کہ اگر ابوبکر مر گئے تو ہم عتبہ کو ضرور تہ تیغ کر دیں گے یہ اعلان

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کرنے کے بعد پھر وہ حضرت ابوبکر کے پاس آئے جہاں وہ مدہوش پڑے تھے۔ آپ کے والد ابوقحافہ اور آپ کے قبیلہ والے آپ کو بلاتے تھے لیکن آپ کوئی جواب نہیں دیتے تھے۔ سارا دن غشی طاری رہی جب سورج غروب ہونے لگا تو آپ کو کچھ ہوش آیا اور پہلا جملہ کہ آپ کی زبان سے نکلا وہ یہ تھا کہ مافعل رسول اللہ ﷺ۔ مجھے بتاؤ میرے آقا میرے ہادی کا کیا حال ہے۔

یہ سن کر ان لوگوں نے آپ کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور ملامت کرنے لگے پھر وہ لوگ وہاں سے واپس جانے کے لیے اٹھے اور آپ کی والدہ ام الخیر کو کہا کہ خیال رکھنا انہیں ضرور کھلانا پلانا جب والدہ اکیلی آپ کے پاس رہ گئیں اور اصرار کرنا شروع کیا کہ آپ کچھ بولیں آپ نے پھر وہی جملہ دہرایا ''ما فعل رسول اللہ ﷺ'' کہ اللہ کے پیارے رسول کا کیا حال ہے۔ والدہ نے کہا بخدا! مجھے تیرے صاحب کے بارے میں کوئی خبر نہیں کہ ان کا کیا حال ہے آپ نے کہا اماں! ام جمیل بنت خطاب کے پاس جاؤ اور حضور کے بارے میں اس سے دریافت کرو۔

آپ کی والدہ وہاں سے نکل کر ام جمیل کے پاس آئیں۔ اسے کہا کہ ابوبکر تجھ سے محمد بن عبداللہ کے بارے میں پوچھتا ہے۔ اس نے جواب دیا: نہ میں ابوبکر کو جانتی ہوں اور نہ محمد بن عبداللہ کو اگر تو پسند کرے تو میں تمہارے ساتھ تمہارے بیٹے کے پاس چلی جاتی ہوں۔ ام الخیر نے کہا: بہت بہتر، چنانچہ ام جمیل ان کے ساتھ ان کے گھر آئی دیکھا کہ ابوبکر مدہوش پڑے ہیں اور نزع کی حالت ہے۔ ام جمیل آپ کے پاس گئی اور رونا چیخنا شروع کر دیا اور کہا بخدا جس قوم نے تیرے ساتھ یہ بہیمانہ سلوک کیا ہے بیشک وہ فاسق و فاجر اور کافر

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ضرور ان سے انتقام لے گا لیکن صدیق اکبر نے اس سے بھی وہی سوال کیا: ''ما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' کہ میرے آقا کا کیا حال ہے؟ ام جمیل نے کہا کہ یہ آپ کی ماں سن رہی ہے؟ آپ نے جواب دیا: اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں مطمئن ہونے کے بعد ام جمیل نے کہا کہ حضور صحیح وسلامت ہیں۔ آپ نے پوچھا: حضور کہاں ہیں۔ اس خاتون نے بتایا کہ حضور دار ابن ارقم میں ہیں اپنے آقا کی خیریت کی خبر سن کر آپ کے کے (ہوش ٹھکانے لگے) کہا بخدا میں اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں گا نہ پیئوں گا جب تک اللہ جل مجدہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ ناز میں حاضری کا شرف حاصل نہ کروں گویا آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خیریت کے بارے میں اطمینان حاصل کرنا چاہتے تھے۔ ان دونوں خواتین نے کچھ دیر انتظار کیا یہاں تک کہ لوگوں کی آمد ورفت ختم ہوگئی۔ سناٹا چھا گیا۔ وہ آپ کو لے کر گھر سے نکلیں۔ حضرت صدیق ان پر ٹیک لگائے ہوئے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے۔

(فاکب علیه رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم فقبله واکبَّ علیه المسلمون ورق له رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم رقة شدیدة۔)

ترجمہ: ''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت ابوبکر پر جھک گئے اور اُن کو بوسے دینے لگے اور مسلمان بھی اُن پر جھک گئے اور آپ کی حالت زار دیکھ کر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل رحیم پر بڑی رقت اور گداز طاری ہوا۔''

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ حضور پر قربان جائیں مجھے کوئی تکلیف نہیں سوائے ان جوتیوں کی ضربوں

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کے جو عتبہ نے میرے چہرے پر ماری ہیں اور یہ میری ماں حاضر ہیں، حضور سراپا برکت ہیں۔ اسے اللہ کی طرف بلایئے اور اُس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں مجھے امید ہے حضور کی برکت سے اللہ تعالیٰ اسے آگ سے نجات دے گا۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں اس کی ہدایت کے لیے التجا کی پھر اُسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی چنانچہ وہ مشرف باسلام ہوگئیں۔

(السیرۃ النبویہ لابن کثیر جلد اول صفحہ 441-439..... السیرۃ النبوۃ زینی دحلان جلداول صفحہ 211-210..... السیرۃ الحلبیہ جلد 1 صفہہ 476..... الریاض النضرۃ جلد 1 صفحہ 398..... الاصابہ جلد 8 صفحہ 125..... تاریخ الخمیس جلد 1 صفحہ 294)

❀❀❀❀

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سفرِ ہجرت میں معیت ورفاقت

مکی دور میں اعلانِ نبوت کے بعد حضور نبی مکرم ﷺ اور صحابہ کرام کو جن مشکل، کٹھن اور پرخطر حالات کا سامنا کرنا پڑا تاریخ انہیں کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ نبی مکرم ﷺ کو مختلف طریقوں سے اذیت اور تکلیف پہنچائی گئی۔ آپ کے راستوں میں کانٹے بچھائے گئے۔ آپ پر کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پھینکے گئے، طائف کے میدان میں آپ پر پتھر برسائے گئے یہاں تک کہ آپ کا بدن مبارک لہولہان ہو گیا۔ کبھی حالت نماز میں آپ پر گندگی کے ڈھیر پھینک دیئے جاتے آپ کے در پاک کی چوکھٹ پر غلاظتوں کے ڈھیر پھینک دیئے جاتے حج کا موسم آتا اور نبی مکرم ﷺ لوگوں کو ربِ واحد کی بندگی اور عبادت کی دعوت دینے کے لیے بنفس نفیس حجاج کے خیموں میں جا کر جب یہ صدا بلند فرماتے ''قولوا لا الٰہ الا اللّٰہ تفلحوا'' تو ابوجہل اور ابولہب حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مجنون کہتے آپ پر برملا سب وشتم کیا جاتا۔ کردار کشی کی جاتی، بھری مجالس میں آپ کی توہین وتنقیص کی جاتی۔ کبھی آپ کو شاعر کہا جاتا تو کبھی ساحر۔ اور ادھر آپ کے جانثار صحابہ کرام کو بھی ہر ممکن طریقہ سے اذیت پہنچائی جاتی۔ ابھی آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ کفار ومشرکین کا دل سوز رویہ پڑھا۔ حالانکہ آپ اس معاشرہ میں بڑی قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تھے اور بڑے ذی وجاہت و منصب تھے۔ سو جب آپ کے ساتھ ان کا رویہ یہاں تک پہنچا تو عام غریب مسلمانوں اور بالخصوص غلاموں کے ساتھ تو اُن کا رویہ یقیناً اس سے بھی زیادہ ابتر تھا۔ جن میں حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ جنہیں امیہ آپ کے گلے میں رسی ڈال کر آوارہ لڑکوں کے ہاتھوں میں پکڑا دیتا، وہ ان کا تمسخر اُڑاتے، مذاق کرتے، مکہ کی گھاٹیوں میں لے کر انہیں گھومتے اور گلیوں میں گھسیٹتے۔ کبھی آپ کو بھوکا، پیاسا رکھ کر، دوپہر کے وقت جب دھوپ خوب چمک رہی ہوتی اور ریتلی زمین تانبے کی طرح تپ رہی ہوتی۔ تو وہ آپ کو اُس پر لٹا دیتا پھر بھاری بھرکم پتھر آپ کی چھاتی پر رکھ دیتا۔ ادھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو آپ کا چچا ان کو کچے چمڑے میں لپیٹ کر اور اُسے رسی سے باندھ کر دھوپ میں ڈال دیا کرتا تھا، اسی طرح حضرت خباب بن الارت، حضرت عمار بن یاسر اور عامر بن فہیرہ وغیرہم کی غم انگیز داستان الم کتب سیرت و تواریخ میں موجود ہیں۔ اللہ رب العزت کی طرف سے برابر صبر و استقامت، ثابت قدمی اور عفو و درگزر کا حکم صادر ہوتا۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

1- ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ۔﴾

(الاعراف: 199)

ترجمہ: ''(اے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم) معافی کو اختیار کریں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں سے اعراض کریں۔''

2- ﴿وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔﴾ (لقمان: 17)

ترجمہ: ''(اے حبیب) آپ کو جو تکلیف پہنچی اُس پر صبر کریں بے شک یہ بڑی ہمت کے کاموں سے ہے۔''

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

3- ﴿وَاتَّبِعْ مَا يُوحٰى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ۔﴾ (یونس:109)

ترجمہ: ''(اے حبیب مکرم ﷺ) جو آپ کی طرف وحی کی جائے آپ اُس کی پیروی کریں اور صبر کریں یہاں تک کہ اللہ حکم فرمائے۔''

4- ﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ۔﴾ (الاحقاف:35)

ترجمہ: ''تم صبر کرو جیسے عزیمت والے رسولوں نے صبر کیا۔''

5- ﴿وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا۔﴾ (الطور:48)

ترجمہ: ''اے حبیب اپنے رب کے حکم کی وجہ سے صبر کریں کیونکہ آپ ہماری حفاظت میں ہیں۔''

6- ﴿وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا۔﴾ (المزمل:10)

ترجمہ: ''وہ جو کہتے ہیں آپ اُس پر صبر کریں اور ان کو اچھے طریقے سے چھوڑ دیں۔''

یہاں تک کہ جب کفار و مشرکین کی زیادتیاں نقطہ عروج پر پہنچ گئیں اور وہ نبی مکرم ﷺ اور مسلمانوں کو قتل کرنے پر اکٹھے ہو گئے اور حضور اقدس علیہ السلام کو شہید کرنے کے لیے سب نے ایکا کر لیا۔ تو اللہ رب العزت نے اپنے حبیب علیہ السلام اور ان کے جانثاروں کو اذن ہجرت اور نقل مکانی کی اجازت عطا فرما دی اور یہ بھی صحابہ کرام کی عظمت کی بہت بڑی دلیل ہے۔ کیونکہ اپنا وطن، اپنا دیس اپنا شہر گلی و محلہ کس کو پیارا نہیں ہوتا؟ جہاں صحابہ کرام کی زندگی کا ایک ایک لمحہ گزرا، جہاں رشتہ دار، کنبہ، مکانات اور زمینیں ہیں، جہاں بیت اللہ ہے، جہاں اُن کا روزگار اور کارِ معیشت ہے۔ ایسی سرزمین کو یکلخت چھوڑنا، مکانات،

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

دوست و احباب، رشتہ دار، کنبہ اور کاروبار سب کچھ اللہ جل مجدہ اور اس کے حبیب مکرم ﷺ کی رضا اور خوشنودی کے لیے چھوڑنا ایثار و عظمت، یقین محکم اور ایمانِ کامل کی دلیل نہیں تو اور کیا ہے؟ چنانچہ متفرق طور پر صحابہ کرام تدریجاً سوئے مدینہ منتقل ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ نبی مکرم ﷺ نے بھی ہجرت کے لیے رختِ سفر باندھا۔ اور اس مشکل اور کٹھن سفر کی رفاقت کے لیے حضور ﷺ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا انتخاب فرمایا۔ چنانچہ حضور اقدس ﷺ کے سفر ہجرت اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی جانثاری و وفاداری کا بیان جو مختلف کتب احادیث و سیر میں منتشر طور پر موجود ہے، آپ کے سامنے ایک مربوط شکل میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

تفسیر حسن عسکری جو اہلِ تشیع کی معتبر تصنیف ہے اُس میں ہے کہ اللہ رب العزت نے سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام کو حضور اقدس ﷺ کے پاس بھیجا۔ چنانچہ سیدنا جبرائیل نے عرض کیا: (امرك ان تستصحب ابابكر) کہ یارسول اللہ ﷺ اللہ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اس پرپیچ سفر میں صدیق اکبر کو اپنے ساتھ رکھیں۔ امتثال امر الٰہی عزوجل کے لیے حضور اقدس ﷺ دوپہر کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اور ارادۂ الٰہی اور منشاء الٰہی سے مطلع کرتے ہوئے فرمایا:

"فانی اذن لی فی الخروج"

(صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ھجرۃ النبی واصحابہ رقم الحدیث 3905)

ترجمہ: "بے شک مجھے مکہ سے نکلنے کا اذن دے دیا گیا ہے۔"

اور آپ نے بتایا کہ اس کٹھن سفر کے لیے تمہارا الوہی انتخاب ہوا ہے یہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سن کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خوشی اور مسرت کی انتہا نہ رہی۔ حضرت صدیق نے پیشتر سے دو اونٹنیاں خاص اس مقصد کے لیے رکھیں ہوئیں تھیں۔ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت صدیق اکبر کو اپنے ہمراہ لے کر مکہ سے نکلے۔ راستے میں حضرت ابوبکر کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلتے، کبھی آگے چلتے، کبھی دائیں چلتے، کبھی بائیں چلتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے ابوبکر! ایسا کیوں کر رہے ہو؟ حضرت ابوبکر نے عرض کی: میں آپ کے چاروں طرف اس لیے چل رہا ہوں کہ اگر کوئی اچانک آپ پر حملہ آور ہو تو اس کا پہلا نشانہ میں بنوں۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک پر ورم آ گئے تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور آپ کو اٹھا کر دوڑنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ جب غار ثور کے دہانے پر پہنچے تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی آپ کو اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا آپ غار میں پہلے داخل نہ ہوں، پہلے میں داخل ہوں گا، تاکہ کوئی مضر چیز آپ کو نقصان نہ پہنچائے۔ آپ نے اذن مرحمت فرمایا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ غار میں داخل ہوئے اور اپنی قمیص کو پھاڑ کر غار کے تمام سوراخ بند کیے۔ ایک سوراخ باقی رہ گیا تو اُس پر اپنی ایڑھی رکھ دی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے تو آپ نے پوچھا:

(این ثوبك یا ابابکر؟)

"اے ابوبکر! تمہارا لباس کہاں ہے؟"

تو انہوں نے جو کچھ کیا تھا اُس کے بارے میں بتا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دست پاک اٹھائے اور دعا کی:

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(اللھم اجعل ابابکر مَعِیَ فی درجتی یوم القیامۃ فاوحی اللّٰہ عزوجل الیہ ان اللّٰہ تعالٰی قد استجاب لک۔)

ترجمہ: "اے اللہ! ابوبکر کو قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں رکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طرف وحی فرمائی کہ اُس نے آپ ﷺ کی دعا کو قبول فرمالیا ہے۔"

(دلائل النبوۃ للبیہقی جلد 2 صفحہ 477 ..... سیرت ابن ھشام جلد 2 صفحہ 99 ..... البدایہ والنھایہ جلد 2 صفحہ 563 ..... الریاض النضرۃ للمحب الطبری جلد 1 صفحہ 106 ..... الدر المنثور جلد 4 صفحہ 198 ..... مختصر تاریخ دمشق جلد 13 صفحہ 55 ..... حلیۃ الاولیاء جلد 1 صفحہ 33 ..... صفوۃ الصفوۃ جلد 1 صفحہ 240 ..... سبل الھدیٰ والرشاد جلد 3 صفحہ 240)

حضور نبی مکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی گود میں سر رکھ کر سو گئے۔ جس سوراخ پر حضرت صدیق نے اپنی ایڑی مبارک رکھی ہوئی تھی اس میں ایک زہریلا سانپ تھا اس سانپ نے حضرت ابوبکر کے پیر میں ڈنک مارنا شروع کر دیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی جگہ سے جنبش بھی نہ کی کہ کہیں رسول اللہ ﷺ بیدار نہ ہو جائیں۔ ان کے آنسو رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس پر گرے تو رسول اللہ ﷺ بیدار ہو گئے۔ آپ نے پوچھا: "اے ابوبکر! کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے سانپ نے ڈس لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے پیر پر لعاب دہن لگایا تو ان کی تمام تکلیف دور ہو گئی۔

(الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ جلد 1 صفحہ 104 دار الکتاب العربی بیروت ..... المواھب اللدنیہ جلد 1 صفحہ 149 دار الفکر بیروت ..... شرح الزرقانی علی المواھب جلد 1 صفحہ 135 دار المعرفہ بیروت ..... انسان العیون للحلبی جلد 2 صفحہ 205 مصر)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تین دن غار میں رہے اور قریش نے آپ کو واپس لانے کے لیے ایک سو اونٹ کا انعام مقرر کیا۔ چنانچہ بہت سے لوگ تلاش میں نکلے لیکن ناکام ہوئے تو وہ ایک کھوجی کو لائے جو قدموں کے نشانات سے اپنے ہدف تک پہنچتا تھا حتیٰ کہ وہ شخص غار پر جا کر ٹھہرا۔ اُس نے کہا یہاں آ کر نشانات ختم ہو گئے ہیں، مکڑی نے اسی وقت غار کے منہ پر جالا تن دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم غار میں تھے تو میں نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا:

(یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان احدھم ینظر الی قدمیہ لأبصرنا تحت قدمیہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم "یا ابابکر ما ظنك باثنین اللہ ثالثھما۔")

(صحیح بخاری کتاب مناقب الانصار: باب ھجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابہ الی المدینۃ رقم الحدیث 3922 ـــ و ایضاً فی کتاب التفسر باب: ﴿ثانی اثنین اذھما فی الغار﴾ رقم الحدیث 4663 دارالکتاب العربی بیروت ـــ صحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابۃ باب: من فضائل ابا بکر الصدیق رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 6119 دارالکتاب العربی بیروت ـــ جامع ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ التوبۃ رقم الحدیث 3096 دارالمعرفہ بیروت ـــ مسند احمد 23462)

ترجمہ: "اگر اُن میں سے کوئی ایک اپنے قدموں کی طرف دیکھے گا تو وہ ہمیں بھی دیکھ لے گا تو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر تیرا اُن دو کے متعلق کیا گمان ہے۔ جن کے ساتھ تیسرا اللہ (عزوجل) ہے۔"

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

چنانچہ جب اُن کفار نے غار کے منہ پر مکڑی کے جالے کو دیکھا تو اُن کو یقین ہو گیا کہ اس غار میں کوئی نہیں۔ وہ واپس چلے گئے۔

(الجامع الاحکام القرآن ج8 صفحہ 75)

قرآن مجید نے اس واقعہ کا ذکر یوں فرمایا:

﴿اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَ اَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔﴾ (التوبۃ 40 سورۃ نمبر 4 رکوع نمبر 10)

ترجمہ: "اگر تم نے رسول کی مدد نہیں کی تو بے شک اللہ (جل مجدہٗ) نے ان کی مدد فرمائی، جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا۔ اس حال میں کہ وہ دو میں سے دوسرے تھے۔ جب وہ دونوں غار میں تھے۔ جب وہ اپنے صاحب (یعنی صدیق اکبر) سے فرما رہے تھے، غم نہ کر، بے شک اللہ (عزوجل) ہمارے ساتھ ہے۔ سو اللہ نے اُن پر طمانیت قلب نازل کی اور ان کی ایسے لشکروں سے مدد فرمائی جن کو تم نے نہیں دیکھا اور اللہ نے کافروں کی بات کو نیچا کر دیا اور اللہ (ذوالمجد والعلیٰ) کا دین ہی بلند و بالا ہے۔ اور اللہ بہت غلبہ والا بڑی حکمت والا ہے۔"

تین دن غار میں رہنے کے بعد نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم بخیر و عافیت اپنے یار غار

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کے ساتھ سوئے مدینہ روانہ ہوئے راستے میں ایک مقام پر نبی مکرم ﷺ آرام فرما ہوئے۔ حضرت صدیق نے ایک چرواہے کو دیکھا تو اس سے پوچھا کہ کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے۔ اس نے جواب دیا کہ ہاں آپ نے فرمایا کہ کیا تم ہمیں دودھ دوہ کر دو گے اس نے کہا ہاں آپ نے اسے فرمایا کہ بکری کے تھنوں اور اپنے ہاتھوں کو غبار کو دھولو۔ چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا اور ایک برتن میں بکری کا دودھ بھر کر دیا حضرت صدیق اکبر فرماتے ہیں کہ میں نے اس دودھ کو حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے رکھ دیا اُس برتن کے منہ پر کپڑا دے دیا۔ (حفاظت کے لیے) اور اس دودھ میں پانی ڈالا یہاں تک کہ وہ گہرائی تک ٹھنڈا ہو گیا پس میں وہ دودھ لے کر نبی مکرم ﷺ کی خدمت عالی میں وہ دودھ لے کر نبی مکرم ﷺ کی خدمت عالی میں حاضر ہوا تو حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بیدار ہو چکے تھے تو میں نے عرض کیا:

"اشرب یا رسول اللہ ﷺ، فشرب حتی رضیت۔"

(صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ: باب مناقب المهاجرین، رقم الحدیث 3652، دار الکتاب العربی بیروت، صحیح مسلم کتاب الاشربة: باب جواز شرب اللبن، رقم الحدیث 5238 دار الکتاب العربی بیروت)

ترجمہ: "یا رسول اللہ ﷺ دودھ نوش فرمائیے۔ پس حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دودھ پیا یہاں تک کہ میں راضی ہو گیا۔"

پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا اب چلیں؟ فرمایا: ہاں پس ہم چلے اور کافر ہمارے تعاقب میں تھے لیکن سوائے سراقہ بن مالک بن جعشم کے کوئی ہم تک نہ پہنچ سکا۔ پس میں نے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کی کہ یارسول اللہ ﷺ یہ ہمارے قریب پہنچ چکا ہے۔ تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

(لَا تَحْزن ان اللّٰہ معنا) (صحیح بخاری رقم الحدیث 3652)

ترجمہ: ''غم نہ کر بے شک اللہ عزوجل ہمارے ساتھ ہے۔''

نبی کریم ﷺ نے سراقہ کے خلاف دعائے ضرر فرمائی، تو اُس کا گھوڑا گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا۔ اُس نے عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ) اللہ (عزوجل) سے میرے لیے دعا کیجیے۔ مَیں آپ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا چنانچہ حضور اقدس ﷺ نے اُس کے لیے دعا فرمائی۔ (تو زمین نے اُس کے گھوڑے کو چھوڑ دیا) (صحیح مسلم رقم الحدیث 5239)

سفر ہجرت کے دوران دن رات حضرت صدق اکبر رضی اللہ عنہ کو حضور اقدس کی رفاقت اور خدمت کی سعادت میسر رہی۔ یہاں تک کہ شہر مدینہ قریب آ گیا۔ اہلِ مدینہ پہلے ہی سے حضور اقدس ﷺ کی آمد کے منتظر اور دلوں کو فرشِ راہ کیے ہوئے تھے۔ روزانہ حضور اقدس ﷺ کا دوپہر تک انتظار کرتے بالآخر واپس لوٹ جاتے اور جب نبی مکرم ﷺ مدینہ کے قریب پہنچے تو ایک یہودی نے دور سے آپ کو دیکھ کر پہچان لیا اور بلند آواز سے کہا:

(یا معاشر العرب، ھذا جدکم الذی تنتظرون۔)

ترجمہ: ''اے عرب والو! یہ وہ تمہارے بزرگ ہیں جن کا تم انتظار کر رہے تھے۔''

چنانچہ مسلمان حرۃ کے مقام پر اکٹھے ہوئے اور حضور ﷺ کا ان کلمات کے ساتھ استقبال کیا۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(جاء نبی اللّٰہ، جاء نبی اللّٰہ)

ترجمہ: ''اللہ کے نبی تشریف لائے، اللہ کے نبی کی آمد ہوئی۔''

بعض روایات میں ہے کہ لوگ پہلے آ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو سلام کرتے تھے اور سمجھ رہے تھے کہ شاید یہ نبی ہیں۔

(فاقبل ابوبکر حتی ظلل علیه بردائه، فعرف الناس رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذالك۔)

(صحیح بخاری کتاب مناقب الانصار باب هجرة النبی و واصحابه الی المدینة رقم الحدیث 3906-3911 دارالکتاب العربی بیروت)

ترجمہ: ''پس حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر مبارک کے ساتھ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سایہ کیا۔ (تاکہ لوگ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچان لیں) چنانچہ اُس وقت لوگوں نے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچان لیا۔''

❀❀❀❀

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حضرت صدیق اکبر کی وجوہ افضلیت

آیت کریمہ اور واقعہ سفر ہجرت سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی افضلیت پر متعدد وجوہ سے دلیل ہے جن میں سے چند یہ ہیں۔

1- جس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر ہجرت کا ارادہ فرمایا تو تمام اہلِ مکہ آپ کو شہید کرنے کے درپے تھے۔ انہوں نے آپ کے گھر کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ اُن حالات میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت و معیت کے لیے ایک ایسا صاحب ایثار، مجسمہ وفا، مومن کامل اور مخلص ساتھی درکار تھا کہ جو اس سفر میں آپ کی خدمت کا حق ادا کرے، آپ کے راز کو افشا نہ کرے۔ آپ کے ساتھ جانے کے تمام خطرات اور مشکل مراحل کو بصد خوشی قبول کرے کیونکہ اگر ایسا ساتھی نہ ہوتا تو ممکن تھا کہ وہ آپ کے راز کو افشا کر دیتا۔ اگر اُس کے دل میں نفاق و کفر چھپا ہوتا تو اس سے بڑھ کر اور کونسا موقع تھا جس میں وہ اپنے نفاق و کفر کو ظاہر کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا۔ سو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سفر میں بطور خاص سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اپنے رفیق سفر بنانا اس بات کی بین دلیل ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو قطعی طور پر حضرت صدیق کے قلبی ایمان، باطنی خلوص و وفاداری کا علم تھا اور اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کی نگاہِ نبوت میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی اور بھی جانثار ووفادار ہوتا تو یقیناً حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس نازک اور پرخطر سفر میں اُس کو رفاقت کا شرف عطا فرماتے۔

2- امام حسن عسکری رحمۃ اللہ علیہ اثنا عشری اماموں سے ہیں۔ اور ان کا فرمان ان کے تمام نہاد محبین و مومنین (اہل تشیع) کے نزدیک حجت اور واجب الاذعان ہے، انہوں نے اپنی تفسیر میں یہ روایت نقل فرمائی کہ اللہ جل مجدہٗ نے اس سفر میں اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ آپ اپنے ساتھ صدیق اکبر کو لے کر جائیں۔ اللہ رب العزت علیم بذات الصدور اور عالم الغیب والشہادۃ ہے اس پر دلوں کی تمام کیفیات و ارادات و واردات روشن ہیں چنانچہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ﴾ (ق 16 پارہ 26 سورہ قٓ 50)

ترجمہ: "اور تحقیق ہم نے انسان کو پیدا فرمایا اور جو اُس کے دل میں وساوس پیدا ہوتے ہیں ہم اُس کو جانتے ہیں اور اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اُس کے قریب ہیں۔"

سو اگر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دل کے کسی گوشے میں نفاق، بدنیتی یا جفاکاری پوشیدہ ہوتی تو اللہ رب العزت اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس سفر میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے جانے کا حکم نہ فرماتا۔ سو جب اسی خدا عزوجل نے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوبکر کو ساتھ لے جانے کا حکم دیا اور اتنے اہتمام کے ساتھ کہ باقاعدہ جبرئیل امین علیہ السلام کو بھیجا تو یہ اس بات کی بین

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

دلیل ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا قلبِ مبارک نگاہِ الوہیت میں اتنا صحیح کمال پر ہے کہ اُس میں نفاق یا شک و تردد کی گنجائش تک نہیں اور آپ کا قلب اطہر ایمان کامل، یقین محکم، جذبہ جانثاری و وفاداری اور اللہ رب العزت اور اُس کے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے مملو ہے۔

3- سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی جانثاریوں اور وفاداریوں کی چند جھلکیاں ملاحظہ کریں کہ دورانِ سفر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کبھی حضور کے آگے چلتے، تو کبھی پیچھے، کبھی دائیں تو کبھی بائیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت پر حتوقع خطرہ کا اظہار کیا کہ مبادا حضور کو کسی جہت سے کوئی نقصان پہنچے۔ پھر حضرت صدیق کا پورا کنبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے۔ چنانچہ غارِ ثور میں قیام کے دوران حضرت ابوبکر کے بیٹے عبداللہ بن ابی بکر اور اُن کی بیٹی حضرت اسماء اور اُن کا غلام عامر بن فہیرہ آپ تک مکہ کی خبریں پہنچاتے اور آپ کے لیے طعام پیش کرنے میں لگے رہے، اور یہ بھی حضرت ابوبکر کی فضیلت ہے کہ اُن کی اولاد اور اُن کے خدام اس خطرے کے موقع پر جان کی بازی لگا کر آپ کی خدمت میں مشغول رہے۔

4- نیز دورانِ سفر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا وجود صدیق اکبر کے بدن سے ملا مس تھا۔ کیا کمال مقدر ہے اور بخت صدیق کس نقطۂ عروج پر ہے کہ وہ ذات جن کے دیدار کی ایک جھلک کے لیے دُنیا ترستی ہے اُن کے دست پاک صدیق اکبر کے سر پر، اُن کا سینہ مبارک صدیق اکبر

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کے جسم سے ملا مس۔ اُن کے پائے ناز صدیق اکبر کے سینہ پر ہیں۔
اسے عظمت نہ کہیں تو اور کیا کہیں؟ یہاں یہ نکتہ بھی ذہن نشین فرمالیں کہ
صفا، مروہ کو اللہ جل مجدہٗ نے اپنی نشانی قرار دیا، ارشاد ربانی ہے:

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ۔ (البقرۃ 158)

ترجمہ: "بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔"

اور اللہ رب العزت نے اپنی نشانیوں کی تعظیم و تکریم کو دلوں کا تقویٰ
قرار دیا۔ فرمایا:

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ۔ (الحج 32)

ترجمہ: "اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو بے شک یہ بات دلوں
کے تقویٰ سے ہے۔"

اور صفا و مروہ پہاڑیوں کو یہ عزت و تکریم اس وجہ سے ملی کہ اُن کی نسبت
اللہ جل مجدہ کی ایک ولیہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے قدموں کے ساتھ ہوگئی۔
غور طلب بات یہ ہے کہ اگر صفا و مروہ پہاڑیوں کو حضرت ہاجرہ کے
قدموں سے شرفِ لمس اور نسبت نصیب ہو جائے تو وہ اللہ کی نشانیوں
میں قرار پائیں اور ان کی تعظیم و تکریم دلوں کے تقویٰ پر دلیل قرار پائے
تو کیا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اللہ جل مجدہٗ کی نشانیوں میں سے نہیں ہوں گے
اور کیا اُن کی تعظیم دلوں کے تقویٰ پر دلیل نہیں ہوگی کہ جن کو سید الانبیاء
والمرسلین اور حبیب رب العالمین کے پورے وجود مسعود کے ساتھ
شرف ملامست نصیب ہوا بلکہ جو نسبت حضرت ہاجرہ کے قدموں کی
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ مبارک سے ہے وہی نسبت صفا و مروہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

پہاڑیوں کی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے، نیز پہلے بیان ہوا کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دیدار کرنے والے صحابی پر جہنم کے حرام ہونے کا مژدہ سنایا۔

لا تمس النار مسلما رانی او رای من رانی۔

(جامع ترمذی رقم الحدیث 3858)

ترجمہ: ''جہنم کی آگ اُس بندے کو نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا اُس کو دیکھا جس نے مجھے دیکھا۔''

سو جب فقط دیدار کی یہ شان ہے اور دیدار کے ساتھ لمس کی شان کیا ہوگی۔

5- غار میں داخل ہوتے وقت حضرت صدیق اکبر نے پیش قدمی کی اور اپنے قمیص مبارک کو پھاڑ کے غار کے سوراخوں کو بند کر دیا۔ شاید کہ چشمِ فلک نے وارفتگی اور محبت کا ایسا نظارہ نہ دیکھا ہوگا کہ ایک محبِ صادق اپنے محبوب کی محبت میں ایسا خود رفتہ ہو گیا کہ محبوب کی حفاظت کے لیے اپنے کپڑے تک پھاڑ ڈالے اور صرف یہ نہیں بلکہ غار میں داخل ہو کر جب ایک سوراخ باقی رہ گیا تو اس پر اپنی ایڑی رکھ دی، یہاں تک کہ اُس سوراخ میں موجود سانپ نے آپ کی ایڑی مبارک پر ڈسا تو آپ نے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نیند مبارک پر اپنی جان قربان کرنا تو گوارا کی لیکن ذرا بھر جنبش تک نہ کی کہ مبادا میرے محبوب کے آرام میں خلل واقع ہو۔ سو جو حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نیند مبارک پر اپنی جان کو قربان کرنے کے لیے آمادہ ہیں اُن کی محبت و عظمت کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اعلیٰ حضرت نے فرمایا:

مولا علی نے واری تیری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے
صدیق بلکہ غار میں جان ان پہ دے چکے
اور حفظِ جاں تو جان فروض غرر کی ہے
ہاں تو نے اُن کو جان انہیں پھیر دی نماز
پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے

6- نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجاہت، منزلت اور مقام اللہ جل مجدہٗ کی بارگاہ عالی میں اتنا بلند ہے کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لبہائے مبارک سے نکلنے والی ہر دعا مستجاب اور مقبول ہے اور کیوں نہ ہو کہ جب ایک ولی کی دعا رد نہیں کی جاتی تو حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کی محبت و متابعت سے ولایت نصیب ہوتی ہے آپ کی دعا کیونکر رد ہوگی؟ چنانچہ مشہور حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ جل مجدہٗ نے ارشاد فرمایا:

و لئن سالنی لاعطینہ۔

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، رقم الحدیث 6502، دارالکتاب بیروت..... صحیح ابنِ حبان، رقم الحدیث 347..... سنن الکبریٰ للبیھقی جلد10 صفحہ219 کتاب الزھد رقم الحدیث 696)

ترجمہ: ''اور اگر وہ (بندہ ولی) مجھ سے سوال کرے تو میں اُسے ضرور عطا کرتا ہوں۔''

حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوات کے متعلق ارشادِ ربانی ہے:

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾ (النور: 63)

ترجمہ: "رسول کی دعا کو تم ایسے مت سمجھنا جیسے آپس میں تمہاری ایک دوسرے کی دُعا ہے۔"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں:

ما اری ربك الا و يسارع في هواك۔

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ الاحزاب، رقم الحدیث 4788..... صحیح بخاری، کتاب النکاح، رقم 5113 ـــ صحیح مسلم، رقم الحدیث 3631..... سنن النسائی، رقم الحدیث 3196)

ترجمہ: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تو یہی دیکھا ہے کہ آپ کا رب عزوجل آپ کی خواہش پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے۔"

معلوم ہوا کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر دعا اللہ رب العزت کی بارگاہ میں مقبول و مستجاب ہے اور غار میں نبی کریم علیہ السلام نے سیدنا صدیق اکبر کی جانثاری اور نیازمندی کو ملاحظہ کیا تو لب ہائے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنبش میں آئے اور عرض کی:

اللهم اجعل ابابكر معي في درجتي يوم القيامة۔

یعنی اے اللہ! عزوجل جس طرح تو نے غار میں میری رفاقت اور معیت کے لیے ابوبکر کا انتخاب فرمایا ہے، جنت کی دائمی ابدی اور لازوال زندگی کی رفاقت اور معیت کے لیے ابوبکر کا انتخاب فرما۔ چنانچہ ہر دعا کی طرح یہ دعا اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں درجہ استجابت پر فائز ہوئی اور اللہ رب العزت نے وحی نازل فرمائی۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ان اللہ تعالیٰ قد استجاب لك۔

ترجمہ: ''بے شک اللہ نے تمہاری دعا کو شرفِ قبولیت عطا فرمایا۔''

سو قطعی طور پر معلوم ہوا کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نہ صرف جنتی ہیں بلکہ جنت کی باقی اور دائمی زندگی میں رفیق مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں، اس پر یہ حدیث یہ دلیل ہے:

عن عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ''اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔''

(صحیح بخاری کتاب الادب باب علامة الحب فی اللہ عزوجل، رقم الحدیث 6169-6168 دار الکتاب العربی بیروت..... صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب المرء مع من احب رقم الحدیث 6317..... مسند احمد 3790-12339)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آدمی اُس کے ساتھ ہوگا (یعنی آخرت میں) جس سے وہ محبت کرتا ہے۔''

اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے قلب مبارک میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی جو محبت والفت ہے اُس کی ایک دلیل یہی سفرِ ہجرت ہے۔

7- سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی افضلیت کی ایک بہت بڑی دلیل یہ ہے کہ غارِ ثور میں تین چار دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تنہائی اور خلوت کا شرف نصیب ہوا۔ ایک محبِ صادق ہے جس کی بے تاب نگاہیں اٹھتی ہیں تو رخِ والضحیٰ اور چہرہ جانفزا سامنے ہوتا ہے۔ محبوب کے میٹھے اور پُر از حکمت و معرفت فرامین کے سننے کی سعادت میسر آتی ہے۔ اور ایک

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

محبوب ہیں اور ایسے محبوب ہیں کہ

ایسا کوئی محبوب نہ ہوگا نہ کہیں ہے

جو محبوب خلائق بھی ہیں اور محبوب خالق بھی ہیں۔ اُن کی چشمانِ مقدس اُٹھتی ہیں تو چہرہ صدیق پر پڑتی ہیں ان تین، چار دنوں میں کوئی تیسرا فرد بشر ساتھ نہیں۔ نہ جانے محبوب کریم ﷺ نے اپنی توجہ اتحادی کا کتنا فیض اپنے محب صادق کو دیا۔ اور کتنا فیض اور انوار رسالت محب صادق نے جذب کیے۔ یہی وجہ ہے کہ جب سیدنا صدیق اکبر حضور اقدس ﷺ کی معیت میں شہر مدینہ پہنچے تو باسیانِ مدینہ کو پتا نہ چل سکا کہ مخدوم کون ہیں اور خادم کون۔ آقا کون ہیں اور غلام کون؟ یہ وہی توجہ اتحادی کا فیض تھا کہ چہرہ صدیق اکبر، رخ پرنور رخ والضحیٰ کا آئینہ دار بن چکا تھا، سیدنا صدیق اکبر کا ظاہر حضور اقدس ﷺ کے ظاہر میں فنا تھا اور آپ کا باطن، حضور ﷺ کے باطن میں فنا تھا اسی فنائیت تامہ کاملہ کی وجہ سے چہرہ صدیق کا تھا لیکن جلوہ یار کا نظر آتا تھا۔ سو جب لوگوں کو پہچان نہ ہو سکی تو آپ ضور اقدس ﷺ پر چادر سے سایہ کر کے کھڑے ہو گئے تا کہ باسیانِ مدینہ کو معلوم ہو جائے کہ مخدوم یہ ہیں خادم میں ہوں۔ آقا یہ ہیں، غلام میں ہوں۔ مالک یہ ہیں مملوک میں ہوں۔

8- محبت ایک ایسی چیز ہے کہ جس کو چھپایا نہیں جا سکتا محبت کے انداز و اطوار اور عادات و معاملات اُس کی محبت پر بین دلیل ہوتے ہیں۔ اور انہی افعال سے معلوم ہو جاتا ہے کہ محب کو اپنے محبوب سے کس قدر محبت ہے؟ اس سفر ہجرت میں ایک خاص واقعہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کی حب شدید پر دلالت کرتا ہے کہ جب حضور اقدس علیہ السلام کو پیاس لگی اور آپ محوِ استراحت ہوئے تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ایک چرواہا ملا جس سے آپ نے دودھ طلب کیا اور فرمایا:

"ہاتھ صاف کرلو اور تھنوں کو دھولو۔"

اس تاکید کا مقصد یہ تھا کہ مبادا کوئی گرد و غبار اُس دودھ کے اندر چلا جائے۔ جس کو محبوب نے نوش فرمانا ہے۔

اور جب حضور اقدس علیہ السلام کے بیدار ہونے پر دودھ پیش کیا تو آپ کے یہ لفظ آپ کی قلبی محبت پر ایسی دلیل ہیں؟ جس کا ادراک صرف صاحبانِ ذوق و محبت ہی کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

فشرب حتی رضیت۔ (صحیح بخاری رقم الحدیث 3652)

ترجمہ: "آپ نے اتنا دودھ نوش فرمایا کہ میں راضی ہو گیا۔"

واہ واہ! اے صدیق اکبر آپ حضور اقدس کو محبت میں کتنے فنا ہو چکے ہیں کہ دودھ حضور پی رہے ہیں اور راضی آپ ہو رہے ہیں۔ خوشی آپ کو ہو رہی ہے کہ میرے محبوب نے جی سیر ہو کر دودھ نوش فرمایا۔

9- آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حضور اقدس علیہ السلام کا "ثانی" قرار دیا۔ اور تبلیغ دین، ہجرت کرنے میں، مغازی میں، امامت میں، امارت میں، قبر میں، حشر میں، دخولِ جنت میں اور تمام اہم دینی مناصب میں اول سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ثانی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

10- امام فخر رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

"انه تعالٰی وصف ابابکر بکونه صاحبا للرسول و ذلك يدل علٰی كمال الفضل: قال الحسين بن فضل البجلی: من انكر ان يكون ابوبكر صاحب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم كان كافرا، لان الامة مجمعة علٰی ان المراد من "اذ يقول لصاحبه" هو ابوبكر۔

(التفسیر الکبیر، جزو16 جلد6 صفحہ56 دار الفکر بیروت)

ترجمہ: "اللہ رب العزت نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا "صاحب" قرار دیا۔ اور یہ حضرت صدیق کی کمال فضیلت پر دلیل ہے۔ حسین بن فضیل البجلی نے فرمایا کہ جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے صحابی رسول ہونے کا انکار کرے تو وہ کافر ہے (نیز تمام متکلمین وفقہاء کا بھی اس بات پر اتفاق ہے کیونکہ آپ کی صحابیت نص قرآنی سے ثابت ہے۔ لہٰذا آپ کی صحابیت کا منکر قرآنی نص کا منکر ہے)۔ اس لیے کہ امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ "اذ يقول لصاحبه" میں صاحب سے مراد حضرت صدیق اکبر ہیں۔"

11- نیز آیت کریمہ میں "فانزل الله سكينة عليه" میں "ہ" ضمیر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف راجع ہے۔ اس لیے کہ عربی کا قاعدہ ہے کہ ضمیر کو قریب کے مرجع کی طرف لوٹانا اولیٰ ہے اور آیت میں قریب کا مرجع حضرت صدیق اکبر کی ذات ہے نیز غم و پریشانی حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لاحق نہیں ہوئی بلکہ حضرت صدیق اکبر کو لاحق ہوئی کیونکہ اگر غم حضور

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اقدس ﷺ کو لاحق ہوتا تو سرکار اقدس ﷺ یہ نہ فرماتے "لا تحزن" کہ غم نہ کر اور یہ تسلی جب ہے کہ حضور اقدس ﷺ کو خود غم لاحق نہ ہو سو جب غم حضرت صدق اکبر کو لاحق ہوا تو اللہ جل مجدہٗ نے ان کی طمانیت قلب کے لیے ان پر سکینہ اتارا اور یہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کی بہت بڑی دلیل ہے۔

12- حضرت پیر کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ تفسیر ضیاء القرآن "مَعَنَا" کی تفسیر میں رقم طراز ہیں:

"معنا" (یعنی اللہ ہمارے ساتھ ہے) کا لفظ بھی غور طلب ہے۔ معیت الٰہی کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک معیت علم ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے اور اپنے علم کے ذریعہ ہر چیز کے ساتھ ہے۔ چنانچہ ارشادِ ربانی ہے:

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَمَا كَانُوْا۔

ترجمہ: "کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، کوئی تین آدمی مشورہ کرنے والے نہیں ہوتے جبکہ وہ ان کا چوتھا نہ ہو اور نہ پانچ مشورہ کرنے والے ہوتے ہیں جبکہ وہ ان کا چھٹا نہ ہو اور نہ اس تعداد سے کم ہوتے ہیں نہ زیادہ، وہ ہر صورت میں اُن کے ساتھ ہوتا ہے خواہ وہ کہیں بھی مشورہ کر رہے ہوں۔"

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کے ساتھ ہوتا ہے ایسی معیت میں تہدید اور سرزنش ہے خبردار اگر تم نے نافرمانی کی تو ہماری گرفت سے تم بچ نہیں سکتے۔

معیت الٰہی عزوجل کی دوسری قسم وہ ہے جو متقین و محسنین کو حاصل ہوتی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی ہیں اور اُن کے ساتھ ہے جو نیکوکار ہیں۔"

اس معیت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی توفیق سے اُن کی دستگیری کرتا ہے اور اپنے لطف سے اُن کو نوازتا رہتا ہے۔ معیت الٰہی عزوجل کی تیسری قسم وہ ہے جو انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کو میسر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر دشمن کے مقابلہ میں اُن کی تائید و نصرت فرماتا ہے۔ ہر میدان میں وہ کامیاب و سرفراز ہوتے ہیں اور کفر و باطل کے سرغنے ذلیل و رسوا ہوتے ہیں اور اُن کی تمام اقسام سے اعلیٰ و ارفع معیت الٰہی کی وہ قسم ہے جو سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یارِ وفادار کو ان اللہ معنا فرما کر اُس خصوصی معیت میں شرکت کی سعادت ارزانی فرمائی۔

فداك ابي و امي يا رسول الله ما اكرمك وما اجودك و جزاك الله عنا و عن سائرا المومنين يا ابابكر ما اوفاك وما اسعد حظك۔

(تفسیر ضیاء القرآن جلد 2 صفحہ 212 ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

13- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب نبی مکرم، رسولِ محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ پہنچے تو سب لوگوں نے جان لیا کہ نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم جس شخص کو سفر و حضر میں ساتھ رکھتے ہیں وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

سفرِ ہجرت کے متعلق حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے اشعار

ملاحظہ فرمائیں:

قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم لحسان بن ثابت رضی اللہ عنہ هل قلت فی ابی بکر شیئا؟ قال نعم، فقال قل و انا اسمع فقال:

ثانی اثنین فی الغار المنیف
و قد طاف العدو به اذ صعد الجبلا
و کان حب رسول اللّٰہ قد علموا
من البریة لم یعدل به رجلا

(المستدرک، کتاب معرفة الصحابة رقم الحدیث 4413 ـــ الطبقات الکبریٰ جلد3 صفحه174 ـــ صفة الصفوة لابن الجوزی جلد1 صفحه241 ـــ الریاض النضرة جلد1 صفحه417)

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا ''کیا تم نے ابوبکر کے بارے میں کچھ کہا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں (یا رسول اللہ) حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا وہ کلام مجھے سناؤ میں سنوں گا۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ گویا ہوئے: ''وہ غار میں دو میں سے دوسرے تھے۔ جب وہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لے کر پہاڑ (جبلِ ثور) پر چڑھے تو دشمن نے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ان کے اردگرد چکر لگائے اور تمام صحابہ کو معلوم تھا کہ وہ (حضرت ابوبکر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کو ان کے برابر شمار نہیں کرتے۔"

یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندانِ مبارک ظاہر ہو گئے پھر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"اے حسان تم نے سچ کہا، وہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) بالکل ایسے ہی ہیں جیسے تم نے کہا۔"

اس روایت سے معلوم ہوا کہ عظمت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو سماعت کرنا اور اس پر خوشی، مسرت اور فرحت کا اظہار کرنا سنت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ کیونکہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق کی غار والی قربانی کو سن کر اتنا مسکرائے کہ آپ کے دندانِ مبارک ظاہر ہو گئے۔

یہاں سے روافض کے ساتھ ساتھ وہ نعت خوان اور نقیب بھی عبرت حاصل کریں جو محافل میلاد میں صحابہ کرام بالخصوص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا نام تک لینا گوارا نہیں کرتے۔ کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم کی شان سنانے سے نوٹوں کی بارش ہوگی لیکن شانِ صدیق اکبر پر نوٹوں کی بارش نہیں ہوگی۔ کاش کہ یہ لوگ سمجھ جاتے کہ شان سیدنا صدیق سنانے سے اگر روپے پیسے کی بارش نہ بھی ہوئی تو کیا ہوا مکین گنبد خضراء کی مسکراہٹ کا فیض تو نصیب ہو جائے گا اور حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مسکراہٹ سے بڑھ کر ایک عاشق کے لیے اور نعمت کیا ہو سکتی ہے۔ لیکن نعت خوانوں اور نقیبوں کو اس سے کیا غرض وہ تو گھر سے چلتے ہی اس نیت سے ہیں تاکہ لوگوں کی جیبیں خالی کروا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کے اپنی بھریں۔ الا ماشاء اللہ۔

یاد رکھیں کہ مسلک اہل سنت، معتدل اور متوازن مسلک ہے، یہی اس کا امتیاز اور حق ہونے کی دلیل ہے۔ ہمیں جہاں حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جمیع اہل بیت سے محبت و مودت ہے۔ وہاں ہمیں حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جمیع صحابہ سے محبت ہے۔ لہٰذا جن مجالس و محافل میں اہلِ بیت کا تذکرہ ہو۔ وہاں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بالخصوص سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان بھی بیان ہونی چاہیے تاکہ افراط و تفریط سے بچ کر اعتدال کا دامن ہاتھ میں رہے۔

❀❀❀❀

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

مدنی دور میں رفاقت

نبی مکرم ﷺ نے سرزمین مبارک مدینہ طیبہ پر تقریباً دس سال حیات ظاہری کے گزارے اور ان دس سالوں میں اقامتِ دین اور ترویج واشاعت دین کے لیے متعدد غزوات فرمائے اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تمام مغازی بلکہ قریباً ہر مرحلہ میں حضور اقدس ﷺ کے ساتھ رہے۔ غزوہ بدر، غزوہ احد، غزوہ خندق، غزوہ تبوک، صلح حدیبیہ، فتح مکہ اور حجۃ الوداع میں حضور اقدس ﷺ کے شریک سفر رہے۔ غزوہ بدر میں شامل ہونے والوں کے متعلق حدیث میں ہے:

عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ "لعل اللہ اطلع اِلی اھل بدر فقال: اعملوا ما شئتم فقد وجبت لکم الجنۃ او فقد غفرت لکم۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الفتح رقم الحدیث 4274 دارالکتاب العربی بیروت۔ صحیح بخاری کتاب الجہاد والسیر باب الجاسوس رقم الحدیث3007۔ صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب من فضائل اھل بدر رقم الحدیث 6351 دارالکتاب العربی بیروت۔ سنن ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی حکم الجاسوس رقم الحدیث 2650 دارالسلام ریاض۔ جامع ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ الممتحنۃ رقم الحدیث 3305 دارالمعرفہ بیروت۔ مسند احمد610)

ترجمہ: "حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فرمایا: "اللہ جل مجدہ نے اہلِ بدر کی طرف خاص تجلی رحمت فرمائی پس فرمایا: "تم جو کام کرو تحقیق تمہارے لیے جنت واجب ہو گئی یا تحقیق میں نے تمہیں بخش دیا۔"

اور لاریب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بھی یہ بشارت بدرجہ اتم شامل ہے۔ کیونکہ آپ بھی غزوہ بدر میں شریک تھے اور بطور خاص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع فرما رہے تھے۔

"غزوہ احد میں شامل ہونے والوں کے متعلق فرمایا:

﴿اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾ (آلِ عمران: 172)

ترجمہ: "وہ جو اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکا تھا ان کے نیکوکاروں اور پرہیزگاروں کے لیے بڑا ثواب ہے۔"

اس کی تفسیر میں یہ حدیث ملاحظہ فرمائیں:

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت لِعُروة: يا ابن اختي كان ابواك منهم: الزبير و ابوبكر۔

(صحیح بخاری: کتاب المغازی، باب تفسیر الآیة المذکورة رقم الحدیث 3077 دار الکتاب العربی بیروت)

ترجمہ: "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عروہ بن زبیر سے فرمایا: "اے بھانجے! ان لوگوں میں (جن کے بارے میں آیت مذکورہ نازل ہوئی) تیرے دونوں باپ (یعنی حقیقی و عرفی) شامل ہیں

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اور وہ حضرت زبیر اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما ہیں۔"

اسی طرح سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ غزوہ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں بنفس نفیس خندق کھود رہے تھے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق والوں کے لیے ان کلمات کے ساتھ دعا فرمائی:

عن انس رضی اللہ عنہ یقول: خرج رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اِلی الخندق، فاذا المهاجرون والانصار یحفرون فی غداة باردة ـــ اِلٰی ـــ فلما رای ما بهم من النصب والجوع قال:

اللهم ان العیش عیش الاٰخرة
اغفر للانصار والمهاجرة ـــ

و فی روایة

فبارك فی الانصار والمهاجرة

(صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الخندق رقم الحدیث 4099-4100 دار الکتاب العربی بیروت..... مسند احمد (13059))

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مہاجرین اور انصار علی الصبح خندق کھود رہے ہیں (یاد رہے کہ اُس وقت سخت سردی تھی) پس جب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن پر تکلیف (استیصال باطل و اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے) اور بھوک دیکھی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(تو دریائے رحمت جوش میں آ گیا) اور عرض کی:

"اے اللہ! عیش فقط آخرت کی عیش ہے، پس تو مہاجرین اور انصار کو بخش دے۔"

اور ایک روایت میں یہ دعائیہ کلمات ہیں:

"پس تو انصار اور مہاجرین میں برکت دے۔"

یقیناً نبی مکرم ﷺ کی یہ دعا اللہ کریم کی بارگاہ میں مستجاب ہوئی اور اللہ رب العزت نے انصار و مہاجرین کی بخشش فرما دی جن میں سرفہرست سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر بھی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حضور اقدس ﷺ کی معیت کا شرف حاصل ہوا چنانچہ حدیث میں ہے کہ جب حضور اقدس ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر چند سخت شرطوں کو تسلیم کیا تو مسلمانوں پر یہ بڑا شاق گزرا حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت عالی میں حاضر ہوئے اور عرض کی:

الَسْنا علی الحق، وهم علی الباطل، الیس قتلانا فی الجنة و قتلاهم فی النار قال بلٰی۔

ترجمہ: "یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم حق پر اور وہ کافر باطل پر نہیں ہیں؟ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور اُن کے مقتول جہنم میں نہیں ہیں۔ فرمایا کہ ہاں، عرض کی پھر ہم دین کے معاملہ میں اُن کی کڑی شرائط کو کیوں قبول کر رہے ہیں۔"

(حضرت عمر چونکہ اشداء علی الکفار کے مظہر تھے لہٰذا آپ یہ برداشت

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

نہ کر سکے کہ ہم حق پر ہونے کے باوجود کفار کی سخت شرائط کو تسلیم کریں) حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

یا ابن الخطاب، انی رسول اللّٰہ، ولن یضیعنی اللّٰہ ابدا۔

ترجمہ: ''اے خطاب کے بیٹے! بے شک میں اللہ جل مجدہٗ کا رسول ہوں اور اللہ مجھے کبھی بھی ضائع نہیں فرمائے گا۔''

(حضرت عمر فاروق کے قلبی اضطراب اور قلق کی کیفیت برقرار رہی) یہاں تک کہ آپ حضرت ابوبکر کے پاس آئے اور اُن سے بھی وہی سوال کیے کہ کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ تو آپ نے بھی بعینہٖ وہی جواب دیا جو حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیا۔ چنانچہ حدیث کے الفاظ ہیں:

یا ابن خطاب! انه رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ولن یضیعه اللّٰہ ابدا۔

ترجمہ: ''اے خطاب کے بیٹے! بے شک وہ اللہ جل مجدہٗ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کبھی بھی اُن کو ضائع نہیں فرمائے گا۔''

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر باب قوله: ان الذین یبایعونك، رقم الحدیث 4844 دارالکتاب العربی بیروت..... صحیح مسلم کتاب الجهاد والسیر باب صلح الحدیبیه رقم الحدیث 4633 دارالکتاب العربی بیروت..... مسند احمد 16398)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تمام صحابہ اُس کڑے وقت میں بے چینی، قلق اور اضطرابی کیفیت میں تھے اور اُس وقت میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا قلب اطہر حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیصلے پر مطمئن تھا۔ تو یہ واقعہ اس

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

بات کی بین دلیل ہے کہ تمام صحابہ کرام میں ایمان و یقین میں درجہ کمال و نقطہ عروج پر پہنچی ہوئی شخصیت حضرت صدیق اکبر تھے اور آپ کی فنائیت کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی بعینہٖ وہی جواب دیا جو حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مرحمت فرمایا۔ یعنی حضرت صدیق منشائے رسول اور مزاج رسول کے شناسا اور عارف کامل تھے۔

اسی صلح حدیبیہ کے موقع پر جب بیعت رضوان کا مرحلہ آیا اور تمام صحابہ حضرت عثمان غنی کے لیے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر اپنی جان نچھاور کرنے کی بیعت کی تو اللہ جل مجدہٗ کو صحابہ کرام کا یہ قلبی ایثار اور وفاداری اس قدر محبوب ہوئی کہ اللہ جل مجدہ نے اُن صحابہ سے ہمیشہ کے لیے راضی ہونے کا اعلان فرمایا، چنانچہ ارشادِ ربانی ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ۔ (الفتح: 10)

ترجمہ: ”وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ (یعنی دست تائید و نصرت) ہے۔“

نیز ارشاد فرمایا:

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا۔ (الفتح: 18)

ترجمہ: ”بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ درخت کے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

نیچے تمہاری بیعت کر رہے تھے، پس اللہ جانتا ہے جو ان کے دلوں میں ہے تو ان پر اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا۔"

آیت کریمہ میں "فعلم ما فی قلوبھم" کا جملہ توجہ طلب ہے۔ یعنی جس ذات نے اپنے ابدی اور لاریب کلام میں اُن ایمان والوں کے لیے رضا اور خوشنودی کا اعلان فرمایا وہ فقط اُن کی ظاہری بیعت کو دیکھ کر نہیں بلکہ اُس ذات کے علم نے اُن کے دلوں کی جملہ کیفیات واردات کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ اُن کے دل کس قدر جذبہ وفاداری و نیازمندی اور ایمان و یقین سے لبریز ہیں۔ جبھی اُس علیم بذات الصدور نے واشگاف الفاظ میں ایسے مومنین سے راضی ہونے کا اعلان فرمایا اور اس آیت کریم کو متعدد تاکیدات سے موکد کیا۔ حالانکہ اللہ جل مجدہٗ بغیر تاکید کے بھی کسی بات کو بیان فرمائے تو ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ اُس کے فرمان پر سر تسلیم خم کر دیا جائے کیونکہ اُس کا ہر فرمان سچا، واجب الاذعان اور اٹل ہے۔ لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب اُن صحابہ پر اپنی خوشنودی کا اعلان فرمایا تو کلمہ "لقد" کے ساتھ جس میں "ل" بھی تاکید کے لیے ہے اور "قد" بھی تحقیق و تاکید کے لیے اور پھر اس رضا کو "رَضِیَ" ماضی کے صیغہ کے ساتھ بیان فرمایا۔ اس لیے کہ ماضی کی بات میں تاکید اور تحقیق پائی جاتی ہے۔ سو باری تعالیٰ نے تین عدد تاکیدات ذکر فرما کر صحابہ کرام سے راضی ہونے کا اعلان کیا تاکہ اس معاملہ میں کوئی شک وشبہ باقی نہ رہے۔ لیکن صد حیف! اُن نام نہاد محبانِ اہلِ بیت پر کہ جو قرآنی بیان کو ناقابلِ اعتبار

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سمجھتے ہوئے برملا صحابہ کرام کو جہنمی اور خارج از اسلام وایمان قرار دیتے ہیں اور اُس بیعت رضوان میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے تو قطعی طور پر معلوم ہوا کہ اللہ جل مجدہٗ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ہمیشہ کے لیے راضی ہو چکا ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

غزوہ تبوک میں شرفِ ہمرکابی

تمام غزوات میں سخت تر غزوہ، غزوہ تبوک کا تھا۔ صورت حال یہ تھی کہ قریباً 900 میل کا سفر درپیش تھا۔ ہتھیاروں کی، سواریوں کی اور سامان خورد و نوش کی قلت تھی۔ یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک ایک سواری پر باری باری دس آدمی بیٹھتے۔ کبھی ناک بند کر کے سڑے ہوئے کھاتے۔ ادھر مدینہ میں فصلیں، باغات اور پھل تیار تھے۔ چلچلاتی دھوپ تھی۔ ریگستانوں میں سفر کرنا ہے۔ اس موسم میں ہر کوئی ٹھنڈے سائے اور ٹھنڈے پانی کا متلاشی ہوتا ہے۔ صحابہ کرام کے غیر متزلزل ایمان کا ایک بڑا اور سخت امتحان ہونے والا ہے۔ اور یقین مانیے کہ اگر ان حالات میں دنیا کے کسی بادشاہ کی فوج ہوتی تو وہ ساتھ چھوڑ دیتی۔ لیکن صحابہ کرام نے بغیر چوں و چرا ٹھنڈے سائے، باغات فصلیں چھوڑ کر تپتی ریت اور بھوک و پیاس کی تکلیف کو اللہ جل جلالہ اور اس کے حبیب ﷺ کی رضا اور دین متین کی سربلندی کے لیے قبول کیا۔ یہاں تک کہ اللہ جل جلالہ نے اعلان فرمایا:

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ (التوبہ 117)

ترجمہ: "بے شک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

والے اور اُن مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں اُن کا ساتھ دیا۔"

اور اُس غزوہ میں سب سے زیادہ قربانی دینے والے اور ایثار کرنے والے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں یہاں تک کہ تاریخ میں ڈھونڈنے سے بھی ایسی مثال نہیں ملتی اور چشم فلک نے بھی کبھی ایسا فقید المثال نظارہ نہ دیکھا ہوگا کہ ایک محبِ صادق نے محبوب کے فرمان اور محبوب کی خوشنودی کے لیے اپنا تمام مال قربان کر دیا۔ حدیث پڑھیئے اور عظمتِ صدیق اکبر کا اندازہ فرمایئے۔

عن زید بن اسلم عن ابیه قال: سمعت عمر بن الخطاب یقول امرنا رسول اللّٰه ﷺ ان نتصدق، فوافق ذٰلك عندی مالا فقلت: الیوم اسبق ابابکر ان سبقته یوما، قال: فجئت بنصف مالی فقال رسول اللّٰه ﷺ "ما ابقیت لاهلك؟ قلت مثله واتٰی ابوبکر بکل ما عنده فقال ﷺ ما ابقیت لاهلك؟ قال ابقیت لهم اللّٰه و رسوله، قلت لا اسبقه اِلٰی شیء ابدا۔

(جامع ترمذی ابواب المناقب باب فی مناقب ابی بکر و عمر رقم الحدیث 3675 دارالمعرفه بیروت۔۔۔ سنن ابوداؤد، کتاب الزکوٰة باب: فی الرخصة فی ذلك، رقم الحدیث 1678، دارالسلام ریاض۔۔۔ سنن دارمی، رقم الحدیث 1660۔۔۔ المستدرك، رقم الحدیث 1510۔۔۔ مسند البزار، رقم الحدیث 270۔۔۔ السنن الکبریٰ للبیهقی، رقم الحدیث 7563۔۔۔ حلیة الاولیاء جلد1 صفحه32)

ترجمہ: "حضرت زید بن اسلم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی مکرم ﷺ نے ہمیں صدقہ دینے (یعنی غزوہ تبوک میں) کا حکم ارشاد فرمایا۔ اس حکم کی تعمیل میں میرے پاس مال بھی تھا اور میں نے اپنے دل میں کہا اگر میں ابوبکر صدیق پر کسی دن سبقت لے جا سکتا ہوں تو وہ آج کا دن ہے۔ حضرت عمر فاروق فرماتے ہیں کہ میں نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں اپنا آدھا مال لے کر حاضر ہو گیا۔ تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ میں نے عرض کی: ''اتنا ہی مال اُن کے لیے چھوڑ کر آیا ہوں۔'' (یعنی آدھا مال) پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا کل سامان لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوبکر! گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟'' انہوں نے عرض کی: ''میں اُن کے لیے اللہ اور اُس کا رسول چھوڑ کر آیا ہوں'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا میں ان سے کسی شے میں آگے نہ بڑھ سکوں گا۔''

اور ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں:

عن ابن عمر، قال: کنت عند النبی ﷺ و عنده ابوبکر الصدیق و علیه عباءة قد خلها فی صدره بخلا فنزل علیه جبریل فقال: یا محمد مالی اَرٰی ابابکر علیه عباءة قد خلها فی صدره؟ فقال: یا جبریل انفق

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ماله علی: قال فان الله عزوجل یقراء علیك السلام و یقول قل له "اراض انت عنی فی فقرك هذا ام ساخط؟ فقال رسول الله ﷺ یا ابابکر! ان الله عزوجل یقراء علیك السلام ویقول لك "اراض انت عنی فی فقرك هذا امر ساخط؟ فقال ابوبکرء اسخط علی ربی؟ انا عن ربی راض، انا عن ربی راض۔ انا عن ربی راض۔

(حلیة الاولیاء جلد7 صفحہ105 — صفة الصفوة جلد1 صفحہ250 — الریاض النضرة جلد2 صفحہ20 — تفسیر ابن کثیر جلد4 صفحہ308)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا اور آپ ﷺ کے پاس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس حال میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے عباء پہنی ہوئی تھی جس کو اپنے سینے پر لکڑی سے جوڑا ہوا تھا اس وقت حضور اقدس ﷺ پر حضرت جبریل امین علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا: "اے محمد ﷺ! میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عباء پہن کر اُسے اپنے سینے پر ٹانکا ہوا ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اے جبریل علیہ السلام! انہوں نے اپنا سارا مال مجھ پر خرچ کر ڈالا ہے۔" جبریل امین علیہ السلام نے کہا "اللہ رب العزت آپ کو سلام فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ ابوبکر سے کہیں، کیا تو اپنے اس فقر میں مجھ سے راضی ہے یا ناراض؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اے ابوبکر! اللہ رب العزت تم پر سلام فرماتے ہیں اور تمہیں ارشاد فرماتے ہیں" کیا تو اپنے اس فقر میں مجھ سے راضی ہے یا ناراض؟" حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا میں اپنے رب کریم پر ناراض ہوں گا؟ میں اپنے رب (عزوجل) سے راضی ہوں، میں اپنے رب (عزوجل) سے راضی ہوں، میں اپنے رب (عزوجل) سے راضی ہوں۔"

ان دونوں احادیث میں غور کرنے سے چند امور معلوم ہوئے:

1- سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسی عبقری شخصیت کا اعتراف و اقرار کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہر معاملے میں مجھ پر سبقت لے جاتے ہیں اور غزوہ تبوک میں مال دار ہونے کے باوجود بھی وہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے سبقت نہ لے جا سکے جو اس بات کی دلیل ہے کہ قسام ازل نے سبقت اور اولیت کا تاج سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سر انور پر سجا دیا ہے۔

2- آج کوئی بہت بڑا بھی اسلام کی راہ میں خرچ کرنے والا ہو تو وہ اپنی کمائی میں سے ایک معین اور محدود حصہ خرچ کرتا ہے، کیونکہ اُسے اپنی بیوی بچوں کی فکر بھی دامن گیر ہوتی ہے۔ لیکن سیدنا صدیق اکبر حضور اقدس ﷺ کے عشق و محبت میں کچھ اس طرح سرشار ہو چکے تھے کہ ان تمام افکار سے بے نیاز ہو کر اپنی کل متاع شجر اسلام کی آبیاری کے لیے محبوب کے قدموں پر نچھاور کر دی۔ اس سے بڑھ کر سیدنا صدیق اکبر کے محبِ صادق ہونے کی دلیل کیا ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

3- ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا: "ما بینکما ما بین کلمتیکما" تم دونوں کے کلمات میں جتنا فرق ہے۔ (یعنی حضرت عمر نے عرض کی میں آدھا مال گھر میں رکھ کر آیا ہوں اور حضرت صدیق نے عرض کی کہ میں کل مال آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوں اور گھر میں اللہ اور اس کے رسول باقی ہیں) اُس قدر تمہارے درجات و مراتب میں فرق ہے۔ اور حضرت عمر کی شخصیت وہ شخصیت ہے جس کے متعلق حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

"ان اللّٰہ جعل الحق علی لسان عمر و قبلہ"

(سنن ترمذی، ابواب المناقب، رقم الحدیث 3682، دار المعرفہ بیروت)

ترجمہ: "بے شک اللہ عزوجل نے عمر کی زبان اور دل پر حق کو ڈال دیا ہے۔"

ایک حدیث میں ارشاد فرمایا:

لو کان نبی بعدی لکان عمر۔

(سنن ترمذی، ابواب المناقب رقم الحدیث 3686 دار المعرفہ بیروت)

ترجمہ: "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا۔"

مزید ارشاد فرمایا:

قد کان یکون فی الامم محدثون، فان یکن فی امتی احد فعمر ابن الخطاب۔

(سنن ترمذی، ابواب المناقب، رقم الحدیث، 3693 دار المعرفہ بیروت)

ترجمہ: "پہلی امتوں میں محدث (یعنی جن پر الہام کیا جاتا ہے) ہوا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔"

سو جو اس قدر ذی وجاہت اور ذی عظمت شخصیت ہیں اگر وہ بھی مقام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی برابری نہ کر سکیں تو کسی اور کی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ساتھ برابری کیسے متصور ہو سکتی ہے؟

4- اللہ رب العزت نے حضرت صدیق کی اس قربانی اور بے مثل ایثار پر آپ کو سلام فرمایا اور یہ آپ کی عظمت کی بہت بڑی دلیل ہے۔

5- نیز اللہ جل مجدہ نے پوچھا: اے صدیق! اس حال میں تو راضی ہے کہ ناراض کہ کبھی تو میری خاطر اپنا سب مال قربان کرتا ہے۔ کبھی تو غار میں میرے محبوب کی نیند پر اپنی جان قربان کرتا ہے۔ اس حال میں مجھ سے ناراض تو نہیں؟ تو شاید یہ سن کر سیدنا صدیق اکبر وجد میں آ گئے ہوں گے کہ وہ جو خالق کائنات، مالک کائنات، احکم الحاکمین اور بے نیاز ہے جس کی رضا ہر ایک کا مطلوب و مقصود ہے وہ مجھ سے پوچھتا ہے کہ تو اس حال میں راضی ہے یا ناراض؟ عرض کی مالک میں تجھ سے کس طرح ناراض ہو سکتا ہوں کہ دن رات مجھے تیرے حبیب ﷺ کی کچہری، معیت اور رفاقت نصیب رہتی ہے۔ دنیا جن کے جمال جہاں آرا کو دیکھنے کے لیے ترستی اور تڑپتی ہے۔ مجھے ہر وقت اُن کے رخ انور، رخ زیبا کی زیارت نصیب رہتی ہے۔ کیا تیرے اتنے کرم اور احسان کے باوجود بھی میں تجھ سے ناراض ہو سکتا ہوں؟ بلکہ اے رب میں تجھ پر راضی ہوں۔ میں تجھ پر راضی ہوں۔ میں تجھ پر راضی ہوں۔"

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سو معلوم ہوا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مدنی دور میں قریباً ہر مرحلہ میں حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت میں رہے۔ بلکہ مدینہ میں بطور خاص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مغرب کے بعد سے رات گئے تک حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مجلس ہوا کرتی تھی ملاحظہ فرمائیں۔

(صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب السمر مع الاھل والضیف رقم الحدیث 602، دارالکتاب العربی بیروت..... صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب اکرام الضیف، رقم الحدیث 5365، دارالکتاب العربی بیروت..... سنن ابی دائود، رقم الحدیث 3270..... مسند احمد 1726-1734)

❀❀❀❀

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہجر و فراق

[illegible]

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تبك، ان امن الناس علی فی صحبته ومالِه ابوبکر، ولو کنت متخذا خلیلا من امتی لا تخذت ابابکر، ولکن اخوة الاسلام و مودته، لا یبقین فی المسجد باب الاسد، الا باب ابی بکر۔

(صحیح بخاری، کتاب الصلوٰة، باب الخوخة والممر فی المسجد، رقم الحدیث 466، دارالکتاب العربی، بیروت..... صحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 6120، دارالکتاب العربی بیروت..... سنن ترمذی، کتاب المناقب باب مناقب ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 3660، دارالمعرفہ بیروت)

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ پس آپ نے فرمایا، بے شک اللہ جل مجدہٗ نے ایک بندے کو دنیا اور جو کچھ اس کے پاس ہے اس میں اختیار دے دیا ہے۔ پس اُس بندے نے اُس کو اختیار کیا جو اللہ کے پاس ہے۔ (یہ سن کر) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ (ترمذی کی روایت میں لفظ ہیں کہ آپ نے عرض فدیناك یا رسول اللّٰه بآ بائنا و امهاتنا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اور ہمارے آبا و امہات آپ پر قربان ہو جائیں) (حضرت ابوسعید کہتے ہیں) میں نے اپنے دل میں کہا کہ اس بزرگ کو کس چیز نے رلایا اگر اللہ نے اپنے بندے کو دنیا اور جو کچھ اُس کے پاس ہے اُس میں اختیار دیا ہے اور اُس بندے نے اُس کے پاس والی چیز کو اختیار کر لیا ہے۔ (تو اس

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

میں رونے کی کیا بات ہے) (لیکن غور و تامل سے معلوم ہوا) کہ وہ بندے، رسول اللہ ﷺ ہیں۔ حضرت ابوبکر ہم سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ پس نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر نہ رو بے شک لوگو میں اپنے مال اور صحبت کے ساتھ سب سے زیادہ مجھ پر احسان کرنے والا ابوبکر ہے۔ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا۔ لیکن اسلامی بھائی چارہ اور محبت ہے۔ مسجد میں تمام دروازے بند کر دیئے جائیں ماسوائے ابوبکر کے دروازے کے۔"

قارئین! ملاحظہ فرمائیں کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فقط مجمل انداز میں حضور اقدس ﷺ کے وصال مبارک کا سنا تو تڑپ اٹھے اور رونے لگ گئے۔ حالانکہ ابھی حضور اقدس ﷺ نگاہوں کے سامنے حیات ظاہری کے ساتھ موجود ہیں۔ اب آپ کی کیفیت یہ ہے تو جب جان عالم سرورِ کائنات کا وصال مبارک ہو گیا۔ تو اُس وقت حضرت صدیق کے ہجر و فراق، سوز و گداز اور تڑپنے پھڑکنے کی کیفیت کیا ہوگی۔ چنانچہ روایات سے ثابت ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب کبھی خلوت و تنہائی میں محبوب کریم ﷺ کی صحبت و مجلس اور محبوب کی رعنائی و زیبائی اور بے مثل حسن و جمال کو یاد کرتے تو ماہی بے آب اور مرغِ بسمل کی طرح تڑپتے تھے۔ آنکھوں سے بے تاب آنسوؤں کا سیل رواں جاری ہو جاتا۔ آپ کے حلق مبارک سے دھواں نکلنے لگ جاتا۔ یہاں تک کہ آپ کے وصال مبارک کا سبب بھی یہ بنا کہ آپ حضور اقدس ﷺ کے ہجر و فراق کی تاب نہ لا سکے اور جان، جانِ آفریں کے سپرد کر کے اپنے محبوب ﷺ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کے ساتھ واصل ہو گئے۔ چنانچہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں:

"سیف و حاکم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی موت کا اصل سبب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تھی اس صدمہ سے آپ کا جسم گھلنے لگا اور یہی آپ کی وفات کا باعث ہوا۔" (تاریخ الخلفاء صفحہ 219)

پروانے کو شمع اور بلبل کو پھول بس
صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس

مذکورہ حدیث میں غور کرنے سے چند مزید امور معلوم ہوئے

1- تمام صحابہ میں سب سے زیادہ عارف رسول اور مزاج شناسائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق ہیں۔ کیونکہ تمام صحابہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تہہ میں بغیر تامل و تفکر نہ پہنچ سکے۔ لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سنتے ہی سمجھ گئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اب ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہیں اور اپنے وصال مبارک کا اعلان فرما رہے ہیں۔

2- غالباً یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کا آخری خطبہ تھا اور جس کا موضوع تھا شان سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ۔ گویا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آخری وقت میں حضرت صدیق کے فضائل اور آپ کے حق عظمت کو بیان کر کے آپ کی خلافت کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔

3- حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت صدیق اکبر سے محبت کی حقیقت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان تھا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق کو شرف

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

صحبت و معیت عطا فرمایا اور حضرت صدیق اکبر کے مال کو قبول فرمایا لیکن آقا فرماتے ہیں کہ یہ ابوبکر کا مجھ پر احسان ہے کہ اُس نے مجھ پر اپنا مال خرچ کیا اور زندگی کے ہر مرحلے میں میرے ساتھ رہا۔ آقا کا حق ہے کہ وہ اپنے غلام کے بارے میں جو انداز محبت اختیار کرے۔

4- خلیل اُسے کہتے ہیں کہ جس کی طرف بندہ اس قدر متوجہ ہو جائے کہ خانہ دل میں اُس کے ماسوا خیال غیر باقی نہ رہے۔ جو تمام تر قلبی توجہات کا مرکز و محور بن جائے۔ آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اگر اللہ جل مجدہٗ کے بعد میں کسی کو اپنا خلیل بناتا یعنی وہ میری تمام تر توجہ کا مرکز و محور بن جاتا تو وہ ابوبکر صدیق ہیں۔ لیکن ایسی خلت، اور محبت فقط اللہ جل مجدہٗ کے لیے ہے۔

5- مسجد میں تمام دروازے بند کر دیئے جائیں ماسوائے ابوبکر کے دروازے کے۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اس حدیث میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کی طرف اشارہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

❀❀❀❀

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

مزار میں رفاقت و معیت

"عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال لما حضرت ابابکر الوفاۃ اقعدنی عند راسہ و قال لی یا علی اذا اَنا مِتُّ فغسلنی بالکف الذی غسلت بہٖ رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم و حنطونی و اذھبوا بی اِلٰی البیت الذی فیہ رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستاذنوا فان رایتم الباب قد یفتح فادخلوا لی والافردونی الی مقابر المسلمین حتٰی یحکم اللّٰہ بین عبادہٖ قال فغسل و کفن و کنت اول من یاذن اِلی الباب فقلت یا رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا ابوبکر مستاذن فراء یت الباب قد تفتح و سمعت قائلا یقول "ادخلوا الحبیب اِلی الحبیب فان الحبیب اِلی الحبیب مشتاق"

(الخصائص الکبریٰ جلد2 صفحہ492..... السیرۃ الحلبیہ جلد3 صفحہ493..... تاریخ دمشق الکبیر لابن عساکر جلد30 صفحہ436)

ترجمہ: "حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

آپ نے مجھے اپنے سرہانے بٹھایا اور فرمایا: اے علی! جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اس ہاتھ سے غسل دینا جس سے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا تھا اور مجھے خوشبو لگانا اور مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کے پاس لے جانا، اگر تم دیکھو کہ (حجرہ مبارکہ) کا دروازہ کھول دیا گیا ہے تو مجھے وہاں دفن کر دینا ورنہ واپس لا کر عامۃ المسلمین کے قبرستان میں دفن کر دینا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کو غسل اور کفن دیا گیا اور میں نے سب سے پہلے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر پہنچ کر اجازت طلب کی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوبکر آپ سے داخلہ کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ روضہ اقدس کا دروازہ کھول دیا گیا اور آواز آئی حبیب کو اُس کے حبیب کے ساتھ ملا دو۔ بے شک حبیب ملاقاتِ حبیب کے لیے مشتاق ہے۔''

قارئین کرام! یہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وہ فضیلت اور عظمت ہے جس میں پوری امت کا کوئی ایک فرد بشر آپ کا شریک نہیں۔ لاریب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر انور بھی مزار اقدس کے احاطہ میں ہے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کے درمیان حضرت صدیق کی قبر کا واسطہ ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک براہ راست حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے ساتھ نہیں یہ سعادت اگر کسی کو نصیب ہے کہ براہ راست اور بغیر واسطہ کے اُن

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کی قبر حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر مبارک کے ساتھ ہے تو وہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ سلام ہو آپ کی عظمتوں پر اے یارِ غار و مزار! کہ آج دنیا جن کی قبر انور کی ایک جھلک دیکھنے کو ترستی و تڑپتی ہے اور شرق تا غرب سے لوگ کشاں کشاں جس خطہ مقدس کی زیارت کو جاتے ہیں۔ وہ قبر جہاں قدسیانِ فلک ہمہ وقت مشغول صلوٰۃ و سلام رہتے ہیں۔ جو مہبط انوار الٰہیہ اور توجہات الٰہی عزوجل کا مرکز و محور ہے جہاں ہر وقت انوار و تجلیات کی بارش ہوتی ہے۔ ہر وقت سحاب کرم و رحمت برستا رہتا ہے۔ وہ جگہ جو عرشِ معلیٰ سے افضل ہے۔ اُس مقام پر آپ کو حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تا قیامت رفاقت نصیب رہے گی۔

یہاں عظمت صدیقی کا ایک لطیف نکتہ سمجھ لیں کہ انسان نے جس جگہ پر دفن ہونا ہوتا ہے۔ اُسی جگہ کی مٹی کے ساتھ انسان کے بدن کا خمیر تیار کیا جاتا ہے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلو میں دفن ہیں۔ جس سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ اللہ رب العزت نے جس جگہ کی مٹی کے ساتھ اپنے حبیبِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیکرِ بشری اور آپ کے بدن مبارک کی تشکیل فرمائی اُسی مٹی کے ساتھ اللہ رب العزت نے آپ کے یارِ غار کے بدن کی بھی تشکیل فرمائی اور احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن مبارک کو عام مٹی سے نہیں بلکہ جنت کی مٹی سے پیدا فرمایا۔ چنانچہ یہ حدیث بہت مشہور ہے:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "ما بین بیتی و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ و منبری علی حوضی"

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(صحیح بخاری: کتاب فضائل الصلوٰۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ: باب فضل ما بین القبر والمنبر رقم الحدیث 1196-1195 دارالکتاب العربی بیروت..... صحیح مسلم: کتاب الحج باب ما بین القبر والمنبر روضۃ من ریاض الجنۃ، رقم الحدیث 3368 تا 3370 دارالکتاب العربی، بیروت..... سنن الترمذی: کتاب المناقب، باب: فی فضل المدینۃ، رقم الحدیث 3915-3916 دارالمعرفہ بیروت..... سنن کبریٰ 4290، مسند البزار، 1195..... المعجم الاوسط، 98..... مشکل الآثار، 2873..... مسند احمد، 7424)

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"کہ میرے گھر سے میرے منبر تک کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔"

امام نیشاپوری "شرف المصطفیٰ" میں نقل فرماتے ہیں کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن مبارک کو پیدا کرنا چاہا، تو اس مقام پر جہاں آج کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر انور ہے وہاں ایک جنت کا باغ منتقل کرنے کا حکم فرمایا اور پھر اس جنت کی مٹی کے ساتھ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن مبارک کو ترکیب دیا۔ اور جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی اُس ریاض الجنۃ والی مٹی سے بنائے گئے ہیں تو معلوم ہوا کہ حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے بدن بھی اللہ رب العزت نے جنت کی مٹی سے بنائے ہیں۔

❀❀❀❀

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

وقت حشر رفاقت پر دلیل

قیامت تک سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قربت میں اور آپ کے پہلو میں رہیں گے اور قیامت کے دن اس شان کے ساتھ اٹھیں گے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ، حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک میں ہوگا۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

''عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج ذات یوم و دخل المسجد و ابوبکر و عمر، احدھما عن یمینہٖ ولاٰخر عن شمالہ وھو اٰخذ بایدیھما، و قال ''ھکذا نبعث یوم القیامۃ''

(سنن الترمذی، کتاب المناقب باب فی مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما رقم الحدیث 3669 دارالمعرفہ بیروت..... سنن ابن ماجہ، فی المقدمۃ باب فی فضائل اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث 99 دارالسلام ریاض..... المستدرک رقم الحدیث 7746..... فضائل الصحابۃ رقم، 221..... الریاض النضرۃ جلد1 صفحہ331..... تاریخ بغداد، 2228)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے اس دوران حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ایک آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دائیں جانب تھے اور دوسرے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

بائیں جانب اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم قیامت کے روز اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔"

ایک دوسری حدیث میں ہے:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم: "اول من تنشق عنه الارض انا، ثم ابوبکر، ثم عمر، ثم اتی اهل البقیع، فتنشق عنهم فابعث معهم۔

(المستدرك، رقم الحديث 4429-28، 5..... فضائل الصحابة رقم 507)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سب سے پہلے جس سے زمین پھٹے گی وہ میں ہوں پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ سے، پھر عمر رضی اللہ عنہ سے، پھر میں اہلِ بقیع کے پاس آؤں گا تو اُن سے زمین شق (پھٹے) ہوگی پھر میں اُن سب کے درمیان اُٹھایا جاؤں گا۔"

قارئین! آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ قیامت کے دن جب لوگ اپنی قبروں سے اٹھتے ہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ، حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک میں دیکھیں گے تو عظمت صدیق کا کیسا نقش اُن کے قلوب میں مرتسم ہوگا؟

❀❀❀❀

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حوضِ کوثر پر معیت

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر رضی اللہ عنہ: انت صاحبی علی الحوض و صاحبی فی الغار۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث 3670، دارالمعرفہ بیروت..... الریاض النضرۃ جلد2 صفحہ72..... تھذیب الاسمآء للنووی جلد 2 صفحہ478)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر سے ارشاد فرمایا: ''آپ حوضِ (کوثر) پر میرے ساتھی ہیں اور غار (ثور) میں بھی میرے ساتھی ہیں۔''

یعنی اُس غار والی رفاقت اور قربانی کا صلہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت کے دن یہ مرحمت فرمائیں گے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حوضِ کوثر پر اپنے ساتھ رکھیں گے۔ اس فرمانِ مقدس کو چشم عبرت سے پڑھیں وہ لوگ جن کے سینے بغض صدیق رضی اللہ عنہ سے پھٹنے کو ہیں اور جو دن رات آپ پر تبرا اور لعن وطعن کرتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا، سورج سوا نیزے پر ہوگا لوگ پسینے میں شرابور ہوں گے۔ پچاس ہزار سال کا دن ہوگا، زبانیں کانٹے کی طرح پیاس سے سوکھ کر باہر آ جائیں گی۔ اُس وقت ہر کوئی ٹھنڈے پانی کا متلاشی ہوگا۔ تو پانی ملنے کی ایک ہی جا ہوگی اور وہ حوضِ کوثر ہے اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اُس حوض

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

پر اپنے یارِ غار کو اپنے ساتھ رکھیں گے۔ تو کیا ایسے بدنہاد لوگ یہ امید کر سکتے ہیں کہ حضرت صدیق کے بغض کے ساتھ حوضِ کوثر پر وارد ہوں اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اپنے حوض کا پانی پلا دیں۔

حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی

❀❀❀❀

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جنت میں شانِ صدیق اکبر و معیت مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہا اپنے محبوب صحابی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت دی۔ اور واضح فرمایا کہ جب آپ جنت میں داخل ہوں گے تو ایک نرالی شان اور انفرادی حیثیت سے داخل ہوں گے۔ قدسیانِ فلک آپ کے استقبال کو حاضر ہوں گے ہر طرف سے ''مرحبا یا صدیق'' کے نعرے بلند ہو رہے ہوں گے اللہ جل مجدہٗ کے خاص الطاف و اکرام کا آپ پر نزول ہوگا اور جنت الفردوس میں آپ کو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائمی، ابدی، باقی اور غیر فانی رفاقت، معیت اور قربت نصیب ہوگی۔ اس دعویٰ پر چند دلائل ملاحظہ فرمائیں:

1- ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک دن حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دربانی کے فرائض انجام دیئے اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام بئر اریس میں تشریف فرما تھے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حاضر خدمت ہونے کے لیے دروازے پر دستک دی۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا ابوبکر! میں نے کہا ٹھہریں پھر میں بارگاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ابوبکر ہیں حاضر خدمت ہونے کی اجازت چاہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ائذن له وبشره بالجنة۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ترجمہ: ''انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی خوشخبری سناؤ۔''

میں نے آگے بڑھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ اندر آ جایئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب بیٹھ گئے۔

(صحیح بخاری، کتاب المناقب: رقم الحدیث 3674، دارالکتاب العربی..... صحیح بخاری، اطراف الحدیث 3693, 3695, 6216, 7098, 7262..... صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 6162-6163، دارالکتاب العربی بیروت..... سنن الترمذی، کتاب المناقب باب فی مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 3710 دارالمعرفه بیروت..... السنن الکبریٰ، رقم الحدیث 8131..... المعجم الاوسط: 2095)

2- عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم ''من اصبح منکم الیوم صائما؟ قال ابوبکر: انا قال: ''فمن تبع منکم الیوم جنازة؟'' قال ابوبکر: انا قال: ''فمن اطعم منکم الیوم مسکینا؟'' قال ابوبکر: انا قال: ''فمن عاد منکم الیوم مریضا؟ قال ابوبکر: انا فقال رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم ''ما اجتمعن فی امرء اِلا دخل الجنة''

(صحیح مسلم، کتاب الزکوٰة، باب فضل من ضم الی الصدقة غیرها من اعمال البر، رقم الحدیث 2374..... السنن الکبریٰ، رقم الحدیث 8107..... شعب الایمان 9199..... فضائل الصحابة للنسائی، رقم الحدیث 6، الریاض النضرة جلد2 صفحه92)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آج کے دن تم سے کون روزہ دار ہے؟ ابوبکر

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج کے دن تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا ہے؟ حضرت ابوبکر نے عرض کی: میں۔ پھر آپ نے فرمایا: ''آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟'' حضرت ابوبکر نے عرض کی: ''مَیں نے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی عیادت (تیمارداری) کی؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ''مَیں نے۔'' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس میں یہ باتیں جمع ہوں وہ ضرور جنت میں جائے گا۔''

3- عن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم: ''ابوبکر فی الجنة، و عمر فی الجنة و عثمان فی الجنة و علی فی الجنة و طلحة فی الجنة والزبیر فی الجنة و عبدالرحمٰن بن عوف فی الجنة، و سعد فی الجنة و سعید فی الجنة و ابوعبیدة بن الجراح فی الجنة۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 3747 دارالمعرفه بیروت..... سنن ابن ماجه، المقدمة باب: فضائل العشرة رقم الحدیث 133 دارالسلام ریاض، سنن ابی داؤد، کتاب السنة، باب فی الخلفاء، رقم الحدیث 4649..... السنن الکبریٰ رقم 8194..... مسند احمد رقم الحدیث 1675..... صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 7002..... مسند ابویعلٰی، رقم الحدیج 835..... المستدرك، رقم الحدیث 5858..... مسند الطیالسی، رقم 236..... مصنف ابن ابی شیبه، رقم 31953..... المعجم

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

الاوسط رقم 4374)

ترجمہ: ''حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ابوبکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، عثمان جنتی ہے، علی جنتی ہے، طلحہ جنتی ہے، زبیر جنتی ہے، عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہے، سعد جنتی ہے، سعید جنتی ہے اور عبیدہ بن الجراح جنتی ہے۔''

4- عن عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال: کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ''یطلع علیکم رجل من اھل الجنۃ، فاطلع ابوبکر فسلم ثم جلس۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 3694 دارالمعرفہ بیروت المستدرک، رقم الحدیث 4443، المعجم الکبیر رقم الحدیث 10143 مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 1 الریاض النضرۃ جلد 1 صفحہ 329)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اہل جنت میں سے ایک شخص تم پر ظاہر ہوگا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے، آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔''

5- عن جابر بن عبداللّٰہ رضی اللہ عنہ قال مشیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذبحت لہ شاۃ فقال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ''لیدخل رجل من اھل الجنۃ فدخل ابوبکر رضی اللہ عنہ''

(مسند احمد، رقم الحدیث 14201، 14990، مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

31952..... المستدرك، رقم الحديث 4661..... المعجم الاوسط رقم الحديث 7897..... المسند للطيالسي، رقم الحديث 1674)

ترجمہ: ''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک صحابیہ کے گھر گئے اُس نے ہمارے لیے بکری ذبح کی۔ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: (ابھی یہاں) اہلِ جنت میں سے ایک شخص داخل ہوگا، پس تھوڑی دیر بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔''

6- عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: ''اتانی جبرائيل عليه الصلوٰة والسلام فاخذ بيدی فارانی باب الجنة الذی تدخل منه امتی، فقال ابوبكر: يا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم! وددت انی كنت معك حتٰی انظر اليه، فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ''اما انك يا ابابكر! اول من يدخل الجنة من امتی''

(سنن ابوداؤد، كتاب السنة، باب فی الخلفاء، رقم الحديث 4652 دارالسلام رياض..... المعجم الاوسط، رقم الحديث 2594..... المستدرك، رقم الحديث 4444..... تاريخ بغداد جلد5 صفحه434)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جبرائیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا، پھر مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت داخل ہوگی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے پسند ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ میں بھی جنت کا وہ دروازہ دیکھتا، تو

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یقیناً اے ابوبکر تم میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گے۔"

7- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت میں سب سے پہلے جس کو اُس کے دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال ملے گا وہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہیں اور اُس کی شعاع، سورج کی شعاع کی طرح ہوگی پس عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوبکر کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا:

زفته الملائكة اِلی الجنان۔

(رواہ خطیب فی تاریخہ، جلد 1 صفحہ 202، التذکرۃ)

ترجمہ: "ابوبکر کو تو ملائکہ بہت پہلے جنت کی طرف لے جا چکے ہوں گے۔"

(آپ کی اولیت کی طرف اشارہ ہے)

8- عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم يقول: "من انفق زوجين من شيء من الاشياء فی سبيل اللّٰه دعی من ابواب يعنی الجنة يا عبداللّٰه هٰذا خير، فمن كان من اهل الصلٰوة دعی من باب الصلٰوة، ومن كان من اهل الجهاد دعی من باب الجهاد و من كان من اهل الصدقة دعی من باب الصدقة، ومن كان من اهل الصيام دعی من باب الصيام و باب الريان۔ فقال ابوبكر: ما علٰی هذا الذی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

يدعٰى من تلك الابواب من ضرورة، و قال: هل يدعى منها كلها احد يا رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم۔ قال: ''نعم و ارجوان تكون منهم يا ابابكر''

(صحيح بخاری كتاب الصوم، باب الريان للصائمين، رقم الحديث 1898 دارالكتاب العربی بيروت..... صحيح بخاری، اطراف الحديث 2841, 3216, 3666..... صحيح مسلم كتاب الزكٰوة، باب: فضل من ضم إلى الصدقة غيرها من اعمال البر، رقم الحديث 2371-2373، دارالكتاب العربی بيروت..... سنن الترمذی، كتاب المناقب باب فی مناقب ابی بكر و عمر رضی اللہ عنہما، رقم الحديث 3674 دارالمعرفه..... سنن النسائی، كتاب الزكٰوة، باب وجوب الزكٰوة، رقم الحديث 2438 دارالسلام رياض..... مصنف عبدالرزاق 20052..... صحيح ابن خزيمه 2480..... صحيح ابن حبان، 3419..... شرح السنة، 1635..... سنن بيهقی، جلد 9 صفحه 171..... مسند احمد، 7633)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ عزوجل کی راہ میں ایک جوڑا خرچ کرے گا اُس کو جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا۔ اے اللہ کے بندے! یہ خیر ہے۔ پس جو شخص نمازیوں میں سے ہوگا اُس کو باب الصلوٰۃ سے بلایا جائے گا جو شخص مجاہدوں میں سے ہوگا اُس کو باب الجہاد سے بلایا جائے گا اور جو شخص اہل صدقہ میں سے ہوگا اُس کو باب الصدقۃ سے بلایا جائے گا۔ تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ (آپ پر میرے ماں اور باپ فدا ہوں) اگر کسی کو ان دروازوں میں سے کسی ایک دروازہ سے بلایا جائے تو وہ بھی بہت اچھا ہے لیکن کیا کوئی ایسا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

بھی ہوگا جس کو تمام دروازوں سے بلایا جائے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں اور اے ابوبکر! مجھے امید ہے کہ ایسے تم ہوگے۔''

شارح صحیح بخاری و مسلم، مفسر قرآن حضرت علامہ غلام رسول سعیدی دامت برکاتہم العالیہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

''اس حدیث میں حضرت ابوبکر کے متعلق فرمایا کہ ان کو سب دروازوں سے بلایا جائے گا۔ اس کی توضیح اس طرح ہے کہ جس شخص نے نماز کے شعبہ میں سب سے زیادہ نمازیں پڑھیں ہوں گی، تو اس شعبہ میں اس کی اول پوزیشن ہوگی۔ اُس کو باب الصلوٰۃ سے بلایا جائے گا اور جس نے صدقہ کے شعبہ میں اول پوزیشن حاصل کی ہوگی اُس کو باب الصدقۃ سے بلایا جائے گا اور جس نے روزہ کے شعبہ میں اول پوزیشن حاصل کی ہوگی اُس کو باب الریان سے بلایا جائے گا اور تنہا حضرت ابوبکر ایسے ہوں گے جنہوں نے عبادت کے تمام شعبوں میں اول پوزیشن حاصل کی ہوگی۔ اس لیے اُن کو جنت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا۔''

(نعمۃ الباری شرح صحیح بخاری جلد4 صفحہ376 فرید بک سٹال، لاھور)

9- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں ایک ایسا شخص داخل ہوگا، جس سے ہر گھر والے اور ہر بالاخانے والے کہیں گے: مرحبا، مرحبا، ہمارے پاس آئیں، ہمارے پاس آئیں۔ حضرت ابوبکر

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! وہ شخص کتنا کامیاب اور سرخ رو ہوگا۔ آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں اے ابوبکر! وہ تم ہوگے۔''

(صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 6867..... المعجم الکبیر، رقم الحدیث 11166..... المعجم الاوسط رقم الحدیث 485)

10- عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ، قال ابوبکر و عمر سیدا کھول اھل الجنة من الاولین والأخرین، ما خلا النبیین والمرسلین، لا تخبرھما یا علی۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما رقم الحدیث 3666، دارالمعرفہ بیروت..... سنن ابن ماجہ، فی المقدمة باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ، رقم الحدیث 95، دارالمعرفہ بیروت..... مسند احمد، رقم الحدیث 602، مصنف ابن ابی شیبہ 31941..... مسند ابویعلی 533..... مسند البزار 831..... المعجم الاوسط رقم الحدیث 1348..... سیر اعلام النبلاء، جلد15 صفحہ343)

ترجمہ: ''حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) انبیاء و مرسلین کے علاوہ اولین و آخرین میں تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہیں۔ اے علی رضی اللہ عنہ! ان دونوں کو خبر نہ دینا۔''

11- عن ابی سعید قال: قال رسول اللہ ﷺ ''ان اھل الدرجات العلٰی لیراھم من تحتھم، کما ترون النجم الطالع فی افق السمآء، و ان ابابکر و عمر منھم و انعما۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 3658، دارالمعرفہ بیروت..... سنن ابن ماجہ، المقدمة، رقم الحدیث 96 دارالسلام، ریاض.....

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

مسند ابویعلی، رقم الحدیث 1178-1299 ... مصنف ابن ابی شیبہ 31925 ... المعجم الاوسط 3427..... مسند الحمیدی 755)

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اعلیٰ اور بلند درجات والوں کو نچلے درجات والے ایسے دیکھیں گے جیسے تم آسمان کے افق پر طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو اور بے شک ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اُن (بلند درجات والوں) میں سے ہیں اور نہایت اچھے ہیں۔''

12- عن جابر بن عبداللّٰہ رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم: ''یا ابابکر! اعطاك اللّٰہ الرضوان الاکبر'' فقال له بعض القوم ''وما الرضوان الاکبر یا رسول اللّٰہ! قال یتجلی اللّٰہ لعبادہٖ فی الأخرة عامة و یتجلی لا بکر خاصة۔''

(المستدرك، رقم الحدیث 4463..... حلیة الاولیاء جلد5 صفحه12..... الریاض النضرة جلد2 صفحه76..... تاریخ بغداد جلد12 صفحه19..... تاریخ دمشق جلد 30 صفحه161)

ترجمہ: ''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! اللہ رب العزت نے تمہیں رضوان اکبر عطا فرمائی ہے، لوگوں میں سے کسی نے بارگاہ نبوت میں عرض کی۔ ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! رضوان اکبر کیا ہے۔'' آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''اللہ رب العزت'' آخرت میں اپنے بندوں کے لیے عمومی تجلی فرمائے گا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

لیے خصوصی تجلی فرمائے گا۔"

13- نیز اس سے قبل آپ نے غار والی حدیث میں حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ دعائیہ کلمات پڑھے:

رفع رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ و قال اللھم اجعل ابابکر معی فی درجتی یوم القیامۃ، فاوحی اللّٰہ عزوجل الیہ ان اللّٰہ تعالٰی قد استجاب لك۔

(حلیۃ الاولیاء جلد1 صفحہ33..... صفۃ الصفوۃ جلد1 صفحہ240..... الریاض النضرۃ جلد1 صفحہ451..... دلائل النبوۃ للبیھقی جلد2 صفحہ477..... سیرت ابن ھشام جلد2 صفحہ99..... البدایۃ والنھایۃ جلد2 صفحہ563..... الدرالمنثور جلد4 صفحہ198..... مختصر تاریخ دمشق جلد13 صفحہ55..... سبل الھدیٰ والرشاد جلد3 صفحہ240)

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک اٹھائے اور دعا کی: "اے اللہ! ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں رکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی کہ اُس نے آپ کی دعا کو قبول فرمالیا ہے۔"

قارئین! آپ نے دیکھا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کس شان کے ساتھ جنت میں جائیں۔ ہر دروازے پر آپ کے استقبال کے لیے ملائکہ کھڑے ہوں گے۔ ہر جہت سے آپ کو "مرحبا" کہا جائے گا۔ سب لوگ حساب و کتاب میں ہوں اور آپ جمیع امم سے پہلے خصوصی اکرام و اعزاز کے ساتھ جنت میں پہنچا دیئے جائیں گے اللہ رب العزت آپ کے لیے تجلی خاص فرمائے گا اور ابدالآباد تک حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصی درجہ میں کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کی دائمی رفاقت کا شرف آپ کو نصیب ہوگا۔

یہاں تک آپ پر یہ بات واضح ہوگئی کہ جمیع صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہ واحد خوش نصیب شخصیت اور صحابی ہیں کہ جنہیں سب سے زیادہ کریم آقا رضوان اللہ علیہم اجمعین کی رفاقت و معیت کا فیض نصیب ہوا۔ جن کو حضور اقدس رضوان اللہ علیہم اجمعین کی معیت میں فنائیت تامہ کاملہ نصیب تھی۔ باقی تمام صحابہ کی صحبت و معیت ایک مخصوص و محدود دائرے تک ہے لیکن سیدنا صدیق اکبر رضوان اللہ علیہم اجمعین کی صحبت و معیت حدود کے تعین سے نا آشنا ہے۔ قرآن مجید فرقانِ حمید نے اسی صحبت خاص و معیت تامہ کی وجہ سے آپ کا ذکر وصف صحابیت اور صاحب معیت ہونے کے ساتھ کیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ ربانی ہے:

ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔ (التوبة: 40)

ترجمہ: ”دو میں سے دوسرا، جب وہ دونوں غار میں تھے جب وہ اپنے صحابی سے فرما رہے تھے تو غم نہ کر بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔“

نیز ارشادِ ربانی ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط وَالَّذِیْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ج وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ج كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا۔ (الفتح: 29)

ترجمہ: ''محمد اللہ کے رسول ہیں، اور جو اُن کی معیت کے حامل ہیں، کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل و رضا چاہتے اُن کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے، یہ اُن کی صفت توریت میں ہے اور اُن کی صفت انجیل میں جیسے ایک کھیتی اُس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اُسے طاقت دی۔ پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے تا کہ اُن سے کافروں کے دل جلیں۔ اللہ نے وعدہ فرمایا اُن سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں بخشش اور بڑے ثواب کا۔''

بعض علماء نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرمایا کہ

''والذین معه'' سے مراد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔

''اشدآء علی الکفار'' سے مراد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

''رحمآء بینهم'' سے مراد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔

''رکعا سجدا'' سے مراد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

❀❀❀❀

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر سے اقتران

ابھی آپ نے پڑھا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو جسمانی اور روحانی طور پر سب سے زیادہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت اور رفاقت حاصل تھی۔ اب یہ بھی سمجھ لیں کہ بکثرت احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بالعموم اپنے نام کے ساتھ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اسمِ گرامی کو ذکر کرتے تھے۔ اور واقعتاً اقتضائے محبت بھی یہی ہے کہ "مَنْ احب شیئا اکثر ذکرہٗ" جو جس کے ساتھ محبت کرتا ہے اُس کا ذکر بکثرت کرتا ہے اور آپ نے حدیث میں پڑھا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سب سے زیادہ محبوب صحابی ہیں اسی وجہ سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام بکثرت مجالس میں اپنے نام کے ساتھ آپ کا نام ذکر کرتے اور یہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آپ سے محبت کی بہت بڑی دلیل ہے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ، حضرت صدیق اکبر کے ساتھ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اندازہائے محبت کو باقاعدہ ایک باب میں ذکر کریں گے سردست یہاں حضرت صدیق کے ذکر کا، حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر کے ساتھ مقترن ہونے پر چند دلائل ملاحظہ کریں۔

1- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا جنازہ تخت پر رکھا گیا تو لوگ اُن کے گرد جمع ہو گئے، وہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ان کے حق میں دعا کرتے، تحسین آمیز کلمات کہتے اور جنازہ اٹھانے جانے سے بھی پہلے ان پر صلوٰۃ پڑھ رہے تھے، میں بھی اُن لوگوں میں شامل تھا۔ اچانک ایک شخص نے پیچھے سے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا، میں نے گھبرا کر مڑ کے دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے رحمت کی اور فرمایا (اے عمر رضی اللہ عنہ!) آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا جس کے کئے ہوئے اعمال کے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند ہو۔

"و ایم اللّٰہ، ان کنتُ لاظن ان یجعلك اللّٰہ مع صاحبیك و ذاك انی اکثر اسمع رسول اللّٰہ ﷺ یقول جئت انا و ابوبکر و عمر، و دخلت انا و ابوبکر و عمر خرجت انا و ابوبکر و عمر، فان کنت لارجو ان یجعلك اللّٰہ معھما و فی روایۃ۔ کنت و ابوبکر و عمر، و فعلت و ابوبکر و عمر، و انطلقت و ابوبکر و عمر۔

(صحیح بخاری، کتاب المناقب باب مناقب عمر رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 3677-3685 دارالکتاب العربی بیروت..... صحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابۃ باب: من فضائل عمر رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 6187-6188، دارالکتاب العربی بیروت..... سنن ابن ماجہ المقدمۃ باب فضائل اصحاب رسول اللّٰہ ﷺ رقم الحدیث 98 دارالسلام ریاض..... مسند احمد، رقم الحدیث 898..... المستدرك رقم الحدیث 4427)

ترجمہ: "خدا (عزوجل) کی قسم! مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا درجہ آپ کے دونوں رفیقوں (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے ساتھ کر دے گا، کیونکہ میں حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہ کثرت یہ سنتا تھا، ''میں اور ابوبکر وعمر آئے، میں اور ابوبکر وعمر داخل ہوئے، میں اور ابوبکر وعمر نکلے'' اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو (اسی طرح) آپ کے دونوں رفیقوں کے ساتھ رکھے گا۔''

اور ایک روایت کے لفظ ہیں:

''مَیں اور ابوبکر وعمر ہیں، میں نے اور ابوبکر وعمر نے کام کیا، مَیں اور ابوبکر وعمر چلے۔''

یہ روایت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اگرچہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں مروی ہے، لیکن اسی سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا تعلق بالرسول صلی اللہ علیہ وسلم بطریق اولیٰ ثابت ہوا، کیونکہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام حضرت صدیق اکبر کے نام کے بعد لیا اور اپنے ساتھ فقط حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ذکر کو مقترن رکھا۔

2- عن اسد بن زرارة رضی اللہ عنہ قال: رایت رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس فالتفت التفافة فلم یر ابوبکر، فقال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ابوبکر، ابوبکر۔ ان روح القدس جبریل علیہ السلام اخبرنی انفا ان خیر امتك بعدك ابوبکر الصدیق۔

(المعجم الاوسط للطبرانی جلد6 صفحہ292، رقم الحدیث 6448)

ترجمہ: ''حضرت اسد بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ فرمائی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نظر نہ آئے تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پکارا: ابوبکر! ابوبکر! روح القدس جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے خبر دی ہے کہ میری امت میں سے میرے بعد سب سے بہتر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔"

3- عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال بينما رجل راكب علٰى بقرة التفتت اليه، فقالت لم اخلق لهٰذا، خُلِقتُ للحراثة قال امنت بهٖ انا و ابوبكر و عمر، و اخذ الذئبُ شاة فتبعها الراعی، فقال الذئب من لها يوم السبع يوم لا راعی لها غيری؟ قال امنتُ بهٖ انا و ابوبكر و عمر قال ابو سلمة وما هما يومئذ فی القوم۔

(صحيح بخاری كتاب المزارعة: باب استعمال البقر للحراثة، رقم الحديث 2324 دارالكتاب العربی بيروت..... صحيح بخاری، اطراف الحديث 3471-3663-3690..... صحيح مسلم كتاب: فضائل الصحابة، باب من فضائل ابی بكر الصديق رضی اللہ عنہ، رقم الحديث 6136 دارالكتاب العربی..... سنن الترمذی، كتاب المناقب، باب فی مناقب ابی بكر و عمر رضی الله عنهما، رقم الحديث 3677-3695 دارالمعرفه بيروت..... مسند الحميدی 1054..... شرح السنة، 3889..... سنن كبریٰ، 8111..... صحيح ابنِ حبان، 6485..... الادب المفرد، 902..... مسند احمد 7351 جلد12 صفحه305)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جس وقت ایک شخص گائے کے اوپر سوار تھا تو اُس نے مڑ کر اُس سوار سے کہا: میں اس لیے نہیں پیدا کی گئی ہوں میں تو

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

صرف ہل چلانے کے لیے پیدا کی گئی ہوں۔ آپ نے فرمایا: اس پر میں ایمان لایا اور ابوبکر و عمر۔ (نیز فرمایا) ایک بھیڑیے نے ایک بکری کو پکڑ لیا تو چرواہے نے اُس کا پیچھا کیا، تب بھیڑیے نے کہا: درندوں کے دن اس بکری کا کون محافظ ہوگا، جس دن اس بکری کا میرے سوا کوئی محافظ نہیں ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''اس پر میں ایمان لایا اور ابوبکر و عمر۔'' حضرت ابوسلمہ نے فرمایا: ''اس دن وہ دونوں صحابہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں نہیں تھے۔''

اس حدیث سے جہاں یہ بات معلوم ہوئی کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ساتھ، حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ناموں کو مقترن رکھا۔ وہاں یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ان دونوں ساتھیوں کے ایمان و ایقان پر اس قدر کامل یقین و رسوخ تھا کہ باوجودیکہ وہ مجلس میں نہیں تھے لیکن آپ نے ظاہر فرما دیا کہ اگر وہ دونوں میری اس بات کو سنیں تو یقیناً وہ ایمان لائیں گے۔

4- ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو انگوٹھی دی کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھوالاؤ۔ انگوٹھی پر محض اللہ کا نام ہو رسول کا نام نہ ہو عقل محض نے یہ مان لیا، مگر حضرت ابوبکر کا مزاج عشق نہ مانا چنانچہ آپ اللہ رب العزت کے نام کے ساتھ اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام بھی لکھوا کر لائے۔ جب انگوٹھی حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچی تو اُس پر اللہ (عزوجل) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ابوبکر (رضی اللہ عنہ) لکھا ہوا تھا۔ پوچھا: تمہیں تو صرف اللہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

لکھانے کے لیے کہا تھا؟ حضرت ابوبکر نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا نام تو میں نے لکھایا ہے۔ کیونکہ مجھے پسند نہ آیا کہ میں اللہ (عزوجل) کے نام سے آپ کا نام جدا کر دوں۔ اپنا نام میں نے نہیں لکھوایا۔ سیدنا جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر عرض کی کہ اللہ جل مجدہٗ فرماتا ہے ابوبکر کا نام ہم نے لکھایا ہے، ابوبکر کو ہمارے نام سے آپ کے نام کی جدائی پسند نہیں اور ہمیں آپ کے نام سے ابوبکر کے نام کا فراق ناپسند ہے۔" (التفسیر الکبیر جلد1 صفحہ87 دار الفکر البیروت)

❀❀❀❀

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفات کے مظہرِ کامل

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفات کے مظہر کامل تھے، اس ضمن میں اگرچہ ہجرت اور صلح حدیبیہ کے حوالے سے دو واقعات گزر چکے ہیں۔ لیکن ایک حوالہ مزید یہاں بھی ملاحظہ فرمائیں:

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں کہ جب حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی نازل ہوئی تو بارِ نبوت سے آپ کے قلب اطہر میں طبعی اضطراب لاحق ہوا تو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے کہا:

واللّٰہ ما یخزیك اللّٰہ ابدا انك لتصل الرحم و تحمل الکل و تکسب المعدوم و تقری الضیف و تعین علٰی نوائب الحق۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الوحی باب کیف کان بدء الوحی إلی رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث 3 دار الکتاب العربی، بیروت)

ترجمہ: ''خدا (عزوجل) کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو ہرگز شرمندہ نہ کرے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

گا۔ کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ کمزور دل کا بوجھ اُٹھاتے ہیں۔ ناداروں کی مدد کرتے ہیں۔ مہمان نواز ہیں اور مصیبت زدہ لوگوں کے کام آتے ہیں۔"

اور ایک موقع پر جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کفار کی سختیوں سے تنگ آ کر مکہ چھوڑنے لگے اور عزمِ ہجرت سے روانہ ہونے لگے تو ابنِ دغنہ نے آپ کا راستہ روک لیا اور کہنے لگا:

ان مثلك لا يخرج ولا يخرج فانك تكسب المعدوم و تصل الرحم و تحمل الكل و تقرى الضيف و تعين علٰى نوائب الحق۔

(صحیح بخاری، کتاب الکفالۃ، باب جوار ابی بکر فی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 2297 دارالکتاب العربی، بیروت)

ترجمہ: "آپ جیسے شخص کو یہاں سے نہ جانا چاہیے نہ ہم اُسے جانے دیں گے، کیونکہ آپ ناداروں کی مدد کرتے ہیں، صلہ رحمی کرتے ہیں، کمزوروں کا بوجھ اُٹھاتے ہیں، مہمان نواز ہیں اور مصیبت زدہ لوگوں کے کام آتے ہیں۔"

غور فرمائیں! حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی جن پانچ صفات کا ذکر کیا تھا، ابن دغنہ نے حضرت ابوبکر کی بھی وہی پانچ صفات بیان کی ہیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ دیکھنے والوں کو حضرت ابوبکر کی شخصیت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت دکھائی دیتی تھی۔ تبھی تو وہ دونوں کی صفات کا بیان متن واحد کے ساتھ کیا کرتے تھے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جب محبت درجہ کمال پر ہو تو

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

طبیعت، طبعت میں اور مزاج، مزاج میں ڈھل جاتا ہے۔ حضرت ابوبکر کی شخصیت میں اپنا کچھ نہیں رہا تھا۔ رنگ روپ جمال کمال سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شخصیت ایک آئینہ تھی، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا عکس نظر آتا تھا، حضرت ابوبکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیتوں میں کس قدر قوی ارتباط تھا یہ کچھ وہی لوگ جان سکتے ہیں جو انہیں دیکھنے والے تھے۔

❀❀❀❀

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

امت کے سب سے بڑے متقی

اللہ رب العزت نے قرآن مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرمایا:

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى۔ الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزٰٓى۔ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى۔ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى۔ (پارہ نمبر 30 اللیل 21-17)

ترجمہ: ''اور عنقریب دوزخ سے سب سے زیادہ ڈرنے والے کو بہت دور رکھا جائے گا۔ جو اپنا مال اپنے باطن کو پاک کرنے کے لیے دیتا ہے۔ اور اُس پر کسی کا کوئی (دنیاوی) احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے۔ مگر اس کا مال دینا صرف رب اعلیٰ کی رضا جوئی کے لیے ہے۔ اور عنقریب اس کا رب ضرور راضی ہوگا۔''

اہل سنت کے جمیع مفسرین اور اصحاب سیر و تاریخ کا اس پر اجماع و اتفاق ہے کہ یہ آیت حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔ ملاحظہ فرمائیں:

''تفسیر امام ابن ابی حاتم جلد10 صفحہ3441، مکتبہ نزار مصطفٰی مکہ مکرمہ..... جامع البیان جز 30 صفحہ280، دارالفکر بیروت..... مجمع الزوائد

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جلد 7 صفحہ 138..... مسند البزار رقم الحدیث 2209..... السیرۃ النبوۃ جلد 1 صفحہ 354-355 دار احیاء التراث العربی بیروت..... معالم التنزیل جلد 5 صفحہ 264، دار احیاء التراث العربی بیروت..... التفسیر الکبیر جلد 11 صفحہ 188 دارالفکر بیروت۔"

شانِ نزول

اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے جیسا کہ آپ نے پڑھا کہ مکی زندگی میں کفار نے مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر رکھا تھا۔ ہر ممکن طریقہ سے جو اذیت اُن سے بن پڑتی وہ مسلمانوں کو پہنچاتے۔ اُن ستم رسیدہ اور مظلوم مسلمانوں میں سرفہرست حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ تھے جنہوں نے دین پر استقامت اور صبر واستقلال کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس قدر تکلیفیں برداشت کیں کہ جن کے تصور سے ہی انسان لرزہ خیز ہو جاتا ہے۔ آپ کا آقا امیہ بن خلف ایک ظالم، خونخوار، وحشی اور اسلام دشمن آدمی تھا جب آپ نے قبولیت اسلام کا اعلان فرمایا۔ تو اس نے آپ کو دین اسلام سے برگشتہ کرنے کے لیے آوارہ لڑکوں کے حوالے کیا۔ جب دھوپ خوب گرم ہو جاتی تو آپ کو مکہ کی پتھریلی زمین پر لٹا کر گھسیٹا جاتا۔ پھر آپ کے سینہ پر وزنی پتھر رکھا جاتا اور امیہ کہتا تم جب تک مرو گے نہیں میں تم کو یونہی عذاب دیتا رہوں گا ورنہ تم محمد کے رسول ہونے کا انکار کرو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس آزمائش کی حالت میں پکارتے اَحَدٌ اَحَدٌ (اللہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

واحد ہے، اللہ واحد ہے) نبی مکرم ﷺ ایک بار حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے قریب سے گزرے اس حال میں کہ انہیں سخت اذیت پہنچائی جا رہی تھی اور وہ زبان سے اَحَدٌ اَحَدٌ پکار رہے تھے۔ تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا:

سینجیك اَحَدٌ اَحَدٌ۔

''عنقریب اللہ واحد تمہیں نجات دے گا۔''

چنانچہ نبی مکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے عذاب کی کیفیت سے مطلع کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو خرید کر آزاد کرنے کی طرف ترغیب دی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی ذاتی جیب سے بڑی خطیر رقم (بعض روایات میں ہے کہ ایک رطل سونا) حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے آقا اُمیہ کو دے کر آپ کو خریدا اور خرید کر آزاد کر دیا۔ کفار مکہ کو جب معلوم ہوا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیسے معاملہ فہم تاجر، اور دانشور نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ جیسا حبشی غلام بڑی خطیر رقم میں خرید کر آزاد کیا ہے تو انہوں نے اعتراضات کی بارش شروع کر دی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خلوصِ قلب اور جانثاری کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ یقیناً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر بلال رضی اللہ عنہ کا کوئی سابقہ احسان تھا جس کا بدلہ دینے کے لیے آپ نے اتنی خطیر رقم خرچ کی ہے۔ اللہ رب العزت نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اخلاص، ایثار اور جانثاری کی تصدیق فرماتے ہوئے کفار مکہ کے اعتراضات کی تردید کی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان کا دفاع فرمایا اور قرآن مجید کی سورۃ اللیل کو نازل فرمایا۔

(التفسیر الکبیر جلد 11 صفحہ 192، دارالفکر البیروت ..... السیرۃ النبویہ جلد 1

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

صفحہ354 و عامہ کتب سیر و تواریخ)

عظمت صدیق کے چند نکات

آیت کریمہ اور اُس کے شان نزول میں غور کرنے سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی عظمت اور علو مرتبت کے چند نکات معلوم ہوئے۔

1- شان سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا دفاع کرنا اللہ رب العزت کی سنت ہے۔ کیونکہ کفار نے آپ کی آبروریزی کی اور آپ کے اخلاص پر اعتراض کیا تو اللہ رب العزت نے خود اپنا کلام نازل فرمایا۔ حضرت صدیق اکبر سے اُس اعتراض کو دور فرمایا اور یقیناً یہ آپ کی عظمت کی بہت بڑی دلیل ہے۔ یہاں یہ بھی سمجھ لیجئے کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت مبارک پر عمل کرنے سے زمانہ فتنہ میں سو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔ سو اگر کوئی بندہ خدا اس پر فتن دور میں جب کہ صریح حضرت صدیق اکبر پر بڑا سخت تبرا کیا جاتا ہے۔ آپ کی آبروریزی اور آپ پر لعن وطعن کیا جاتا ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی عزت و ناموس کا دفاع کرے اور دلائل کے ساتھ آپ کی عظمت کو بیان کرے تو اُسے اللہ رب العزت کی سنت پر عمل کرنے سے کتنا بڑا اجر وثواب کا ذخیرہ ملے گا۔

2- اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے حضرت صدیق اکبر پر وارد ہونے والے اعتراض کی تردید بعد میں فرمائی پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ کی شان کو بیان فرمایا۔ چنانچہ آیت کا آغاز اس جملے سے نہیں کیا ''وما

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

لاحد عندہ من نعمة تجزی'' بلکہ آیت کا آغاز آپ کی شانِ تقویٰ اور افضلیت کے بیان سے کیا۔ اس انداز تردید میں جو لطافت و معنویت کارفرما ہے اُس کا ادراک صرف صاحبانِ ذوق ومحبت ہی کر سکتے ہیں جیسا کہ اس سورۃ سے اگلی سورۃ ''والضحٰی'' میں اللہ رب العزت نے پہلے اپنے حبیبِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو بیان فرمایا اور بعد میں اِس اعتراض کی تردید کی کہ اللہ رب العزت نے آپ کو چھوڑ دیا ہے۔'' اور فرمایا: ''ما ودعك ربك وما قلٰی'' اسی طرح اللہ رب العزت نے کفار کے اعتراض کا جواب بعد میں دیا پہلے آپ کی عظمت کو بیان فرمایا۔ گویا کہ باری تعالیٰ کی طرف سے حضرت صدیق اکبر کے قلب کو تسلی دی گئی کہ اے صدیق! اگر کفار تمہاری ذات پر اعتراض کرتے ہیں تو تم اُن کی طرف نہ دیکھو تم میری طرف دیکھو کہ میں ساری کائنات وموجودات، اور تمام مخلوقات کا خالق، مالک اور رازق ہوں۔ ساری مخلوق کا مقصود و مطلوب و مذکور ہوں۔ تم مجھے دیکھو کہ مَیں تمہاری شان کو بیان فرما رہا ہوں۔ یہ انداز تردید دل سے غم و پریشانی کو دور کرنے میں ایک عجب تاثیر رکھتا ہے۔

3۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ذات پر اعتراض کرنا کفار و مشرکین کا طریقہ ہے۔ اور ''من تشبہ بقوم فھو منھم'' جو جس قوم کی مشابہت کرتا ہے وہ انہیں میں سے ہے۔ اس لیے فقہاء کے نزدیک جو حضرت صدیق اکبر پر سب وشتم کرے وہ کافر ہے۔

من سب الشیخین او طعن فیھما فقد کفر۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(البحر الرائق، جلد5 صفحہ128 غنیۃ المستملی صفحہ48 فتاویٰ عالمگیری جلد1 صفحہ264)

ترجمہ: ''جو شیخین یعنی حضرت صدیق و فاروق رضی اللہ عنہ پر سب و شتم کرے یا طعن کرے تو وہ کافر ہے۔''

لیکن بڑا تعجب ہے علمائے دیوبند کے بانی اسلام کے ثانی جن کی زبان سے حق بات کے سوا کچھ نہیں نکلتا یعنی رشید احمد گنگوہی اُس نے حضرت صدیق و فاروق پر اعتراض کرنے والے کی تکفیر تو کجا اس کے اہل سنت سے خارج ہونے کا انکار کر دیا۔ فیا للعجب۔ چنانچہ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے:

''جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس کبیرہ گناہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔'' (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 298)

نیز لکھا:

''بندہ بھی اُن کی (یعنی شیعہ) تکفیر نہیں کرتا۔'' (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 264)

لیکن حیرت و تعجب کی بات ہے کہ صحابہ کی تکفیر کرنے والا سنت جماعت سے بھی خارج نہیں اور کافر بھی نہیں لیکن اسماعیل دہلوی صاحب تقویۃ الایمان پر اعتراض کرنے والا اور اس کی تکفیر کرنے والا کافر ہے۔ چنانچہ:

''ایسے شخص کو مردود کہنا خود مردود ہونا ہے اور ایسے مقبول (اسماعیل دہلوی) کو کافر کہنا خود کافر ہونا ہے۔'' (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 193)

یعنی اسماعیل دہلوی کا مقام تمام صحابہ بلکہ حضرت صدیق سے بھی اونچا ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ سپاہ صحابہ کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

4- قرآن مجید کی نص قطعی سے معلوم ہوا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یقینی طور پر جہنم سے آزاد ہیں۔ اس پر مزید دلائل ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قَاتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَ قَاتَلُوْا ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۔ (الحدید 10 پارہ نمبر 27)

ترجمہ: ''تم میں برابر نہیں، وہ جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ مرتبہ میں اُن سے بڑے ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور جہاد کیا، اور اُن سب سے اللہ نے حُسنٰی کا وعدہ فرما دیا، اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔''

قرآن مجید نے صحابہ کرام کو مراتب کے اعتبار سے دو حصوں میں منقسم کیا۔ ایک وہ جو فتح مکہ سے پہلے خرچ کرنے والے اور جہاد کرنے والے ہیں اور دوسرے وہ جو فتح مکہ کے بعد خرچ کرنے اور جہاد کرنے والے ہیں۔ لازمی بات ہے کہ ان میں فرق مراتب ضروری ہے۔ لہٰذا فتح مکہ سے پہلے خرچ کرنے والوں کا مقام بہت اونچا ہے لیکن ان تمام سے اللہ رب العزت نے حسنٰی کا وعدہ فرمایا ہے، اور آپ پر دلائل کے ساتھ واضح ہو چکا ہے کہ حضرت صدیق اکبر فتح مکہ سے پہلے ایمان لانے والے، خرچ کرنے والے اور جہاد کرنے والوں میں شامل ہیں۔ لہٰذا قرآن کی نص قطعی سے ''حسنٰی'' کا وعدہ حضرت صدیق اکبر کو بطریق اولیٰ شامل ہے۔ اب پڑھیئے کہ جن سے اللہ نے حسنٰی کا وعدہ فرمایا ہے۔ اُن کا آخرت میں مقام کیا ہوگا؟ ارشادِ ربانی ہے:

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۙ لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَا ۚ وَهُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۚ لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَ تَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا یَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۔

(الانبیاء 101-103، پارہ نمبر 17)

ترجمہ: ''بیشک وہ لوگ جن کے لیے ہمارا ''حسنیٰ'' کا وعدہ ہو چکا۔ وہ جہنم سے بہت دور رکھے جائیں گے۔ وہ اُس کی ہلکی سی آواز بھی نہ سنیں گے اور وہ اپنی من مانتی خواہشوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ انہیں غم میں نہ ڈالے گی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ اور فرشتے اُن کی پیشوائی کو آئیں گے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔''

آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حسنیٰ کا وعدہ فرمایا ہے۔ انہیں جہنم سے بہت دور رکھا جائے گا اور بڑے اعزاز و اکرام کے ساتھ اُن کو جنت میں داخل کیا جائے گا اور یقیناً حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بھی یہی شان ہے۔ جس پر چند دلائل پہلے گزر چکے ہیں۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا، ان ابابکر دخل علٰی رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم، فقال: ''انت عتیق اللّٰہ من النار'' فیومئذ سمی عتیقا۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث 3679، دار المعرفہ بیروت..... جامع الاصول رقم الحدیث 6403)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ترجمہ: ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دوزخ سے اللہ کے عتیق (یعنی آزاد کردہ) ہو (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا) پس اُس دن سے حضرت ابوبکر کا نام عتیق پڑ گیا۔''

5- اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ''اتقٰی'' یعنی سب سے بڑا متقی قرار دیا۔ اگر اللہ رب العزت کسی کو فقط متقی ہی قرار دے تو یہ بھی اُس کی بہت بڑی فضیلت وعظمت کی دلیل ہے۔ کیونکہ حقیقی متقی اور قابلِ تحسین وتوصیف پرہیزگار تو وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ متقی قرار دے اور پھر وہ ہر اُس نعمت واحسان اور فضل وکرم کا مستحق ہے جس کا اللہ رب العزت نے قرآن مجید کے کئی مقامات پر متقی لوگوں سے وعدہ فرمایا ہے۔ مثلاً ارشادِ ربانی ہے:

1- وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ۔ (البقرۃ: 194)

ترجمہ: ''اور اچھی طرح جان لو بیشک اللہ متقی لوگوں کے ساتھ ہے۔''

2- فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ۔ (اٰلِ عمران: 76)

ترجمہ: ''پس بیشک اللہ، متقین سے محبت فرماتا ہے۔''

3- وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ۔

(اٰلِ عمران: 173)

ترجمہ: ''بیشک متقی لوگ باغات اور چشموں میں ہوں گے۔''

4- اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ۔ (ھود: 49)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ترجمہ: ''بیشک متقی لوگ باغات اور چشموں میں ہوں گے۔''

5- اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ۔ (ھود: 49)

ترجمہ: ''بے شک حسن انجام متقین کے لیے ہے۔''

6- لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ۚ كَذٰلِكَ يَجْزِى اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ۔ (ھود: 49)

ترجمہ: ''اُن کے لیے جنت میں ہر وہ چیز ہوگی جو وہ چاہیں گے اسی طرح اللہ متقی لوگوں کو جزا دیتا ہے۔''

7- وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ۔ (الشعرآء: 90)

ترجمہ: ''اور جنت متقین سے قریب کر دی جائے گی۔''

8- وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ۔ (الجاثیة: 19)

ترجمہ: ''اور اللہ متقی لوگوں کا ولی (یعنی کارساز و مددگار) ہے۔''

9- وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (البقرة: 212)

ترجمہ: ''اور متقی لوگ، قیامت کے دن اُن سے بلند ہوں گے۔''

10- لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ۔ (الِ عمران: 172)

ترجمہ: ''اُن میں سے جو نیکی کرنے والے اور متقی ہیں اُن کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔''

11- وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا۔ ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا۔

ترجمہ: ''اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو۔ تمہارے رب کے ذمہ یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے۔ پھر ہم متقی لوگوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اُس میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کے بل گرے۔"

یہ بطور نمونہ چند آیات ہیں وگرنہ پورا قرآن متقین کی تعریف وتوصیف، اور حسن وعدہ جزا کے ساتھ مملوء ہے۔ کیونکہ متقی لوگ ہی فی الحقیقت قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں۔ تو آپ یہاں سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ جب ایک عام متقی کا یہ مقام ہے کہ اسے معیت الٰہی عزوجل نصیب ہے۔ وہ محبوب خدا عزوجل بھی ہے اور اُس کے ساتھ حسنِ عاقبت اور جنت کے اعلیٰ مقامات اور جہنم سے برأت ونجات کا وعدہ بھی ہے۔ تو وہ تاجدارِ صداقت جن کو قرآن کی نص قطعی نے صرف متقی نہیں بلکہ متقین کا سردار قرار دیا ہے۔ اُن کا مقام ومرتبہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں کتنا بلند ہے۔

6- "الاتقٰی" میں تفصیل کل ہے اور اللہ رب العزت نے اس کو مطلق بغیر قید کے بیان فرمایا ہے اور قاعدہ یہ ہے:

المطلق یجری علٰی اطلاقه والمقید علٰی تقیدہ۔

ترجمہ: "قرآن کا مطلق اپنے اطلاق پر جاری ہوگا اور مقید اپنی تقدیر پر۔"

جس کا مفاد یہ ہے کہ اس ساری امت میں سب سے زیادہ تقویٰ، پرہیزگاری اور خداخوفی کے حامل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں اور جب یہ امت جمیع امم ماضیہ سے افضل ہے، تو سیدنا صدیق اکبر بعد الانبیاء والمرسلین اتقی الخلق کے منصب پر فائز ہوئے۔

7- اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

اِنْ اَوْلِیَآءُوْهُ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ۔ (الانفال: 34)

ترجمہ: "اللہ کے ولی نہیں ہیں مگر متقی۔"

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سو جب متقی ہی اللہ کے ولی ہیں، اور سیدنا صدیق اکبر صرف متقی نہیں بلکہ ''اتقی'' ہیں تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نہ صرف اس امت کے بلکہ سابقہ تمام امتیوں سے اللہ رب العزت کے سب سے بڑے ولی ہیں۔

8- ارشادِ ربانی ہے:

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۔ (الحجرات: 13)

ترجمہ: ''بے شک تم میں سب سے زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں ''اتقیٰ'' یعنی سب سے بڑا متقی ہے۔ بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔''

قرآن مجید کی آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو ''اتقیٰ'' ہے وہ ''اکرم'' بھی ہے۔ اور جب حضرت صدیق اکبر ''اتقیٰ'' ہیں تو آپ اللہ کی بارگاہ میں ''اکرم'' بھی ہیں ''کم'' ضمیر میں مخاطب جمیع امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ اے امت محمدیہ! بلاشبہ تم میں بہت سے اللہ کی بارگاہ میں صاحبانِ تکریم، ذی وجاہت اور علو مرتبت کے حامل ہوئے۔ لیکن اس تمام امت میں جس کو سب سے زیادہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں تکریم، عزت، وجاہت، کرامت، بزرگی، منزلت اور علو مرتبت نصیب ہوئی وہ تم میں ''اتقیٰ'' یعنی ابوبکر صدیق ہیں۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال خرج علینا رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ بعد طلوع الشمس فقال ''رایت قبیل الفجر کانی اُعْطِیْتُ المقالید والموازین فاما المقالید فھذہ المفاتیح و اما الموازین فھذہ التی تزنون بھا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فَوُضِعْتُ فی کَفة وَوُضِعَتْ امتی فی کفة فوزنت بهم فرجحت ثم جیء بابی بکر فوزن بهم فوزن ثم جیء بعمر فوزن فوزن ثم جیء بعثمان فوزن بهم ثم رفعت۔

(مسند احمد (مسند عبداللہ بن عمر) جلد3 صفحہ265 رقم الحدیث5598، دارالکتب العلمیة بیروت..... مجمع الزوائد جلد9 صفحہ58، وقال الهیثمی رجاله ثقات..... مصنف ابن ابی شیبه رقم الحدیث 31960)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک صبح طلوع شمس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''میں نے فجر سے کچھ دیر پہلے (خواب میں) دیکھا گویا کہ مجھے مقالید اور موازین دیئے گئے پس بہرحال مقالید تو وہ یہ چابیاں ہیں اور بہرحال موازین تو وہ یہ (ترازو) ہیں جس کے ساتھ تم وزن کرتے ہو۔ پس مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں پھر میرا اُن کے ساتھ وزن کیا گیا تو میرا وزن زیادہ ہو گیا (مراد ہے مقام و مرتبہ کی برتری اور بلندی) پھر ابوبکر کو لایا گیا اور اُس کا میری تمام امت کے ساتھ وزن کیا گیا۔ تو ابوبکر کا وزن زیادہ ہوا (یعنی حضرت ابوبکر کا مقام جمیع امت سے بلند ہے) پھر عمر کو لایا گیا اور عمر کا وزن کیا گیا تو عمر کا وزن زیادہ ہوا پھر عثمان کو لایا گیا اور عثمان کا وزن کیا گیا اور پھر ترازو اٹھالی گئی۔''

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

عن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم: یا عمار، اتانی جبریل آنفاً فقلت: یا جبریل حَدِّثْنِیْ بفضائل عمر بن الخطاب فی السمآء فقال: یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لو حدثتُکَ بفضائل عمر مثل ما لبث نوح فی قومه الف سنة اِلا خمسین عاما ما نفدَتْ فضائل عمر، و ان عمر لحسنة من حسنات ابی بکر۔

(مسند ابو یعلیٰ، جلد 3 صفحہ 179، رقم الحدیث 1603..... معجم الاوسط جلد 2 صفحہ 158، رقم الحدیث 1570..... مسند الرویانی رقم 1342..... مسند الفردوس الدیلمی جلد 5 صفحہ 383، رقم الحدیث 8499)

ترجمہ: ''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عمار! ابھی میرے پاس جبریل امین علیہ السلام آئے تھے اور میں نے اُن سے پوچھا: اے جبرائیل! مجھے آسمان والوں میں عمر کے فضائل کے بارے میں بتاؤ۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر میں آپ کو اتنی مدت تک حضرت عمر کے فضائل بیان کرتا ہوں جتنی مدت حضرت نوح علیہ السلام زمین پر (تبلیغ کرتے) رہے یعنی نو سو پچاس برس، تب بھی عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل ختم نہیں ہوں گے اور بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔''

❀❀❀❀

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حضرت صدیق اکبر کے تقویٰ کی چند مثالیں

حضرت صدیق اکبر کی عظمت کے متعلق مستخرجہ نکات کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔ آیت میں چونکہ آپ کو سب سے بڑا متقی قرار دیا گیا ہے لہٰذا ضمناً آپ کے تقویٰ کی بھی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

1- حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ادب و تعظیم میں فنا تھے (جس پر تفصیل دلائل انشاء اللہ تعالیٰ بعد میں نقل کیے جائیں گے) اس لیے آپ جب حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کلام کرتے تو آواز کو بہت پست رکھتے تھے چونکہ بارگاہ نبوت میں آواز کو اونچا کرنا بھی بے ادبی اور حبط ایمان و اعمال کا موجب ہے۔ اللہ رب العزت کو آپ کی یہ ادا اور طرز ادب اس قدر پسند آیا کہ قرآن مجید کی آیت نازل فرما کے آپ کے طرزِ عمل کی تحسین فرمائی اور آپ کو تقویٰ و پرہیز گاری کی سند عطا کی۔ چنانچہ ارشادِ ربانی ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ۔ (الحجرات 3 پارہ 26)

ترجمہ: ''بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

پاس۔ وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے۔ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔"

2- حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جلالِ الٰہی عزوجل اور عظمتِ الٰہی عزوجل کی بناء پر اس قدر گریہ وزاری اور آہ و بکا کرتے کہ مشرکین کی عورتیں اور بچے تماشائی بن کر آپ کو دیکھتے اور آپ کی حالت سے متاثر ہو جاتے۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: (طویل حدیث روایت کرنے کے بعد)

طفق ابوبکر یعبد ربه فی داره، ولا یستعلن بالصلٰوة، ولا القراءة فی غیر داره، ثم بدالابی بکر، فابتنٰی مسجدا بفنآء داره و برز فکان یصلی فیه، و یقراء القراٰن، فیتقصف علیه نساء المشرکین و ابنآءوهم، یعجبون و ینظرون الیه، و کان ابوبکر رجلا بکاء، لا یملك دمعه حین یقراء القراٰن۔

(صحیح بخاری، کتاب الکفالة، باب جار ابی بکر فی عهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 2297، دارالکتاب العربی)

ترجمہ: "حضرت ابوبکر اپنے گھر میں اپنے رب کریم عزوجل کی عبادت کرنے لگے اور اعلانیہ نماز نہیں پڑھتے تھے اور نہ اپنے گھر کے علاوہ قرآن پڑھتے تھے۔ پھر حضرت ابوبکر کو خیال آیا تو انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی اور اعلانیہ نماز پڑھنے لگے،

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اور باآوازِ بلند قرآن مجید پڑھنے لگے۔ سو مشرکین کی عورتوں اور اُن کے بچوں کا (ان کو دیکھنے کے لیے) اژدھام ہو جاتا، وہ تعجب سے اُن کو دیکھتے تھے اور حضرت ابوبکر، بہت گریہ کرنے والے تھے، وہ قرآن مجید پڑھتے ہوئے اپنے آنسوؤں کو نہ روک سکتے تھے۔"

حدیث میں لفظ ہیں۔ "بَکَّاء" اور یہ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کثرت کے ساتھ اللہ رب العزت کی خشیت میں گریہ وزاری کرتے۔ قلبی سوز وگداز اور رقت کی وجہ سے آپ کی آنکھوں سے اشک رواں کا سیلاب جاری رہتا۔ اب ایک حدیث یہ بھی پڑھ لیں کہ خشیت الٰہی عزوجل میں آہ وبکا کرنے والوں کا مرتبہ کیا ہے؟

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: "لا يلج النار رجل بكى من خشية الله، حتى يعود اللبن فى الضرع، ولا يجتمع غبار فى سبيل الله و دخان جهنم۔ قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح۔

(سنن الترمذی کتاب الزهد، باب ما جآء فی فضل البکاء من خشية الله، رقم الحديث 2311 دارالمعرفه بيروت..... سنن النسائی، کتاب الجهاد: باب فضل من عمل فی سبيل الله علی قدمه رقم الحديث 3108-3107 دارالسلام رياض..... سنن ابن ماجه، کتاب الجهاد، باب الخروج فی النفير، رقم الحديث 2774 دارالسلام رياض..... مسند احمد 10838)

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم رسولِ محتشم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جہنم میں وہ آدمی داخل نہیں ہوگا جو اللہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

[illegible]

[illegible] ہے۔ اور یہ حقیقت [illegible]

[illegible] ممکن ہے [illegible]

[illegible] والے کا جہنم میں جانا ممکن ہے) اور اللہ کے راستے کا

غبار اور جہنم کا دھواں کٹھے نہیں ہو سکتے۔"

۹۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو آپ کے لیے کما کر لاتا تھا۔ ایک رات وہ آپ کے لیے طعام لے کر آیا۔ آپ نے اس میں سے کچھ کھا لیا۔ غلام نے کہا کیا وجہ ہے کہ آپ ہر رات مجھ سے سوال کرتے تھے کہ یہ کہاں سے لائے ہو، آج آپ نے سوال نہیں کیا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا: میں بھوک کی شدت کی وجہ سے ایسا نہیں کر سکا۔ تم یہ کہاں سے لائے ہو؟ اس نے کہا میں زمانہ جاہلیت میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا اور میں نے منتر پڑھ کر ان کا علاج کیا تھا، انہوں نے مجھ سے معاوضہ دینے کا وعدہ کیا تھا، آج جب میرا وہاں سے گزر ہوا تو وہاں شادی تھی تو انہوں نے اس میں سے مجھے یہ طعام دیا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا تم نے مجھے ہلاک کر دیا۔ پھر حضرت ابوبکر اپنے حلق میں ہاتھ ڈال کر قے کرنے لگے، اور چونکہ خالی پیٹ میں وہ لقمہ کھایا گیا تھا، وہ نکل نہیں رہا تھا، ان سے کہا گیا کہ بغیر پانی پیے یہ لقمہ نہیں نکلے گا، پھر پانی کا پیالہ منگایا گیا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پانی پیتے رہے۔ اور اس لقمہ کو نکالنے کی کوشش کرتے رہے۔ ان سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔ آپ نے ایک

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

لقمہ کی وجہ سے اتنی مشقت اُٹھائی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسم کا جو حصہ مال حرام سے بنا ہے وہ دوزخ کا زیادہ مستحق ہے۔ پس مجھے یہ خوف ہوا کہ میرے جسم کا کوئی حصہ اُس لقمہ سے بن جائے گا۔

(الجامع الصغیر، رقم الحدیث 6296..... کنز العمال، رقم الحدیث 9259..... حلیة الاولیاء جلد1 صفحہ65..... اتحاف السادة المتقین جلد5 صفحہ226 ... صفوة الصفوة جلد1 صفحہ111 ..... مکتبہ نزار مصطفی ریاض)

4- روی ان عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ رای ابابکر الصدیق رضی اللہ عنہ وھو یمد لسانه بیدہٖ فقال: ما تصنع یا خلیفة رسول اللّٰہ؟ قال، ھذا اوردنی الموارد۔

(احیاء العلوم الدین جلد3 صفحہ134، کتاب آفات اللسان مطبوعہ بیروت)

ترجمہ: ''حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ اپنے دست مبارک سے اپنی زبان مبارک کو کھینچ رہے ہیں۔ تو حضرت عمر نے عرض کی: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! آپ کیا کر رہے ہیں؟ فرمایا: اس زبان نے مجھے ہلاکت کی جگہوں میں ڈالا ہے۔''

یہ آپ کے تقویٰ کی چند مثالیں ہیں۔ اس کے بعد پھر سلسلہ نکات کو شروع کرتے ہیں۔

9- حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے قلبی ایثار، اخلاص، للّٰہیت اور بے نفسی پر دلیل کہ اللہ رب العزت نے فرمایا: ''اِلا ابتغآء وجه ربه الاعلٰی'' کہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

صدیق فقط اپنے رب اعلیٰ کی رضا چاہتا ہے۔ یعنی نگاہ نبوت کے فیض سے، اور حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تزکیہ نفس فرمانے سے حضرت صدیق اکبر کا قلب اطہر اس قدر حرص و محبت ہو چکا ہے کہ اس دل میں غیر کا خیال تک پیدا نہیں ہوتا بلکہ اس قلب کا مقصود و مطلوب فقط خالق کائنات جل مجدہ کی رضا و خوشنودی کو چاہنا ہے۔ صدیق نہ جاہ کا طالب ہے اور نہ منصب کا، وہ جو شجر دین کی آبیاری کے لیے، غلاموں کو آزاد کرنے کے لیے اور جہاد فی سبیل اللہ کے لیے اس قدر خطیر رقم خرچ کرتا ہے اور اُس کا منشا فقط یہی کہ اُس کا رب اُس سے راضی ہو جائے۔ چنانچہ مروی ہے:

عن عامر بن عبداللّٰہ بن الزبیر عن ابیہ قال قال ابو قحافۃ لابی بکر اراك تعتق رقابا ضعافا فلو انك اذ فعلت ما فعلت اعتقت رجالا جلدا یمنعوك و یقومون دونك فقال ابوبکر یا ابت انی انما اریدما اریدلما نزلت ھذہ الأیات فیہ (فاما من اعطی و اتقی و صدق بالحُسنٰی، فسنیسرہ للیسریٰ) اِلٰی قولہ عزوجل (وما لاحد عندہ من نعمۃ تجزی الا ابتغآء وجہ ربہ الاعلٰی و لسوف یرضٰی)

(المستدرك، رقم الحدیث 3942 ـــ فضائل الصحابۃ، رقم 66 ـــ الریاض النضرۃ، جلد2 صفحہ102 ـــ السیرۃ النبویہ لابن ھشام جلد2 صفحہ161)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (حضرت ابوبکر

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

رضی اللہ عنہ کے والد) ابوقحافہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا میں دیکھتا ہوں کہ تم کمزور غلاموں کو آزاد کرواتے ہو، تم ایسا کیوں نہیں کرتے کہ تنومند اور قوی غلاموں کو آزاد کرواؤ تا کہ وہ تمہاری حفاظت کر سکیں اور تمہاری خاطر لڑ سکیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے ابا جان! میرا مقصد وہ ہے جو ان آیات میں ہے (پس جس نے دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور اُس نے اچھائی کی تصدیق کی تو ہم عنقریب اسے آسانی کے لیے سہولت فراہم کر دیں گے) سے لے کر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک (اور کسی کا اُس پر احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو مگر وہ صرف اپنے رب اعلیٰ کی رضا جوئی کے لیے (مال خرچ کر رہا ہے) اور عنقریب وہ راضی ہو جائے گا)"

10- "ربہ الاعلیٰ" میں "ہ" ضمیر حضرت صدیق اکبر کی طرف راجع ہے۔ جس میں اللہ رب العزت نے اپنی ربوبیت کی اضافت و نسبت حضرت صدیق کی طرف فرمائی یعنی ابوبکر کا رب، اور یہ آپ کی عظمت کی بہت بڑی اور واضح دلیل ہے۔

11- اللہ رب العزت نے فرمایا: "ولسوف یرضیٰ" اور عنقریب وہ راضی ہو جائے گا۔ بعض علماء کا قول یہ ہے کہ یرضیٰ میں "ھو" ضمیر حضرت صدیق کی طرف راجع ہے۔ جس کا معنی یہ ہے کہ عنقریب ابوبکر راضی ہو جائے گا یعنی اللہ رب العزت ابوبکر کو اتنا نوازے گا اور اتنا عطا فرمائے گا کہ ابوبکر، اللہ عزوجل سے راضی ہو جائے گا اور بعض علماء نے یہ کہا کہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

"ھو" ضمیر اللہ رب العزت کی طرف راجع ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ اللہ عزوجل صدیق سے راضی ہو جائے گا۔ اگر ضمیر کو اللہ کی طرف راجع کریں۔ تو "سوف" جب اللہ تعالیٰ اور اُس کی رسول کی طرف سے ہو تو وہ یقین اور قطعیت کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسا کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔ (الضحیٰ)

ترجمہ: "اور عنقریب آپ کا رب آپ کا اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں۔"

اور یقینی بات ہے کہ اللہ رب العزت، اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے گا، اسی طرح یہ بھی یقینی، قطعی اور ہر شک وشبہ سے بالاتر بات ہے کہ اللہ رب العزت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے راضی ہے۔ ان دونوں تفسیروں کو اگر اس آیت کے تناظر میں دیکھا جائے تو دونوں تفسیریں ہی یہاں مراد ہیں اور وہ آیت یہ ہے:

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ۔ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ۔

(الفجر: 30-27، پارہ نمبر 30)

ترجمہ: "اے نفسِ مطمئنہ! تو اپنے رب کی طرف اس حال میں لوٹ جا کہ تو اُس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔ پھر تو میرے نیک بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

فخر الدین والملۃ امام فخر الدین رازی متوفی 604ھ اپنی شہرہ آفاق تفسیر

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

میں فرماتے ہیں:

روی ان رجلا قراء عند النبی ﷺ هذه الآيات فقال ابوبكر! ما احسن هذا! فقال ﷺ: "اما ان الملك سيقولها لك"

(التفسیر الکبیر جزو 32 جلد11 صفحہ166 دارالفکر بیروت۔۔۔ الجامع الاحکام القرآن جز20 صفحہ51 دارالفکر بیروت)

ترجمہ: "مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی مکرم ﷺ کے سامنے یہ آیت پڑھی، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کتنی اچھی آیت ہے، تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: عنقریب فرشتہ تمہارے سامنے یہ آیت پڑھے گا۔ (یعنی وقت وفات تم سے یہ خطاب کیا جائے گا)"

12- "یرضٰی" فعل مضارع ہے۔ جس میں استمرار، تجدد، دوام اور ہمیشگی پائی جاتی ہے۔ کیونکہ فعل مضارع حال اور استقبال دونوں کے معنی کو محیط ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت جو علیم بذات الصدور اور عالم الغیب والشہادۃ ہے۔ جس پر مستقبل، حال اور ماضی کے تمام واقعات عیاں وظاہر ہیں۔ اُس ذات نے "یرضٰی" صیغہ مضارع کے ساتھ حضرت صدیق اکبر کے لیے اپنی رضا کو بیان فرمایا۔ جس کا سادہ سا مفہوم یہ ہے کہ اللہ رب العزت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ہمیشہ کے لیے راضی ہو چکا ہے۔

13- اس سورہ "اللیل" کے بعد سورۃ "الضحٰی" ہے اور سورۃ اللیل کا اختتام شان سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر ہے اور سورۃ الضحٰی کی ابتداء اور بدایت

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

شان سیدنا مصطفیٰ کریم ﷺ سے ہے۔ جس میں اشارہ ہے کہ جہاں صدیقیت کی انتہا و غایت ہے وہاں سے مقامِ نبوت کی ابتداء و بدایت ہے۔

14- جس طرح سورۃ اللیل اور سورۃ الضحیٰ کے درمیان کوئی سورت حائل نہیں اسی طرح حضرت ابوبکر اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان کوئی تیسرا حائل نہیں۔ جیسا کہ مفصل بیان ہوا کہ ایمان لانے میں، اسلام کی تبلیغ و نصرت کرنے میں، جہاد میں، ہجرت میں، امامت اور خلافت میں، قبر میں، حشر میں اور دخول جنت میں ہر جگہ اور ہر مرحلہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہیں۔

❀❀❀❀

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ۔صدیق اکبر ہیں

کسی بھی آدمی کی عظمت اور علو مرتبت کا اندازہ اُس کے القاب کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ پھر جبکہ وہ القاب اگر اللہ جل مجدہ اور اس کے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے عطا فرمودہ ہوں تو یقیناً یہ بہت بلند مرتبے اور مقام کی دلیل ہے۔ سابقہ سطور میں آپ نے پڑھا کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابوبکر کو ایک لقب "عتیق" (یعنی جہنم سے آزاد شدہ) کا عطا فرمایا جس پر ایک یہ حدیث بھی دلیل ہے:

عن عائشة ام المومنين رضی اللہ عنہا قالت: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من سرّه ان ينظر اِلٰی عتيق من النار فلينظر اِلٰی ابی بكر" و ان اسمه الذی سماه اهله لعبد الله بن عثمان حيث ولد فغلب عليه اسم عتيق۔

(المستدرک جلد3 صفحہ64 کتاب معرفة الصحابة رقم الحديث 4404 ـــ مسند ابی یعلی رقم الحديث 4899 ـــ المعجم الكبير رقم الحديث 10 ـــ مجمع الزوائد جلد 8 صفحہ 41 ـــ مسند دیلمی رقم 5685 ـــ الطبقات الكبریٰ جلد3 صفحہ 170 ـــ الاستیعاب جلد3 صفحہ 963 ـــ الاصابہ جلد4 صفحہ 170 ـــ الریاض النضرة جلد1 صفحہ 48)

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جسے آگ سے آزاد شخص دیکھنا ہو وہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ابوبکر کو دیکھ لے۔ (حضرت عائشہ فرماتی ہیں) آپ رضی اللہ عنہ کا نام ولادت کے وقت آپ کے گھر والوں نے عبداللہ بن عثمان رکھا تھا۔ پھر اُس پر عتیق کا لقب غالب آ گیا۔"

اسی طرح اللہ رب العزت اور اُس کے حبیب کریم ﷺ نے آپ کو "صدیق" کا لقب عطا فرمایا۔ ہمارے دیئے ہوئے القاب ممکن ہے کہ معنویت سے خالی ہوں لیکن یہ بات ناممکن و محال ہے کہ جو لقب اللہ رب العزت اور اُس کے رسول ﷺ نے عطا فرمایا ہو وہ معنویت اور مقصدیت سے خالی ہو۔ نیز تمام صحابہ اور اہلِ بیت کرام نے آپ کو لفظ "صدیق" سے یاد کیا اور تمام امت ماسوا اہل تشیع کے آپ کے لقب "صدیق" پر متفق و مجتمع ہے۔ اہل تشیع کے لیے فقط یہی آیت پڑھ دینی کافی ہے:

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا۔ (النساء 115)

ترجمہ: "اور جو رسول کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ ہدایت اُس پر واضح ہو گئی اور مسلمانوں کی راہ سے جدا چلے ہم اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری پلٹنے کی جگہ ہے۔"

سو روافض اللہ رب العزت، اُس کے رسول، ائمہ اہلِ بیت اور تمام امت کی مخالفت کر کے دیکھ لیں کہ اپنا ٹھکانہ کون سی جگہ بنا رہے ہیں۔ اب اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ رب العزت نے آپ کو لقب "صدیق" عطا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فرمایا۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ
لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِیْنَ۔

(الزمر 34-33 پارہ 24)

ترجمہ: ''اور وہ جو سچے دین کو لے کر آئے اور جنہوں نے اُس کی تصدیق کی وہی لوگ متقی ہیں۔ ان کے لے ان کے رب کے پاس ہر وہ نعمت ہے جس کو وہ چاہیں اور یہی نیکی کرنے والوں کی جزا ہے۔

امام فخر الدین رازی نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا:

فالذی جآء بالصدق سیدنا محمد ﷺ والذی صدق بہ ھو ابوبکر: وھو القول مروی عن علی بن ابی طالب علیہ السلام و جماعۃ من المفسرین۔

(التفسیر الکبیر جلد9 صفحہ256 دار الفکر بیروت)

ترجمہ: ''حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام اور مفسرین کی ایک جماعت سے منقول ہے کہ صدق کو لانے والے سیدنا محمد ﷺ اور تصدیق کرنے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔''

امام ابنِ احمد پر طبری نے بھی یہی بیان کیا۔ ملاحظہ فرمائیں: جامع البیان جزو24 صفحہ56 دار الفکر بیروت۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جو تفسیر منقول ہے وہ یہ ہے۔

عن ابی یحیٰی سمع علیا یحلف: لا نزل اللّٰہ اسم ابی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

بکر رضی اللہ عنہ من السمآء صدیق۔

(المستدرک، جلد3 صفحہ65 رقم 4405، المعجم الکبیر رقم 14، مجمع الزوائد جلد9 صفحہ41، التاریخ الکبیر للبخاری، جلد1 صفحہ99 رقم 277---- الآحاد والمثانی رقم 6---- فتح الباری جلد7 صفحہ9)

ترجمہ: ''حضرت ابویحییٰ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو قسم اٹھا کر کہتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لقب ''صدیق'' اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل فرمایا۔''

اور ایک روایت میں ہے:

عن النزال بن سبرة قال فقلنا حدثنا عن ابی بکر رضی اللہ عنہ فقال: ''ذاك امرء سماه اللّٰه صدیق علٰی لسان جبریل و محمد علیهما الصلٰوة والسلام۔''

(المستدرک جلد3 صفحہ65 رقم الحدیث 4406---- تهذیب الاسمآء جلد2 صفحہ479---- الریاض النضرة جلد1 صفحہ406)

ترجمہ: ''حضرت نزال بن سبرہ سے روایت ہے کہ ہم نے (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) سے عرض کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ بیان فرمائیں تو انہوں نے فرمایا: ابوبکر وہ شخصیت ہیں جن کا لقب اللہ رب العزت نے حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ''الصدیق'' رکھا۔

اہلِ تشیع کے بہت بڑے مفسر ''ابن الحسن الطبرسی'' نے اسی آیت کی تفسیر میں لکھا:

''و قیل الذی جآء بالصدق، رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم و

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

صدق بہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ)"

(مجمع البیان لطبرسی جزو 8 صفحہ 777 دار المعرفہ بیروت)

ترجمہ: "اور ایک قول یہ ہے کہ "والذی جآء بالصدق" سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ "وصدق بہ" سے مراد ابوبکر ہیں۔"

بلکہ امام فخر رازی نے اسی قول کو ترجیح دیتے ہوئے یہ عقلی دلیل بیان فرمائی ہے:

فدخول ابی بکر فیه ظاهر، و ذٰلك لان هذا یتناول اسبق الناس الٰی التصدیق، واجمعوا ان الاسبق الا فضل اما ابوبکر واما علی، و حمل هذا اللفظ علٰی ابی بکر اولٰی، لان علیا علیہ السلام کان وقت البعثة صغیرا، فکان کالولد الصغیر الذی یکون فی البیت و معلوم ان اقدامه علی التصدیق لا یفید مزید قوة و شوکة، اما ابوبکر فانه کان رجلا کبیرا فی السن کبیراً فی المنصب، فاقدامه علی التصدیق یفید مزید قوة و شوکة فی الاسلام، فکان حمل هذا اللفظ اِلٰی ابی بکر اولٰی۔ (التفسیر الکبیر جلد 1 صفحہ 257 دار الفکر بیروت)

ترجمہ: "اس آیت سے ابوبکر کا مراد ہونا بالکل واضح ہے۔ کیونکہ انہوں نے سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوت کی تصدیق کی تھی اور جو سب سے پہلے تصدیق کرنے والا ہو وہی سب سے افضل ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بہ نسبت حضرت ابوبکر کو

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اس آیت سے مراد لینا زیادہ راجح ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کم سن تھے جیسے گھر میں کوئی بچہ ہوتا ہے اور (کفار کے نزدیک) حضرت علی کے اسلام لانے سے اسلام کو کوئی زیادہ قوت اور شوکت حاصل نہیں ہوئی اور حضرت ابوبکر بڑی عمر کے تھے، معاشرہ میں اُن کی بہت عزت و وجاہت تھی اور جب انہوں نے سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی تصدیق کی تو اس سے اسلام کو بہت زیادہ قوت اور شوکت حاصل ہوئی، اس وجہ سے اس آیت میں "وصدق بہ" سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مراد لینا زیادہ راجح ہے۔"

معلوم ہوا کہ سچ لانے والے سے مراد حضور نبی مکرم ﷺ کی ذات عالی صفات ہے اور اُس سچ کی تصدیق کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اسی وجہ سے آپ کو لقب "صدیق" کے ساتھ موسوم کیا گیا۔ یہاں یہ بھی سمجھ لیں کہ وہ سچ جو نبی کریم ﷺ لے کر آئے اُس سچ کی تفسیر میں متعدد اقوال ہیں۔ ایک قول ہی ہے کہ "سچ" سے مراد توحید ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ "سچ" سے مراد قرآن ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ "سچ" سے مراد "رسالت محمدی" ہے۔ چوتھا قول یہ ہے کہ "سچ" سے مراد دین اسلام ہے (اور حقیقۃً ان تمام اقوال میں کوئی اختلاف نہیں بلکہ ان تمام کا مآل واحد ہے) پانچواں قول یہ ہے کہ "سچ" سے مراد معراجِ مصطفیٰ کریم ﷺ ہے۔ چنانچہ مروی ہے کہ نبی مکرم ﷺ جب معراج کر کے واپس تشریف لائے تو آپ نے اس سفر کو اپنی قوم کے سامنے بیان فرمایا۔ کفار قریش بالخصوص ابوجہل نے بڑھ چڑھ کر مخالفت کی۔ آپ کی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تکذیب و تنقیص کی وہ پہلے ہی موقع کی تلاش میں رہتے تھے۔ یہ واقعہ سن کر خوب پھبتیاں کسیں خوب مذاق اُڑائے کہ رات یہاں مکہ میں موجود تھے اور رات کے ایک قلیل لمحہ میں یہ بیت المقدس سے ہو کر پھر واپس بھی آ گئے یہ ان کا صریح جھوٹ ہے۔ ابوجہل دوڑتا ہوا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اس ارادے سے کہ شاید ابوبکر اس بات کو سن کر دامنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دے۔ ابوبکر کے ایمان میں تردد، تزبذب اور تزلزل پیدا ہو جائے۔ لیکن اس شقی ازلی کو کیا معلوم تھا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ شرابِ عشقِ مصطفوی میں کس قدر مخمور تھے۔ انہیں اپنے محبوب کی محبت میں کس قدر فنائیت نصیب تھی۔ اُس بدبخت کو کیا معلوم تھا کہ دنیا کی ساری رنگینیاں اور دنیا کے سارے طاغوت مل کر ابوبکر سے دامنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھڑا سکتے۔ چنانچہ آپ کا یقین افروز جواب سن کر ابوجہل الٹے قدم لوٹ گیا اور اُس کی ساری امیدیں خاک میں مل گئیں۔ حضرت صدیق نے ابوجہل سے کہا کہ کیا واقعی میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعویٰ فرمایا ہے۔ اُس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ سن:

"انی لا صدقه فیما هو ابعد من ذٰلك اصدقه بخبر السمآء فی غدوة او روحة فلذلك سمی ابوبکر الصدیق۔"

ترجمہ: "میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق اُس خبر کے بارے میں بھی کرتا ہوں جو اس سے بھی زیادہ بعید از قیاس ہے۔ میں تو صبح و شام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آسمانی خبروں کی بھی تصدیق کرتا ہوں، پس اس تصدیق کی وجہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ "الصدیق" کے نام سے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

موسوم ہوئے۔"

(المستدرك جلد 3 صفحه 65، رقم الحديث 4407..... مصنف عبدالرزاق جلد 5 صفحه328..... الجامع الاحكام القران، جلد1 صفحه283..... جامع البيان للطبرى جلد15 صفحه 6، تفسير ابن كثير جلد3 صفحه12)

ایک روایت میں ہے:

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لجبريل ليلة اسرى به ان قومی لا يصدقوننی فقال له جبريل يصدقك ابوبكر وهو الصديق۔

(المعجم الاوسط للطبرانی جلد7 صفحه166، رقم الحديث 7173..... مجمع الزوائد جلد9 صفحه41..... فضائل الصحابة جلد1 صفحه 140، رقم الحديث 116..... الطبقات الكبرىٰ جلد1 صفحه215)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل امین علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: "اے جبرائیل (علیہ السلام!) میری قوم (واقعہ معراج میں) میری تصدیق نہیں کرے گی۔ جبرائیل امین علیہ السلام نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی تصدیق کریں گے اور وہ صدیق ہیں۔"

سو واضح ہو گیا کہ آپ کا لقب "صدیق" آسمانوں سے نازل ہوا اور خود اللہ رب العزت نے آپ کو اس لقب کے ساتھ موسوم فرمایا ہے۔

❀❀❀❀

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

نگاہِ رسالت میں لقب صدیق

جیسا کہ آپ نے پڑھا اللہ رب العزت نے حضرت ابوبکر کو "صدیق" کے لقب سے موسوم فرمایا۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی آپ کو اس لقب سے یاد فرمایا: جس پر یہ حدیث دلیل ہے:

عن قتادة: ان انس بن مالك رضی اللہ عنہ حدثهم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صعد احدا و ابوبكر و عمر و عثمان، فرجف بهم فقال: اثبت احد، فانما عليك نبی و صديق و شهيدان۔

(صحیح بخاری کتاب فضائل الصحابة باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: لو كنت متخذا خليلا، رقم الحديث 3675، دارالكتاب العربی بيروت..... سنن ابی داؤد، كتاب السنة، باب: فی الخلفاء رقم الحديث 4651 دارالسلام..... سنن الترمذی كتاب المناقب باب فی مناقب عثمان بن عفان رقم 3697 دارالمعرفه بيروت..... السنن الكبریٰ للنسائی رقم 8135..... مسند احمد، رقم 12127..... صحيح ابنِ حبان رقم 6865..... مسند ابويعلٰی رقم 2964..... حلية الاولياء جلد5 صفحه25..... الرياض النضرة جلد1 صفحه276)

ترجمہ: "حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث بیان کی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جبل احد پر تشریف لے گئے اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی تھے، اچانک پہاڑ اُن

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کے باعث جھومنے لگا تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "اے اُحد! ٹھہر جا، تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔"

اس حدیث سے حسب ذیل امور معلوم ہوئے:

1- احد وہ پہاڑ ہے کہ جس کو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: "احد جبل یحبنا و نحبہ"

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ، باب خرص التمر رقم الحدیث 1482 بیروت)

ترجمہ: "احد وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اُس سے محبت فرماتے ہیں۔"

اور اُس کی محبت کی یہ واضح دلیل ہے کہ جب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب ثلاثہ کے ساتھ اُس پر چڑھے تو چونکہ پتھروں میں بھی ایک گونہ ادراک و شعور ہوتا ہے۔ اُسے معلوم ہو گیا کہ آج تمام انبیاء و رسولوں کے سردار اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ تین صحابی جو نہ صرف اس امت بلکہ تمام امتوں سے افضل ہیں اُن کے ساتھ میرے اوپر قدم رنجہ فرما ہوئے ہیں تو وہ وجد میں آ گیا اور اُس کے بڑے بڑے پتھر گرنے لگے کہ آج اُس ذات نے اپنے قدم میری چوٹی میں لگائے ہیں کہ جن کے قدموں کے بوسے لینے کو عرش اعظم بھی ترستا ہے۔ یہ اُن کا کتنا کرم ہے کہ وہ بنفس نفیس میرے پاس تشریف لائے ہیں۔

2- دوسری اہم بات جو اس حدیث سے معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام محبت کا جواب محبت سے عطا فرماتے ہیں چنانچہ آپ کا امتی آپ سے جس قدر محبت و عشق کرتا ہے۔ آپ کے ہجر فراق میں جس قدر تڑپتا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ہے، نبی کریم ﷺ اُسی قدر اُس پر لطف و کرم اور الطاف و عنایات فرماتے ہیں۔ کیونکہ جب احد نے حضور اقدس ﷺ سے محبت رکھی تو آپ نے بھی صلہ کے طور پر فرمایا: "تحبہ" کہ ہم بھی اُس سے محبت فرماتے ہیں، تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ پہاڑ آپ سے محبت رکھے تو آپ اُس کو اپنی شفقتوں سے محروم نہ فرمائیں اور آپ کا امتی آپ سے والہانہ محبت رکھے، اور آپ کی محبت میں از خود رفتہ ہو جائے اور محبوب کریم ﷺ اُسے اپنی شفقتوں سے محروم فرما دیں۔ یقیناً جو آپ سے جتنی شدید محبت کرے گا اُسے اُسی قدر نگاہ مصطفیٰ کریم ﷺ کا فیض نصیب ہوگا۔

3- احد پہاڑ چونکہ آپ سے محبت کرتا ہے اس لیے نبی کریم ﷺ بنفسِ نفیس اُس کے پاس تشریف لے کر گئے اس میں دلیل ہے کہ آپ کا جو امتی اور غلام آپ سے شدت کی محبت کرتا ہے اور آپ کے ہجر و فراق میں ماہی بے آب اور مرغِ بسمل کی طرح پھڑکتا ہے۔ اور آپ کی رویت و دیدار اور آپ کے شہر مدینہ کی زیارت کے لیے اُس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں رواں رہتی ہیں اُس پر کریم آقا ﷺ کبھی ایسا لطف و کرم فرمائیں گے کہ اس کے پاس تشریف لے جا کر اُسے اپنے دیدار کی دولت سے شادکام فرمائیں گے۔ اور یہی محبوب کریم ﷺ کا طریقہ ہے چنانچہ جب استن حنانہ آپ کی محبت میں چیخا اور رویا تو حضور اقدس ﷺ اُس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کو اپنے سینہ اقدس سے لگا لیا۔

(صحیح بخاری کتاب البیوع باب النجار)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

4- حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باذن اللہ غیب پر مطلع ہونے کی دلیل کہ سرکار اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عمر اور حضرت عثمان کے متعلق پیشگی فرما دیا کہ یہ شہید ہیں اور مرتبہ شہادت تب ملتا ہے کہ اگر ایمان پر خاتمہ ہو۔ سو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم تھا کہ ان کا نہ صرف ایمان پر خاتمہ ہوگا بلکہ ان کو مرتبہ شہادت پر فائز کیا جائے گا۔

5- حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تصرف و اختیار کی دلیل کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تصرف جمادات اور پہاڑوں پر بھی نافذ ہے۔ اگر قوی ہیکل اور عظیم الجثہ، طاقتور انسان مل جائیں تو وہ مل کر متزلزل پہاڑ کو ساکن کرنا چاہیں تو ساکن نہیں کر سکتے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ الاعظم ہیں لہٰذا آپ ہلتے پہاڑ کو حکم دے کر ساکن کر سکتے ہیں۔

6- نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ''صدیق'' کے لقب سے یاد فرمایا اور آپ کی افضلیت کی طرف بھی اشارہ فرما دیا کہ شہداء کا ذکر صدیقیت کے بعد کیا جس سے معلوم ہوا کہ نبوت کے بعد سب سے اعلیٰ اور افضل درجہ صدیقیت کا ہے اور صدیقیت کے بعد مقام شہداء کا ہے یہی ترتیب قرآن مجید میں بھی بیان ہوئی۔ چنانچہ ارشادِ ربانی ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا۔ (النساء: 70)

ترجمہ: ''اور جو اللہ اور رسول کا حکم مانے تو اُسے اُن کا ساتھ ملے جن پر

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ، یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں، یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ کافی ہے جاننے والا۔"

اس مضمون کی ایک دوسری روایت ہے جس کو امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کیا، روایت کے لفظ یہ ہیں:

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم كان على حراء، هو و ابوبكر و عمر و على ابن ابی طالب و عثمان و طلحة والزبير رضی اللہ عنہم فتحركت الصخرة فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم "اهدا، انما عليك نبی او صديق، او شهيد"

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب: من فضائل طلحة والزبير رقم الحديث 6247, 6248، دار الكتاب العربی بيروت..... سنن الترمذی، كتاب المناقب، باب فی مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ رقم الحديث 3696، دار المعرفه بيروت)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم جبل حراء پر تھے، اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی ابن طالب، حضرت عثمان، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم تھے، پس ایک چٹان حرکت کرنے لگی پس نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ٹھہر جا" تجھ پر نبی اور صدیق اور شہید ہیں۔"

❀❀❀❀

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

لقب ''صدیق'' ائمہ اہلِ بیت کی نظر میں

اہلِ تشیع نے امت میں افتراق و انتشار ڈالنے اور ملت کا شیرازہ منتشر کرنے کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ اہلِ بیت کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان نفرت، بغض و عداوت اور کینہ و عناد پر مبنی روایات کا افتراء و بہتان کیا اور عامۃ الناس کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ العیاذ باللہ تعالیٰ صحابہ کرام نے اہلِ بیت پر ظلم و ستم ڈھائے، اُن کو جائز حقوق سے محروم رکھا اور اُن کی قدر پامال کی لیکن حقیقت میں یہ سب روایات سبائی سازش، جھوٹ کا پلندہ اور بہتانات پر مبنی ہیں۔ ان کا حقائق اور واقعیت کے ساتھ دور کا بھی تعلق نہیں۔ حقائق یہ ہیں کہ صحابہ کرام اور اہلِ بیت کرام کے درمیان کوئی منافرت، کوئی دوری، کوئی بغض و کینہ اور حسد و عناد نہ تھا بلکہ ان کے قلوب آپس میں ایک دوسرے کے لیے جذبہ تکریم و تعظیم اور محبت و عقیدت سے مملوء تھے۔ صحابہ کرام برسرِ عام اہلِ بیت کا حق عظمت تسلیم کرتے اور اہلِ بیت کرام برسرِ عام صحابہ کرام کی تعریف و توصیف کرتے تھے جس پر بہت تفصیلی دلائل موجود ہیں۔ لیکن اُن تمام دلائل کو حذف کر کے یہاں صرف دو روایات ائمہ اہلِ بیت کی مقدس زبان سے حضرت صدیق کے لیے ملاحظہ فرمائیں:

1- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ کو ایک تفصیلی خط لکھا جس میں

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

آپ کے شیخین کریمین کی عظمت کو ان الفاظ سے بیان فرمایا

کان افضلهم فی الاسلام کما زعمت و انصحهم لله ولرسوله الخلیفة الصدیق و خلیفة الخلیفة الفاروق و لعمری ان مکانهما فی الاسلام لعظیم و ان المصاب بهما لجرح فی الاسلام لشدید یرحمهما الله و جزاهما باحسن ما عملا..... اِلٰی..... ما انت والصدیق؟ فالصدیق من صدق بحقنا و ابطل باطل عدونا وما انت والفاروق فالفاروق من فرق بیننا و بین اعدائنا۔

(نہج البلاغۃ مع شرح ابن میثم بحرانی جلد4 صفحہ362..... نہج البلاغہ مع شرح حدیدی جلد19 صفحہ76)

''اسلام میں افضل اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول مقبول ﷺ کے لیے سب سے زیادہ مخلص خلیفہ صدیق تھے اور پھر اُن کے خلیفہ فاروق۔ مجھے اپنی زندگانی کی قسم ان دونوں کا مرتبہ اسلام میں ضرور عظیم ہے۔ اور اُن کا وفات پا جانا اسلام کے لیے نا قابلِ تلافی نقصان اور نہ مندمل ہونے والا زخم ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحم فرمائے اور اُن کو اپنے اچھے اعمال کی جزائے خیر دے..... اِلٰی..... تمہیں صدیق سے کیا نسبت۔ حضرت صدیق تو وہ شخصیت ہیں کہ جنہوں نے ہمارے حق کی تصدیق کی اور ہمارے اعداء کے باطل کو باطل ٹھہرایا اور تمہیں فاروق

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سے کیا نسبت؟ فاروق تو وہ ذات ہے کہ انہوں نے ہمارے
درمیان اور ہمارے اعداء کے درمیان فرق اور بعد پیدا کیا۔
اہلِ اسلام اور اہلِ کفر میں امتیاز پیدا کیا اور حق کو باطل سے
جدا کیا۔"

قارئین! یہ دونوں کتابیں جن کا حوالہ دیا گیا ہے اہلِ سنت کی نہیں بلکہ اہلِ تشیع کی معتبر کتب ہیں۔ ان میں واشگاف الفاظ میں مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر کو "صدیق" حضرت عمر کو "فاروق" قرار دیا۔ اور اُن کی تعریف وتوصیف فرمائی اور اُن کے حق میں دعائے رحمت فرمائی اور اسلام میں اُن کی افضلیت کو بھی تسلیم فرمایا اور اس خط کو تقیہ پر بھی محمول نہیں کیا جا سکتا کیونکہ آپ نے یہ خطبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کئی جنگوں میں آپ کے فریق رہے۔ سو اگر آپ نے تقیہ کرنا ہوتا تو جنگ میں تقیہ کرنے سے بہتر موقع اور کون سا ہو سکتا ہے؟ جس سے قطعی طور پر معلوم ہوا کہ یہ تقیہ یا کتمان حق نہیں بلکہ یہ مولائے کائنات کے دل کی آواز تھی اور آپ کے دل میں بھی حضرات خلفائے ثلاثہ کے لیے عقیدت ومحبت کے ویسے ہی جذبات تھے جن کو آپ نے اس خط میں بیان فرمایا۔

اگرچہ حضرت علی کے فرمان کے بعد مزید کسی حوالہ کی حاجت نہیں کیونکہ آپ ابوالائمہ اور سرچشمہ ولایت ہیں اور جب آپ کا نظریہ وعقیدہ یہ ہے تو یقیناً باقی ائمہ اہلِ بیت کا نظریہ وعقیدہ ہی ہے۔ لیکن اتمامِ حجت کے لیے ایک حوالہ حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ کا بھی ملاحظہ فرمائیں:

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

عن عروة عن عبداللّٰه قال سئلت ابا جعفر محمد بن علی علیهما السلام عن حلیة السیوف فقال لا باس به فقد حلی ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سیفه، قلت فتقول الصدیق؟ قال فوثب و ثبة و استقبل القبلة فقال نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل له الصدیق فلا صدق اللّٰه له قولا فی الدنیا ولا فی الأخرة۔ (کشف الغمه فی ائمه الامة صفحه220)

ترجمہ: ''امام عالی مقام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے ایک شیعہ نے مسئلہ دریافت کیا کہ تلواروں کو زیور لگانا جائز ہے یا نہیں؟ امام صاحب نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کو زیور لگایا ہوا تھا۔ اُس آدمی نے کہا کہ آپ بھی اُن کو صدیق کہتے ہیں۔ یہ سن کر امام عالی مقام اچھل پڑے اور قبلہ شریف کی طرف رخ انور کر کے فرمایا کہ ''ہاں وہ صدیق ہیں، ہاں وہ صدیق ہیں، ہاں وہ صدیق ہیں'' جو اُن کو صدیق نہیں کہتا، اللہ ذوالمجد والعلٰی اس کے کسی قول کو نہ دنیا میں سچا کرے نہ آخرت میں۔''

چشمِ بینا سے پڑھیں امامِ عالی مقام کا یہ فرمان وہ نام نہاد محبانِ اہلِ بیت جو تعصب کی بناء پر نہ صرف حضرت صدیق کی صداقت بلکہ آپ کے ایمان کا بھی انکار کرتے ہیں کہ اُن کے نظریات اور امام باقر کے نظریہ میں کس قدر بُعد و

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تفاوت ہے۔ یہ بدنہاد اُن کو ایک مرتبہ بھی صدیق کہنے کو تیار نہیں لیکن آپ نے پانچ مرتبہ اُن کو صدیق کہا اور اُن کی صداقت پر مہر تائید ثبت کی اور اُن کو صدیق نہ ماننے والے کو دنیا و آخرت کا محروم اور حرماں نصیب قرار دیا۔ کاش کہ ائمہ اہلِ بیت کے ساتھ حقیقی محبت اور اُن کے نظریات کو اپنانے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ آمین!

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حضرت صدیق کی اہلِ بیت سے محبت

بات تشنہ رہ جائے گی اگر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی اہلِ بیت سے محبت، عقیدت اور مودت کو بیان نہ کیا جائے۔ لہٰذا چند روایات اس پر بھی ملاحظہ فرمائیں:

1- قال ابوبکر رضی اللہ عنہ: ''والذی نفسی بیدہ لقرابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب اِلَیَّ ان اصل من قرابتی۔''

(صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم: باب: مناقب قرابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 3712، بیروت)

ترجمہ: ''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں اور رشتہ داروں سے حسنِ سلوک و صلہ رحمی کرنا میرے نزدیک اپنے رشتہ داروں سے حسنِ سلوک اور صلہ رحمی کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔''

اور قرینِ قیاس بھی یہی ہے کہ وہ صدیق جو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نیند مبارک پر اپنی جان قربان کر دے کیا ایسے سراپا ایثار اور مجسمہ وفا سے یہ بات متصور ہو سکتی ہے کہ وہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہلِ بیت کی قدر پامالی یا اُن کے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حق کو ضائع کرے؟ یقیناً یہ حضرت صدیق پر بہت بڑا اتہام و افتراء ہے جس سے دامن صدیق رضی اللہ عنہ بری ہے۔

2- عن ابن عمر رضی اللہ عنہ عن ابی بکر رضی اللہ عنہ قال: "ارقبوا محمداً صلی اللہ علیہ وسلم فی اھل بیتہ۔"

(صحیح بخاری کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم : باب مناقب قرابة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث 3751,3713)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب آپ کی اہلِ بیت میں تلاش کرو۔"

سو جو خود نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قرب اور آپ کی بارگاہ میں مقام پانے کے لیے اہلِ بیت سے محبت و عقیدت کا توسل اختیار کرنے کا حکم دیں وہ خود اس سے کس طرح محروم ہو سکتے ہیں۔

3- عن عقبة بن الحارث قال: صلّٰی ابوبکر رضی اللہ عنہ العصر، ثم خرج یمشی، فرای الحسن یلعب مع الصبیان فحمله علٰی عاتقه، و قال بابی، شبیه بالنبی لا شبیه بعلی و علی ضی الله عنه یضحك۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب، باب صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 3542، دارالکتاب الاربی بیروت)

ترجمہ: "حضرت عقبہ بن الحارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز پڑھی اور آپ باہر نکلے تو آپ نے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کو بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

پس آپ نے امام حسن کو اپنے کندھوں پر اٹھالیا۔ اور فرمایا مجھے میرے باپ (کے رب) کی قسم! حسن کی مشابہت حضرت علی سے نہیں بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے (یہ سن کر) حضرت علی رضی اللہ عنہ مسکرا دیئے۔"

یہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ تھا حضرت صدیق خلیفہ وقت تھے اور امام حسن کا بدن مبارک کھیلنے کی وجہ سے مٹی اور گرد وغبار سے اٹا ہوا تھا۔ ایسی کیفیت میں ہر معزز اور ذی وجاہت ومنصب بچوں کو اٹھانے سے گریز کرتا ہے۔ لیکن یہ حضرت صدیق اکبر کی اہلِ بیت سے کمال محبت ووفورِ عقیدت کی دلیل ہے کہ آپ نے اپنے منصب اور اپنے لباس کی پرواہ کیے بغیر حضرت امام حسن کو اُس گرد وغبار کی کیفیت میں اپنے کندھوں پر اٹھالیا اور فرمایا کہ مجھے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی طلعت زیبا اور جلوہ جانفزا ان کے آئینے میں نظر آتا ہے۔ یہ تو تھی حضرت امام حسن سے محبت، اب ذرا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں:

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: رايت ابابكر يكثر النظر اِلٰى وجه على رضی اللہ عنہ فقلت له: يا ابت اراك تكثر النظر اِلٰى وجه على فقال: يا بنية، سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول "النظر اِلٰى وجه على عبادة"

(تاريخ دمشق الكبير لابن عساكر جلد42 صفحه355، مختصر كتاب الموافقة للزمخشرى، صفحه14)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ کثرت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف دیکھا کرتے تھے۔ پس میں نے اُن سے پوچھا: ابا جان! کیا وجہ ہے کہ آپ کثرت کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف تکتے رہتے ہیں؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے میری بیٹی! میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کے چہرے کو تکنا بھی عبادت ہے۔"

سو جب وہ ان کے چہرے کو تکنا بھی عبادت سمجھتے تھے تو کیا وہ حسن سلوک کو عبادت نہیں سمجھتے ہوں گے؟ کیا وہ اُن کی حق تلفی اور ان کے ساتھ ظلم و زیادتی کو گناہِ عظیم اور موجب غضب الٰہی عزوجل نہیں سمجھتے ہوں گے۔ اس لیے یہ یقینی اور قطعی بات ہے کہ حضرت صدیق سمیت تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلِ بیت کی حق تلفی کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حضرت صدیق کی فضیلت قرآن سے

اللہ رب العزت نے قرآن مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرمایا:

وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۔ (النور: 22، پارہ 18)

ترجمہ: ''اور تم میں سے اصحابِ فضل اور اربابِ وسعت یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ رشتہ داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہیں دیں گے، ان کو چاہیے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں، کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمہاری بخشش کر دے اور اللہ بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے۔''

شانِ نزول

اس آیت کے بارے میں اہلِ سنت کے تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں:

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اجمع المفسرون علٰی ان المراد من قوله "اُولُوا الْفَضْل" ابوبکر۔

ترجمہ: "تمام مفسرین کا اجماع ہے کہ اللہ رب العزت کے اس فرمان "اولوالفضل" سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔"

نیز فرماتے ہیں:

اختصاص هذه الاية بابی بکر بالغ اِلٰی حد التواتر۔

ترجمہ: "حدتواتر تک یہ بات پہنچ چکی ہے کہ اس آیت کا شانِ نزول حضرت صدیق کے ساتھ حق ہے۔

(التفسیر الکبیر جلد8 جز23، صفحہ 170 دارالفکر بیروت)

حتیٰ کہ شیعہ عالم "طبرسی" نے بھی مجمع البیان میں آیت کا شانِ نزول حضرت ابوبکر کے بارے میں قرار دیا۔

امام بخاری روایت کرتے ہیں:

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت "فلما انزل اللّٰه هذا فی براء تی، قال ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ، و کان ینفق علٰی مسطح بن اثاثة لقرابته منه و فقره: واللّٰهِ لَا اُنفق علٰی مسطح شیئا ابدا بعد الذی قال لعائشة ما قال، فانزل اللّٰه عزوجل (ولا یاتل اولوالفضل منکم والسعة اِلٰی آخر الآیة) قال ابوبکر: بلٰی واللّٰهِ انی احب ان یغفر اللّٰه لی فرجع اِلٰی مسطح النفقة التی کان ینفق علیه و قال: واللّٰه لا انزعها منه ابدا۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ النور رقم الحدیث 4750 دار الکتاب العربی۔۔۔ صحیح مسلم کتاب التوبۃ، باب فی حدیث الافک و قبول توبۃ القاذف، رقم الحدیث 6953، دار الکتاب العربی بیروت۔۔۔ جامع ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب و من سورۃ نور، رقم الحدیث 3180 دار المعرفۃ بیروت)

ترجمہ: "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

"جب اللہ تعالیٰ نے (اُس بہتان سے) میری برائت کے متعلق یہ آیت نازل کی (تو چونکہ حضرت مسطح بھی اُس تہمت میں شریک ہو گئے) اس لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: اور وہ مسطح بن اثاثہ پر قرابت داری اور اُن کے افلاس کی وجہ سے خرچ کرتے تھے: خدا کی قسم! میں مسطح پر کبھی کوئی چیز خرچ نہیں کروں گا کیونکہ اُس نے عائشہ کے بارے میں کہا جو کہا، پس اللہ نے قرآن کی یہ آیت نازل کی۔ "ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعۃ" (النور 22) حضرت صدیق نے کہا کیوں نہیں خدا کی قسم! بے شک میں اس سے محبت کرتا ہوں کہ اللہ جل مجدہٗ میری بخشش فرمائے پس آپ نے مسطح کی طرف وہ خرچہ لوٹایا جو آپ اُس پر خرچ کرتے تھے اور فرمایا خدا کی قسم! میں کبھی اُس کا خرچہ بند نہیں کروں گا۔"

اس آیت اور اُس کے شانِ نزول سے چند امور معلوم ہوئے:

1- اللہ رب العزت نے آپ کو صاحبِ فضیلت قرار دیا اور جس کو اللہ صاحبِ فضیلت قرار دے اُس کی عظمتوں کا کیا اندازہ کیا جا سکتا ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اور چونکہ آپ کا صاحبِ فضیلت ہونا قرآن کی نص قطعی سے معلوم ہوا لہٰذا آپ کی مطلق فضیلت کا انکار کرنا قرآنی آیت کا انکار ہے، اور قرآن کی نص قطعی کا منکر کافر ہے۔ لہٰذا آپ کی مطلقاً فضیلت کا منکر بھی دائرۂ اسلام وایمان سے خارج ہے۔

2- قاعدہ یہ ہے کہ

المطلق یجری علٰی اطلاقه والمقید علٰی تقییده۔

(عامة کتب اصول)

ترجمہ: ''قرآن کا مطلق اپنے اطلاق پر رہے گا اور مقید اپنی تقیید پر۔''

اللہ رب العزت نے اس آیت میں آپ کو بغیر کسی قید کے صاحب فضیلت قرار دیا۔ جس کا مفاد یہ ہے کہ اس امت میں بڑے بڑے صاحبانِ فضیلت وعظمت ہیں لیکن اس ساری امت میں سب سے زیادہ فضیلت وعظمت کے حامل اور فاضل علی الاطلاق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

3- نیز یہ بھی بیان نہیں فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت کس جہت سے ہے اور کس عمل کی بناء پر ہے اس کو بھی مطلقاً بغیر قید کے بیان فرمایا۔ جس کا معنی یہ ہے کہ ہر اعتبار اور ہر جہت اور ہر عمل وعبادت میں مطلقاً فضیلت آپ کی ہے۔ عشق ومحبت، تقویٰ و پرہیزگاری، ایثار و اخلاص اور جود وسخا ان تمام افعال محمودہ میں آپ علی الاطلاق فاضل ہیں۔ چنانچہ پچھلے اوراق میں حدیث گزری ہے کہ حضرت صدیق کو جنت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا کیونکہ آپ تمام حسنات و

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

خیرات کے جامع ہیں۔

4۔ اللہ رب العزت نے آپ کو صاحب وسعت قرار دیا اور مال و دولت میں وسعت تب لائق تحسین و توصیف ہے کہ جب اُس مال میں اللہ کے راستے میں دل کھول کر خرچ کیا جائے۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

عن عبداللّٰہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: "لا حسد الا علی اثنتین: رجل اتاہ اللّٰہ الکتاب اقام بہٖ آناء الیل، و رجل اعطاہ اللّٰہ مالا فھو یتصدق بہٖ آناء اللیل والنھار۔

(صحیح بخاری، کتاب فضائل القراان باب اغتباط صاحب القران رقم الحدیث 5025، دارالکتاب العربی بیروت صحیح مسلم کتاب: صلاۃ المسافرین، باب: فضل من یقوم بالقران ویعلمہ، رقم الحدیث 1891، دارالکتاب العربی..... سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی الحسد رقم الحدیث 1936، دارالمعرفہ بیروت..... سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب: الحسد رقم الحدیث 4209 دارالسلام ریاض..... مسند احمد، 5038)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے نبی مکرم، رسولِ محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا رشک نہیں ہے مگر دو آدمیوں میں۔ ایک وہ مرد جس کو اللہ نے کتاب کا علم دیا اور وہ رات کی گھڑیوں میں اُس کے ساتھ قیام کرتا ہے اور دوسرا وہ مرد جس کو اللہ نے مال دیا پس وہ دن رات اُس مال میں سے خرچ کرتا ہے۔"

معلوم ہوا کہ مال کی غنی اور وسعت تب لائق تعریف ہے جب بندہ اللہ کے راستے میں کثرت کے ساتھ خیرات کرے۔ اللہ رب العزت نے اس آیت

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

میں آپ کی مال کی وسعت کے ساتھ تعریف فرما کر آپ کے اللہ کے راستے میں کثرت کے ساتھ خرچ کرنے پر مہرِ تصدیق لگا دی۔ جس پر بہت سے دلائل پہلے گزر چکے ہیں۔

5- اللہ رب العزت نے حضرت مسطح کے معاملے میں آپ کی تادیب فرمائی اور یہی اللہ کی سنت ہے کہ جب اللہ کے پیاروں سے کوئی کام ایسا سرزد ہو جاتا ہے تو اللہ اُن کی تادیب فرماتا ہے۔

6- اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے اپنے عفو و درگزر اور مغفرت و بخشش کو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے مسطح کو معاف کرنے پر معلق فرمایا۔ یعنی اے صدیق اگر تو مسطح کو معاف کر دے گا تو اللہ تیری بھی بخشش فرما دے گا۔ چنانچہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے مسطح کو معاف فرمایا اور اُس کی خطا کو بخش دیا اور اُس کا خرچہ بحال کیا۔ تو یقیناً اللہ رب العزت نے بھی اپنے وعدہ کے مطابق حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بخش دیا اور آپ سے عفو و درگزر فرمایا۔ جس سے معلوم ہوا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مغفور ہونا قرآن کی نصِ قطعی سے ثابت ہے۔

7- اولو الفضل والسعة جمع کا صیغہ ہے اور جب واحد شخص پر جمع کا اطلاق کیا جائے تو اس کی تعظیم کا اظہار مقصود ہوتا ہے۔

❀❀❀❀

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حضرت صدیق، خلیفہ برحق ہیں

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ (النور: 55)

ترجمہ: ”اور اللہ نے تم میں سے اُن لوگوں سے وعدہ فرمایا ہے، جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے کہ وہ اُن کو ضرور بہ ضرور زمین میں خلافت عطا فرمائے گا۔ جس طرح اُن سے پہلے لوگوں کو خلافت عطا کی تھی اور ضرور بہ ضرور اُن کے اس دین کو محکم اور مضبوط کر دے گا جس کو اس نے ان کے لیے پسند فرما لیا ہے۔ اور ضرور بہ ضرور اُن کے خوف کی کیفیت کو امن سے بدل دے گا، وہ لوگ جو میری عبادت کرتے ہیں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور جن لوگوں نے اس کے بعد ناشکری کی تو وہی لوگ فاسق ہیں۔“

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

یہ آیت کریمہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور خلفائے ثلاثہ کی خلافت کی حقانیت وصداقت پر بہت قوی اور مضبوط دلیل ہے۔ کیونکہ اللہ رب العزت نے مومنین صالحین سے وعدہ فرمایا کہ وہ اُن کو زمین میں خلافت، تمکن اور اقتدار عطا فرمائے گا۔ اور یہ اقتدار وخلافت ظاہر ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال اقدس کے بعد ہوگا۔ کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کسی اور کا متمکن، خلیفہ اور مقتدر ہونا تصور میں بھی نہیں آ سکتا ہے۔ اور یہ بات بداھۃ معلوم ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ بلافصل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نامزد ہوئے تمام مہاجرین وانصار حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور جمیع صحابہ کرام نے حضرت صدیق کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ سو اگر اللہ رب العزت کا وعدہ حضرت صدیق سے نہیں تھا بلکہ کسی اور سے تھا تو چاہیے تھا کہ بہر صورت وہی خلیفہ نامزد ہوتا اور اُسی کے ہاتھ پر بیعت کی جاتی کیونکہ اللہ رب العزت کے وعدہ کے خلاف ہونا ناممکن اور محال ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ (آلِ عمران: 9)

ترجمہ: "بے شک اللہ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں فرماتا۔"

وَعْدَ اللّٰهِ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ۔ (الزمر: 20)

ترجمہ: "اللہ کا وعدہ (سچا ہے) اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔"

اور جب بیعت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی اور آپ کو ہی خلیفہ نامزد کیا گیا۔ اور آپ پر ہی تمام مہاجرین وانصار وجمیع صحابہ کرام متفق ہو گئے تو معلوم ہوا کہ حضرت صدیق کی خلافت برحق تھی اور اللہ رب العزت بھی آپ کی خلافت سے راضی تھا وگرنہ اللہ کے وعدہ کے خلاف کبھی نہ ہوتا اور اُس کا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

وعدہ پورا ہو کر رہتا۔ اہل تشیع کو بہت دور کی سوجھی انہوں نے کہا کہ اس آیت سے مراد امام مہدی رضی اللہ عنہ ہیں، لیکن اگر "منکم" میں غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس آیت کے اولین مخاطب صحابہ کرام ہیں اور انہی صحابہ کرام میں سے خلیفہ کی تقرری ہوگی اور ظاہر ہے کہ حضرت امام مہدی کا حاضرین و صحابہ میں ہونا تو کجا ابھی تک آپ کا تولد بھی نہیں ہوا۔

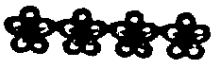

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حضرت صدیق کی خلافت پر قرائن

حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگرچہ واضح الفاظ میں نام لے کر خلیفہ کا تعین و تقرر نہیں کیا لیکن ایسے قرائن اور اشارات و کنایات فرما دیئے جس سے ہر ذی شعور و ذی فہم سمجھ سکتا ہے کہ یہ خلافت صدیقی کا اعلان ہے۔ اس پر چند احادیث ملاحظہ فرمائیں؛

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت، قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم: "لا ینبغی لقوم فیھم ابوبکر ان یومھم غیرہ۔"

(جمع ترمذی، کتاب المناقب باب فی مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما رقم الھدیث 3673، دارالمعرفہ بیروت)

ترجمہ: "ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کسی قوم کے لیے مناسب نہیں جن میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ موجود ہوں کہ ان کی امامت اِن (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے علاوہ کوئی اور شخص کروائے۔"

2- عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ ان امرئة سألت رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا، فامرھا ان ترجع الیہ، قالت: یا رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ارایت ان جئت فلم اجدك؟ قال ابی:

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

كانها تعنى الموت" قال "فان لم تجديني فاتى ابابكر۔

(صحیح بخاری، کتاب الاحکام، باب الاستخلاف رقم الحدیث 7220 — صحیح بخاری 3659-7360 ..... صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 6129-6130 — جامع ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 3676 دار المعرفہ بیروت — صحیح ابن حبان 6656 — المعجم الکبیر 1557 ..... الطبقات الکبریٰ جلد3 صفحہ177)

ترجمہ: ''محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کسی چیز کے بارے میں پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے دوبارہ آنے کا حکم فرمایا، اُس نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں آؤں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پاؤں تو؟ (محمد بن جبیر فرماتے ہیں کہ) میرے والد (جبیر بن مطعم) نے فرمایا گویا وہ عورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مراد لے رہی تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر کے پاس آنا۔

3- عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضه۔ ادعی لی ابابكر و اخاك، حتّٰی اكتب كتابا، فانی اخاف ان يَتَمَنّٰی متمن و يقول قائل: انا اولٰی، و يابی الله والمومنون الا ابابكر۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 6181 دار الکتاب العربی، بیروت — مسند احمد 2/488)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایامِ مرض میں مجھ سے فرمایا: میرے لیے ابوبکر اور اپنے بھائی کو بلاؤ تاکہ میں ایک مکتوب لکھ دوں، کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے گا اور کہے گا ''میں زیادہ حق دار ہوں'' اور اللہ عزوجل اور مومنین ابوبکر کے غیر کا انکار کر دیں گے۔

4- عن ابی سعید، ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم جلس علی المنبر فقال: عبد خیرہ اللّٰہ بین ان یوتیہ زہرۃ الدنیا و بین ما عندہ، فاختار ما عند اللّٰہ فبکّٰی ابوبکر و بکی فقال: فدیناک بآبائنا و امہاتنا، قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو المخیر، و کان ابوبکر اعلمنا بہ: و قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ''ان امن الناس عَلَیَّ فی مالہ و صحبتہ ابوبکر، ولو کنت متخذا خلیلا لا تخذت ابابکر خلیلا، ولٰکن اخوۃ الاسلام، لا تبقین فی المسجد خوفۃ اِلا خوخۃ ابی بکر۔

(صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب الخوفۃ والممر فی المسجد رقم 466، و فی کتاب الصحابۃ، باب ھجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابہ الی المدینۃ رقم الحدیث 3904 دارالکتاب العربی، بیروت..... صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ باب من فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 6120، دارالکتاب العربی، بیروت..... سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 3660، دارالمعرفہ بیروت..... مسند احمد، 1150، مصنف ابن ابی شیبہ 3126..... صحیح ابن حبان 2861، سنن نسائی کبریٰ 8103..... الاستیعاب جلد3 صفحہ967، صفۃ الصفوۃ جلد1 صفحہ243)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ترجمہ: ”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے مرض وصال میں) منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ایک بندے کو اللہ نے دنیا کی زینت اور جو اُس کے پاس ہے اُس میں اختیار دیا ہے پس اُس بندے نے اُس کو اختیار کرلیا جو اُس کے پاس ہے۔ حضرت ابوبکر (یہ سن کر) رونے لگ گئے اور عرض کرنے لگے ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ (راوی کہتے ہیں) کہ وہ اختیار نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا، اور حضرت ابوبکر ہم سب سے زیادہ جاننے والے تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک اپنے مال اور اپنی صحبت کے اعتبار سے مجھ پر سب سے زیادہ لوگوں میں سے احسان کرنے والا ابوبکر ہے اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن اخوت اسلامی ہے۔ مسجد میں کوئی کھڑکی باقی نہ رہے سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے (اشارہ خلافت کی طرف تھا)۔

5- عن عائشة ضی اللّٰہ عنها: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرا بسدا الابواب الاباب ابی بکر۔

(جامع ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ رقم الحدیث3678، دارالمعرفہ بیروت)

ترجمہ: ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کے دروازے کے سوا تمام دروازے بند کرنے کا حکم فرمایا۔“

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اس حدیث پر علماء کا اتفاق ہے کہ اس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا اشارہ ہے۔ (تاریخ الخلفاء 187، پروگریسو بکس لاہور)

6- عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "ما من نبی اِلا وله وزیران من اهل السمآء و وزیران من اهل الارض، فاما وزیرای من اهل السمآء فجبریل و میکائیل، و اما وزیرای من اهل الارض فابوبکر و عمر۔

(سنن الترمذی، ابواب المناقب باب فی مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما رقم الحدیث 3680 دارالمعرفه بیروت..... المستدرك رقم الحدیث 3047..... تهذیب الاسمآء، جلد 2 صفحه478)

ترجمہ: "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر نبی کے لیے دو وزیر آسمان والوں میں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ پس آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر، جبرائیل و میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین والوں میں سے میرے دو وزیر ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔"

7- عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: کنا نصد و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حَیّ و اصحابه متوافرون "ابوبکر و عمر و عثمان" ثم نسکت۔

(مسند احمد، رقم الحدیث 4626..... مصنف ابن ابی شیبه، رقم 31936..... مسند ابویعلی رقم الحدیث 5784..... المعجم الکبیر للطبرانی جلد12 صفحه345 رقم الحدیث 13301)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں جبکہ آپ کے صحابہ کرام کافی تعداد میں تھے ہم اس طرح شمار کیا کرتے تھے۔ ''حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور پھر خاموش ہو جاتے۔'' (یہی ترتیب خلافت ہے)۔

8- عن حذیفه رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: اقتدوا باللذین من بعدی ابی بکر و عمر۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب باب فی مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما رقم الحدیث 3662-3663 دارالمعرفه، بیروت..... سنن ابن ماجه المقدمه: باب فی فضائل اصحاب، رسول الله ﷺ، فضل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 97 دارالسلام ریاض، مسند احمد، رقم 23889)

ترجمہ: ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) کی اقتدا کرنا۔''

9- عن عائشة ام المؤمنین انها قالت: ان رسول اللّٰه ﷺ قال فی مرضه ''مروا ابابکر یصلی بالناس'' قالت عائشة: قلت ان ابابکر اذا قام فی مقامك لم یسمع الناس من البکاء فمر عمر فلیصل للناس فقالت عائشة فقلت لحفصة قولی له ان ابابکر اذا قام فی مقامك لم یسمع الناس من البکاء فمر عمر فلیصل ففعلت حفصة فقال رسول اللّٰه ﷺ ''مَهْ انکن لأنتن صواحب یوسف مروا اباکر فلیصل بالناس۔

(صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب اهل العلم والفضل احق بالامامة رقم الحدیث 679.....

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

صحیح بخاری، رقم الحدیث 716-7303 — صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استخلاف الامام اذا عرض له عذر رقم الحدیث 936، 940، 941، 943، 948 دارالکتاب العربی بیروت..... سنن ترمذی، کتاب المناقب باب فی مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما رقم الحدیث 3672 دارالمعرفه بیروت — صحیح ابن حبان رقم 6601 — مسند احمد رقم 24691، 25701)

ترجمہ: ''ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض وصال میں ارشاد فرمایا ابوبکر کو (میری طرف سے) حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو وہ کثرت گریہ کی وجہ سے لوگوں کو (کچھ بھی) سنا نہیں سکیں گے۔ آپ، عمر کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کریں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب آپ کے مقام پر کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو کچھ سنا نہیں سکیں گے۔ پس آپ حضرت عمر کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رک جاؤ! بے شک تم صواحب یوسف کی طرح ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (میری طرف سے) حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔''

قارئین! اس حدیث میں واضح دلیل ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

صدیق اکبر کو اپنا نائب اور قائم مقام مقرر فرمایا اور آپ کو منصب امامت عطا فرما کر عملی طور پر آپ کی خلافت کا اعلان فرمایا۔ کیونکہ یہاں اگر فقط نماز پڑھوانا مقصود تھا تو تمام صحابہ موجود تھے۔ حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہم جیسے جلیل القدر صحابہ جو یقیناً منصب امامت کے اہل تھے اُن کی موجودگی میں بطور خاص تاکیداً اپنا مصلیٰ حضرت صدیق کو عطا فرمانا جبکہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ نے حضرت عمر کا نام بھی تجویز کیا۔ اس بات کی بین دلیل و برہان ہے کہ یہاں فقط نماز کا معاملہ نہیں تھا بلکہ بالفعل خلافت صدیقی کی طرف اشارہ تھا۔ بلکہ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ایک نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی (حضرت ابوبکر کی عدم موجودگی کی وجہ سے) تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس پر غضب ناک ہوئے اور آپ نے تاکیداً فرمایا کہ ابوبکر ہی تم لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حدیث کے لفظ ہیں:

لما سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم صوت عمر، قال ابن زمعة: خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اطلع راسه من حجرته ثم قال: "لا، لا، لا، لیصل للناس ابن ابی قحافة" یقول ذٰلك مغضبا۔

(سنن ابوداؤد، کتاب السنة، باب فی استخلاف ابی بکر، رقم الحدیث 4661، دار السلام ریاض)

ترجمہ: "جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز کو سنا۔ ابن زمعہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر انور کو حجرہ سے باہر نکالا پھر فرمایا۔ نہیں نہیں، نہیں۔ لوگوں کو ابن قحافہ یعنی (حضرت)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ابوبکر نماز پڑھائیں، اور یہ بات غضب ناک ہو کر فرمائی۔"

دوسری حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

خرج عبدالله بن زمعة فاذا عمر فی الناس، کان ابوبکر غائبا، فقلت: یا عمر: قم فصل بالناس، فتقدم فکبر، فلما سمع رسول الله ﷺ صوته۔ و کان عمر رجلا مجهرا، قال "فاین ابوبکر؟ یابی الله ذلك والمسلمون، یابی الله ذلك والمسلمون" فبعث الی ابی بکر فجاء بعد ان صلی عمر تلك الصلوٰة فصلّی بالناس۔

(سنن ابوداؤد، کتاب السنة باب: فی استخلاف ابی بکر رقم الحدیث 4660، دارالسلام ریاض)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن زمعہ آئے تو دیکھا کہ حضرت عمر لوگوں میں موجود ہیں اور حضرت ابوبکر غائب ہیں (آپ فرماتے ہیں) میں نے کہا اے عمر! آپ کھڑے ہوں اور لوگوں کو نماز پڑھائیں پس آپ آگے بڑھے اور تکبیر کہی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے آپ کی آواز کو سماعت کیا اور حضرت عمر اونچی آواز والے تھے تو حضور قدس ﷺ نے فرمایا: "ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں؟ اللہ عزوجل اور مسلمان اس بات کا انکار کرتے ہیں۔ اللہ عزوجل اور مسلمان اس بات کا انکار کرتے ہیں (کہ میرے بعد میرے مصلیٰ پر ابوبکر کے علاوہ کوئی اور کھڑا ہو) پس حضور

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اقدس ﷺ نے حضرت ابوبکر کی طرف کسی کو بھیجا پس وہ آئے
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نماز پڑھانے کے بعد آپ نے دوبارہ
لوگوں کو نماز پڑھائی۔"

اس حدیث سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت ابوبکر کو نماز پڑھانے کی کتنی تاکید فرمائی اور غضب ناک ہو کر دو بار یہاں تک فرمایا کہ یابی اللّٰہ ذلك والمسلمون کہ اللہ بھی انکار کرتا ہے اور مسلمان بھی اس بات کا انکار کرتے ہیں۔ اور یہ شدت اور غضب اور نماز کا دوبارہ پڑھوانا اس لیے تھا کہ حضور اقدس ﷺ کو معلوم تھا کہ میرا وقت وصال قریب ہے۔ لہٰذا آپ نے اپنا مصلیٰ تمام صحابہ کی موجودگی میں حضرت صدیق کو عطا فرمایا۔ تاکہ امر خلافت میں حضرت صدیق کی اولویت اور استحقاق کے متعلق ادنیٰ شبہ بھی کسی کے ذہن میں باقی نہ رہے اور تمام صحابہ حضور اقدس ﷺ کی جانشینی کے متعلق بغیر تامل آپ ہی کا انتخاب کر دیں اور پھر یہ کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے تقریباً 17 نمازیں حضور اقدس ﷺ کے مرض وصال میں پڑھائیں، اس دوران میں بھی آپ نے منع نہیں فرمایا۔ اور اگر اللہ کا منشاء بھی یہ نہ ہوتا تو اللہ وحی بھیج کر آپ کو منع فرما دیتا۔ سو جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے رہے تو معلوم ہوا کہ اللہ رب العزت اور اُس کے حبیب مکرم ﷺ کی خوشنودی اور رضا حضرت صدیق کے نائب اور خلیفہ ہونے میں تھی۔

❀❀❀❀

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

نگاہِ مرتضوی میں خلافتِ صدیقی

یہی وجہ ہے کہ تمام صحابہ کرام، خواہ وہ بدری صحابہ ہوں یا مہاجرین و انصار اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نہج البلاغہ میں بڑا مشہور خطبہ ہے جس میں آپ نے خلیفہ اُسی کو قرار دیا جس پر تمام مہاجرین وانصار اور بدری صحابہ متفق ہو جائیں اور یقیناً حضرت صدیق پر تمام صحابہ متفق تھے۔ چنانچہ روایت کے لفظ یہ ہیں:

انه با یعنی القوم الذین بایعوا ابابکر و عمر و عثمان علی ما بایعوهم علیه فلم یکن للشاهدان یختار ولا للغائب ان یرد و انما الشوری للمهاجرین والانصار فان اجتمعوا علٰی رجل و سموه اماما کان ذلك للّٰه رضی فان من امرهم خارج بطعن او بدعة ردوه اِلٰی ما خرج منه فان ابی قاتلوه علٰی اتباعة غیر سبیل المومنین ولا معا تولٰی۔ (نهج البلاغة کتاب نمبر6)

ترجمہ: ''میرے ساتھ انہی لوگوں نے بیعت کی ہے جن لوگوں نے ابوبکر وعمر وعثمان (رضی اللہ عنہم) سے بیعت کی تھی۔ پس کسی حاضر کو یہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حق نہیں پہنچتا کہ میرے بغیر کسی دوسرے شخص کو خلیفہ بنائے اور نہ کسی غائب کو یہ حق پہنچتا ہے کہ (ایسی خلافت کو) رد کرے اور (انعقاد و خلافت میں) مشورہ کا حق اور انتخاب کا اختیار صرف مہاجرین و انصار کو ہے پس جس آدمی پر اُن کا اجماع اور اتفاق ہو جائے اور اُس کو امام و امیر کے نام سے موسوم کریں تو انہیں کا اجماع اور امیر بنانا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی ہے۔ پس جو شخص بھی ان کے اجماعی فیصلہ پر طعن کرتے ہوئے یا نیا راستہ اختیار کرتے ہوئے اس سے الگ ہونا چاہے تو اُس کو اُسی اجماعی فیصلہ کی طرف لوٹانے کی کوشش کرو اور اگر واپس آنے اور موافقت کرنے سے انکار کرے تو اُس کے خلاف جنگ کرو۔ اس بنیاد پر کہ اُس نے مسلمانوں کے راستہ کے علاوہ دوسرا راستہ اختیار کر لیا اور اللہ تعالیٰ نے اُس کو ادھر ہی پھیر دیا ہے جس طرف وہ اپنی مرضی سے پھرا ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اس فرمان سے چند امور معلوم ہوئے:

1- آپ مہاجرین و انصار کے انتخاب اور کسی بھی شخص کو خلافت کے لیے نامزد کرنے کو نہ صرف درست اور صحیح سمجھتے تھے بلکہ اس کو اللہ تعالیٰ کا فیصلہ اور اُس کی رضامندی قرار دیتے تھے۔

2- آپ اُن کے اجماع و اتفاق سے طے ہونے والے معاملہ کو راہِ ہدایت اور راہِ حق سمجھتے ہیں اور اُس کی مخالفت کو گمراہی و ضلالت سمجھتے ہیں۔ اسی لیے الگ ہونے والے کو طاعن اور بدعتی فرمایا اور اُس کو ہر قیمت پر

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

مہاجرین و انصار کے اختیار کردہ راستہ کی طرف لوٹانے کا حکم دیا۔ اگر دوسری طرف بھی ہدایت اور حقانیت کا امکان ہوتا تو اُس سے پھیرنا کیونکر واجب و لازم ہوسکتا تھا اور جب حضرت صدیق کی خلافت پر تمام مہاجرین و انصار کا اتفاق ہوگیا تو نگاہِ مرتضوی میں اللہ جل مجدہ کی خوشنودی اور رضا بھی اسی امر پر تھی اب اس نظریہ وعقیدہ پر جو قائم ہوگیا وہ راستی اور سچائی کی راہ پر گامزن ہوا اور جس نے اس نظریہ وعقیدہ سے انحراف کیا تو وہ گمراہ، بے دین، بدعتی اور جہنم کا ایندھن قرار پایا۔

3- واپس نہ آنے والے کو آپ نے واجب القتال قرار دیا اور اہلِ حق کے خلاف جہاد واجب تو کجا جائز بھی نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا قتال و جہاد کو واجب قرار دینا بھی اس حقیقت کی بین دلیل ہے کہ مہاجرین و انصار کی مخالفت کرنا صرف غلط ہی نہیں ناقابلِ برداشت اور ناقابلِ عفو جرم ہے۔

4- ان کے خلاف چلنے والے کو ولاہ اللہ ما تولی کہہ کر یہ بھی واضح کر دیا کہ جب جدوجہد اور سعی و کوشش کے باوجود وہ واپس نہیں آتا تو سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت قاہرہ غالبہ سے اسے گمراہی کے راستہ پر ڈال دیا، اس لیے راہِ راست پر چلنے کی صلاحیت اور لیاقت بھی اُس سے چھن گئی اور وہ سقر کے راستہ پر گامزن ہوگیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ استدلال و استشہاد قرآن مجید کی اس آیت کریمہ سے ہے۔

وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا۔ (النسآء: 115)

ترجمہ: ''اور جو رسول کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ ہدایت اُس پر واضح ہوگئی اور مسلمانوں کی راہ سے جدا چلے ہم اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری پلٹنے کی جگہ ہے۔''

ایک اور اسی طرح کی روایت ''کشف الغمہ'' جو اہلِ تشیع کی معتبر کتاب ہے، میں ہے:

''ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا۔ میں آپ کے ساتھ بیعت کرتا ہوں۔ جواباً شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لیس ذالك الیکم انما ذٰلك لاهل بدر فمن رضوا به فهو خلیفه۔ (کشف الغمہ صفحہ 23 مطبوعہ ایران)

ترجمہ: ''یہ تمہاری ذمہ داری نہیں ہے بلکہ یہ اہلِ بدر مہاجرین و انصار کا حق ہے جس پر وہ راضی ہو جائیں وہی خلیفہ ہے۔''

اس روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے واشگاف الفاظ میں اُس شخص کو خلیفہ برحق اور خلیفہ راشد قرار دیا جس پر مہاجرین و انصار متفق اور راضی ہوں۔ اور لاریب حضرت صدیق کے خلیفہ ہونے پر تمام اہلِ بدر مہاجرین و انصار متفق اور راضی تھے۔ جس سے معلوم ہوا کہ نگاہِ مرتضوی میں حضرت صدیق اکبر خلیفہ برحق اور خلیفہ راشد تھے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

[illegible] مختلف فرقہ میں حضرت [illegible] کا طرز عمل اور نظریہ [illegible]
[illegible] صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں اس طرح مندرج ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا ما صالح علیہ الحسن بن علی بن ابی طالب معاویۃ بن ابی سفیان صالحہ علی ان یسلم علیہ ولایۃ امر المسلمین علی ان یعمل فیھم بکتاب اللہ و سنۃ رسول اللہ و سیرۃ الخلفاء الراشدین۔ (کشف الغمہ جلد ۱ صفحہ 570)

ترجمہ: "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ وہ معاہدہ و پیمان ہے جس پر (حضرت) حسن بن علی (رضی اللہ عنہ) نے معاویہ بن سفیان کے ساتھ مصالحت کی ہے۔ انہوں نے معاویہ بن سفیان کے ساتھ مصالحت کی کہ اُن کو اہلِ اسلام کی ولایت اس شرط پر سونپی جاتی ہے کہ اُن میں اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کی سیرت کے مطابق عمل کرے۔"

فائدہ: اس عبارت سے ظاہر ہو گیا کہ حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ خلفائے ثلاثہ کو خلفائے راشدین سمجھتے تھے ورنہ صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر فرماتے بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا چونکہ اختلاف رہا لہٰذا قرین قیاس یہی ہے کہ یہاں خلفائے راشدین سے مراد حضرت صدیق اکبر، حضرت فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم ہیں۔

یہ تمام روایات کتب اہلِ تشیع سے ماخوذ ہیں۔ اور اہلِ تشیع اگر ان روایات کو تسلیم کریں تو اُن کے مذہب غیر مہذب کی تمام بنیادیں منہدم ہو

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جائیں اس لیے انہوں نے ان تمام روایات کی تاویل فاسد یہ کی کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تقیہ تھا۔ ایک مرتبہ راقم الحروف کا ایک ایران کے فاضل شیعہ کے ساتھ مباحثہ ہوا جس میں اُس نے خلفائے ثلاثہ کی خلافت کو باطل ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ راقم نے اُسے کہا کہ یہ حدیث تم بھی تسلیم کرتے ہو اور ہماری کتب اہل سنت میں بھی یہ روایت موجود ہے کہ ''علی حق کے ساتھ ہے اور حق علی کے ساتھ ہے'' اور ایک روایت میں ہے کہ علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے'' (رضی اللہ عنہ) سو اگر حضرت صدیق اکبر، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی خلافت باطل تھی تو کیا وجہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کے ہاتھ پر بیعت کی اُن کے تمام زمانہ خلافت میں اُن کے وزیر و مشیر رہے۔ اُن کے پیچھے نمازیں ادا کرتے رہے، اور اپنے زمانہ خلافت میں کوفہ کی جامع مسجد میں برسرِ منبر اُن کی توصیف و تحسین پر مبنی خطبے پڑھتے رہے۔ یا تو یہ تسلیم کر لو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا باطل کے ساتھ بھی سمجھوتہ ہو سکتا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ظالموں کے مددگار بلکہ اُن کے مداح ہو سکتے ہیں یا پھر یہ تسلیم کر لو کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نگاہ مرتضوی میں خلیفہ برحق ہیں۔

جب اس سادہ سی اور معقول بات کا جواب اُس شیعی فاضل سے نہ بن پڑا تو سیخ پا اور مشتعل ہو کر زبان درازی اور سب و شتم پر اتر آیا۔ کسی نے سچ کہا ہے:

اذا یئس الانسان طال لسانہ۔

نیز جو تاویل فاسد انہوں نے کی کہ اہلِ بیت تقیہ کرتے رہے اُن کا اندر کا نظریہ کچھ اور تھا باہر کا کچھ اور۔ اس تاویل فاسد سے اہلِ بیت کا بزدل و کمزور

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ہونا ثابت ہوتا ہے اُن کی جرأت، شجاعت، استقامت اور استقلال پر حرف آتا ہے اور یہ یقیناً مولائے کائنات حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شدید توہین و تنقیص اور اُن کے ساتھ قلبی بغض و عداوت پر دلیل ہے کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جو "اسد اللہ" اور "لا فتیٰ الا علی" کی شان سے متصف ہوں جن کی تلوار حیدری کے سامنے کفر کے بڑے بڑے نامور شہزور عاجز و درماندہ ہو جائیں اور میدانِ جنگ میں اُن کے قدم اکھڑ جائیں۔ اور جو خود فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! علی بن ابی طالب کو موت اس طرح پسند ہے جیسے دودھ پیتے بچے کو ماں کا دودھ پسند ہوتا ہے۔ (نہج البلاغۃ) نیز فرماتے ہیں کہ اگر علی ابن ابی طالب کے مقابلے میں ساری دنیا آ جائے تو علی کے دل میں کوئی خوف اور کسی قسم کا کھٹکا نہ ہوگا اور علی بغیر خوف و خطر اُن تمام سے برسرِ پیکار ہوگا۔ (نہج البلاغۃ) بھلا جس کی قوت و طاقت جرأت و شجاعت اور استقامت و پامردی کا یہ عالم ہو اُن سے یہ بات کب تصور میں آ سکتی ہے کہ وہ کسی کے ڈر و خوف کی بناء پر اُس سے بیعت کرے۔ اُن کا وزیر و مشیر بنے اُن کے پیچھے نمازیں پڑھے اور یہ ڈر و خوف اتنا شدید ہو کہ اپنے زمانہ خلافت میں جبکہ ان کو وصال فرمائے کئی برس گزر چکے ہوں وہ ان کی مدح میں رطب اللسان رہیں؟ کیا واقعی شیر خدا کی یہی شان ہے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ شیر خدا کی شان تو یہ ہے۔

آئینِ جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں رو باہی

بھلا جن کی تعلیم و تربیت اور فیض و نظر سے اُن کے لختِ جگر نواسہ رسول امامِ عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی یہ شان ہو کہ وہ میدانِ کربلا میں 72

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تن، سر سے جدا ہونا، گھوڑوں کی ٹاپوں کا برداشت کرنا، پیاسا رہنا، تپتی ریت پر جلنا، نیزوں کے واروں کا برداشت کرنا سب کچھ خوشی سے قبول کریں لیکن ظالم کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا گوارا نہ کریں۔ اور ظلم کے ساتھ سمجھوتہ نہ کریں۔ کیا اُن کے والد جو اسد اللہ الغالب کے لقب سے آفاق عالم میں مشہور ہیں اور جن کی نگاہِ توجہ سے حضرت امام حسین کو یہ جرأت واستقامت میسر ہے وہ ڈر کر، دب کر اور عاجز ہو کر العیاذ باللہ ظلم کے ساتھ سمجھوتہ کریں اور ظالموں کے ہاتھ میں ہاتھ دیں۔ واللہ یہ مولائے کائنات پر بہت بڑا بہتان اور افتراء ہے اور شان مرتضوی کی کھلی توہین و بے ادبی ہے۔ خدا عزوجل کی قسم! اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کو خلیفہ برحق وراشد نہ سمجھتے تو کبھی مولا علی رضی اللہ عنہ اُن کے ہاتھ پر بیعت نہ کرتے ہمارا یہ ایمان ہے کہ جو حضرت علی کا ظاہر تھا وہی حضرت علی کا باطن تھا اور یہ دوغلی پالیسی اور منافقانہ روش کہ اندر کچھ ہو اور باہر کچھ ہو، کوئی دنیادار اور اقتدار کا حریص ہی کر سکتا ہے، تاجدارِ ولایت کے قطعاً لائق نہیں۔

❀❀❀❀

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حضرت صدیق اللہ کے محبّ و محبوب ہیں

ایمان کا اقتضاء یہ ہے کہ اللہ رب العزت اور اُس کے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر شے سے بڑھ کر محبت کی جائے، دنیا کی کسی شے سے محبت اگر اللہ عزوجل اور اُس کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت سے بڑھ گئی تو ایمان ہی باقی نہ رہے گا۔ یہی محبت اصل ایمان، اساسِ دین اور روحِ اسلام ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ (البقرۃ: 165)

ترجمہ: ''اور جو ایمان والے ہیں انہیں اللہ سے انتہائی شدت کی محبت ہے۔''

نیز فرمایا:

قل اِن کان اٰباؤکم و ابناؤکم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموال اقترفتموھا و تجارۃ تخشون کسادھا و مسٰکن ترضونھا احب الیکم من اللّٰہ و رسولہ و جھاد فی سبیلہ فتربصوا حتّٰی یاتی اللّٰہ بامرہٖ واللّٰہ لا یھدی القوم الفٰسقین۔ (التوبۃ: 24، پارہ10)

ترجمہ: ''تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اُس کے رسول اور اُس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔"

حدیث پاک میں ہے:

عن انس رضی اللہ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ "لا یومن احدکم حتّٰی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین۔

(صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم من الایمان رقم الحدیث15 دارالکتاب العربی بیروت..... صحیح مسلم، رقم الحدیث 168..... سنن نسائی رقم 5028..... سنن ابنِ ماجہ67..... مسند ابویعلی 3049..... صحیح ابن حبان 179..... شعب الایمان 1374..... مسند احمد 12814..... شرح السنۃ22..... المعجم الاوسط 2854..... سنن دارمی 274)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بندہ اُس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اُسے اُس کے والد، اُس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہوجاؤں۔"

ایک اور حدیث میں ہے:

عن انس، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "ثلاث من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان: ان یکون اللّٰہ و رسولہ احب الیہ مما سواھما، ان یحب المرء لا یحبہ اِلا للّٰہ، و

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ان یکرہ ان یعود فی الکفر کما یکرہ ان یقذف فی النار۔

(صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب حلاوۃ الایمان، رقم الحدیث 16، دارالکتاب العربی بیروت..... صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب خصال من اتصف بھن وجد حلاوۃ الایمان، رقم الحدیث 163، دارالکتاب العربی..... سنن الترمذی کتاب الایمان باب ما جآء فی ترک الصلٰوۃ، رقم الحدیث 2624، دارالمعرفہ بیروت..... مسند احمد، 12328..... مسند ابویعلٰی 3279..... صحیح ابن حبان 237 شعب الایمان 1624)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تین باتیں جس میں ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت اور چاشنی پالے گا۔ یہ کہ اللہ اور اس کا رسول باقی تمام سے زیادہ محبوب ہوں۔ اور یہ کہ وہ کسی سے محبت صرف اللہ کے لیے رکھے اور یہ کہ وہ کفر میں لوٹنے کو اس طرح ناپسند کرے جس طرح وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔''

اور اللہ رب العزت نے اپنی محبت کو اتباع رسول اور نسبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مضمر کر دیا ہے۔ کوئی انسان اُس وقت تک اللہ کے ساتھ محبت کے مقام پر فائز نہیں ہو سکتا جب تک وہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کی پیروی اطاعت اور اتباع نہیں کرتا۔ اللہ رب العزت نے فرمایا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (اٰلِ عمران: 31)

ترجمہ: ''اے محبوب! تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

یعنی یہ نسبت رسول اور اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعجاز ہے کہ انسان فقط خدا عزوجل کا محب ہی نہیں بلکہ محبوب بن جاتا ہے۔ نیز اسی اطاعت و فرمانبرداری اور اتباع و پیروی سے تقویٰ کی دولت بھی نصیب ہوتی ہے، کیونکہ تقویٰ نام ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کی پیروی اور آپ کے مکارم اخلاق اور سیرت کو اپنانے کا ہے اور آپ نے پیچھے پڑھا کہ حضرت صدیق صرف متقی نہیں بلکہ "اتقی" ہیں۔

وَ سَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى۔

ترجمہ: "اور جہنم سے وہ شخص جو سب سے بڑا متقی ہے۔ بہت دور رکھا جائے گا جو اپنا مال تزکیہ نفس کے لیے دیتا ہے۔"

جس کا مفاد یہ ہے کہ اس امت میں سب سے زیادہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور آپ کی اتباع کرنے والے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کامل کا ثمرہ و نتیجہ اللہ رب العزت کی محبوبیت کی مسند اور مقام ہے۔ سو جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ اس امت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والے ہیں تو لاریب اس امت میں سب سے زیادہ اللہ کی بارگاہ میں محبوبیت بھی آپ ہی کو نصیب ہے جس پر یہ آیت واضح دلیل ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗۤ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۔ (المائدۃ:54)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم سے جو شخص اپنے دین سے مرتد ہو جائے گا، تو عنقریب اللہ ایسی قوم کو لے کر آئے گا جس سے اللہ محبت کرے گا اور وہ اللہ سے محبت کرے گی، وہ مومنوں پر نرم ہوں گے اور کافروں پر سخت ہوں گے، وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو چاہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا بہت علم والا ہے۔''

اس آیت کریمہ کا مصداق اتم حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ذات ہے۔ کیونکہ یہ بات تاریخ سے ثابت ہے اور کسی ایک منکر و متعصب کو اس سے مجال انکار نہیں کہ اسلام میں مرتدین کے ساتھ سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جنگ کی۔ جب محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو عرب کے بہت سے قبائل مرتد ہو گئے۔ نبوت کے مدعیوں نے سر اٹھا لیا۔ بعض قبائل نے زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کر کے راہِ ارتداد اپنائی۔ ہر طرف سے فتنوں کی موجیں امڈ امڈ کر آنے لگیں۔ یہی وقت ایمان کی استقامت، جرأت و بہادری اور استقلال و ثبات کے امتحان کا تھا۔ حضرت صدیق نے عین اُس کڑے وقت میں مرتدین کے ساتوں فرقوں کا استیصال کیا۔ آپ ہی کی جدوجہد کے نتیجہ میں اسلام کو استقامت ملی اور شرق و غرب میں اسلام پھیلنے لگا اور تمام دنیا کے متمول حکمران مغلوب ہونے لگے اور اسلام کے علاوہ باقی ادیان اور ملل کے چراغ بجھنے لگے اور آفتاب اسلام پوری آب و تاب سے جگمگانے لگا اور اسلام ایک غالب دین

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کی حیثیت سے پوری دنیا میں متعارف ہوا۔ اس آیت کی تفسیر میں یہی مذہب حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ، حضرت امام حسن، حضرت قتادہ، ضحاک اور ابن جریج اور دیگر بہت سے صحابہ و تابعین کبار کا ہے۔ اہلِ تشیع کا قول یہ ہے کہ اس آیت کے مصداق حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں، لیکن یہ نظریہ متعدد وجوہ سے درست نہیں۔ اولاً حضرت علی کے عہد میں مرتدین کے ساتھ جنگ کا واقعہ پیش نہیں آیا۔ ثانیاً یہ بات تسلیم بھی کر لی جائے کہ اس آیت کا مصداق حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی ہیں تو سوال یہ ہے کہ جب حضرت صدیق اکبر پوری آب و تاب کے ساتھ تختِ خلافت پر متمکن ہوئے اور جمیع صحابہ کرام نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ تو اہلِ تشیع کے نزدیک انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت کی نص صریح کا انکار کیا اور وہ سب کافر اور مرتد ہو گئے۔

کما قالو! ارتد الناس الا ثلاثة او اربعة۔

(رجال کشی صفحہ 16، انوار نعمانیہ جلد1 صفحہ18، روضہ کافی صفحہ296)

ترجمہ: ''تین صحابہ کے سوا تمام مرتد ہو گئے۔''

اور جب العیاذ باللہ تعالیٰ حضرت صدیق و فاروق سمیت تمام مہاجرین و انصار اہلِ تشیع کے زعم باطل میں مرتد ہو گئے تو اس آیت کے مطابق جو کہ اللہ کا وعدہ ہے اور جس کے خلاف ہونا ناممکن ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان تمام مرتدین سے قتال و جہاد کرتے اور ان کی بیخ کنی و استیصال کرتے ہوئے خود تخت خلافت پر متمکن ہوتے۔ لیکن حضرت علی کا قتال و جہاد کرنا تو کجا حضرت علی تو اُن کے ہاتھ پر بیعت کرتے نظر آتے ہیں۔ اُن کے پیچھے نمازیں پڑھتے، اُن کے وزیر و مشیر بنے اور اُن کے مداح بنے تو اب دو ہی صورتیں ہیں ایک یہ کہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

العیاذ باللہ تعالیٰ اللہ نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ اور یہ نظریہ وعقیدہ کہ اللہ اپنے وعدہ کے خلاف کرتا ہے، قرآن کی نص صریح کے مزاحم و مقابل ہے اور کفر و ارتداد ہے۔ اور دوسری صورت یہ ہے اور یہی برحق ہے کہ حضرت صدیق اکبر اللہ رب العزت کے محبوب اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے اور برحق خلیفہ اور تمام صحابہ کامل مومن وراسخ متقی ہیں۔ جبھی اللہ نے حضرت علی کو اُن سے قتال کے لیے منتخب نہیں کیا۔ اہلِ تشیع ان دونوں صورتوں میں سے جو صورت بھی تجویز کریں اُن کے لیے سم قاتل ہے۔

اللہ رب العزت نے اس آیت کریمہ میں حضرت صدیق کی چند صفات بیان فرمائیں:

1- حضرت صدیق اللہ رب العزت کے محب ومحبوب ہیں۔
2- مومنین پر نرم ہیں۔
3- کافروں پر سخت ہیں۔
4- اللہ جل مجدہٗ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں۔
5- شریعت کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے۔
6- اُن پر اللہ کا فضل ہے۔

حضرت صدیق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوبِ اعظم

ان میں سے ہر ایک پر دلائل ملاحظہ فرمائیں۔ تاکہ علیٰ وجہ البصیرت معلوم ہو جائے کہ اس آیت کا مصداق سیدنا صدیق اکبر ہیں:

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

1- جہاں تک حضرت صدیق رضی اللہ عنہ، اللہ رب العزت کا محبوب و محب ہونے کا معاملہ ہے یہ اس قدر واضح اور بین ہے کہ کسی قرآن کا نظر بصیرت سے مطالعہ کرنے والے پر مخفی و پوشیدہ نہیں۔ سابقہ سطور میں ہم نے مفصل قرآنی آیات سے بیان کیا کہ اللہ رب العزت نے مختلف مقامات پر آپ کی تحسین و توصیف فرمائی کہیں ''اتقی'' فرمایا تو کہیں ''اکرم'' کہیں ''صاحب فضل و وسعت'' فرمایا تو کہیں ''تاجدارِ صداقت'' کہیں ''معہ'' کے ساتھ آپ کی افضلیت کو بیان فرمایا تو ہیں ''لصاحبہٖ'' کے ساتھ آپ کی عظمت کو بیان کیا اور یہ سب اللہ رب العزت کی آپ سے محبت کی دلیل ہے۔ لیکن ایک عقلی دلیل آپ کے محبوب و محب ہونے کی یہ ہے کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ رب العزت کے نائب اعظم اور مملکت خداوندی کے وزیر اعظم ہیں۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ رب العزت کے ذات و صفات کے مظہر اتم ہیں۔ اس لیے جو اللہ رب العزت کا محبوب ہوگا یقیناً وہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی محبوب ہے۔ اور جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ہوگا یقیناً وہ اللہ رب العزت کا بھی محبوب ہے۔ جیسے اللہ رب العزت اور اُس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا ایک ہے۔ جس پر اللہ راضی ہوگا یقینی و قطعی بات ہے اُس سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھی راضی ہوں گے اور جس سے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام راضی ہوں یقیناً اُس سے اللہ جل مجدہٗ بھی راضی ہوگا۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَاللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ۔ (التوبہ:62)

ترجمہ: ''اور اللہ اور اس کا رسول اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ اُس

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کو راضی کیا جائے۔"

لہٰذا اس پر چند احادیث ملاحظہ فرمائیں اور اندازہ کریں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنی محبت ہے۔ جو یقیناً آپ کے محبوب خدا عزوجل ہونے کی دلیل ہے۔

1- قالت عائشة رضی اللہ عنہا لما ماتت خديجة جائت خولة بنت حكيم اِلٰى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقالت: الا تزوج؟ قال من؟ قالت ان شئت بكرا و ان شئت ثيبا؟ قال و من البكر و من الثيب؟ قالت اما البكر فابنة احب خلق الله اليك عائشة بنت ابى بكر رضی اللہ عنہ و اما الثيب فسودة بنت زمعة۔

(المستدرك، رقم الحديث 2704..... المعجم الكبير رقم الحديث157..... السنن الكبرىٰ، رقم الحديث 13526 الاحاد والمثانى رقم 3006..... مجمع الزوائد جلد9 صفحه225)

ترجمہ: "ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تو حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کی: کیا آپ شادی نہیں فرمائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس سے؟ انہوں نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں تو باکرہ سے، چاہیں تو ثیبہ سے نکاح فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باکرہ کون ہے اور ثیبہ کون؟ انہوں نے عرض کی: "باکرہ تو تمام مخلوق خدا میں آپ کے سب سے زیادہ محبوب کی بیٹی عائشہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا ہیں اور ثیبہ سودہ بن زمعہ رضی اللہ عنہا ہیں۔"

2- عن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثه علٰی جیش ذات السلاسل فاتیته فقلت ای الناس احب الیك؟ قال: "عائشة" فقلت "من الرجال" فقال "ابوها" قلت ثم من؟ قال: "عمر بن الخطاب" فعد رجالا۔

(صحیح بخاری، کتاب فضائل الصحابة، باب: فضل عائشة رضی اللہ عنہا رقم الحدیث 3770، دارالکتاب العربی بیروت..... صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب: فی فضل عائشة رضی اللہ عنہا رقم الحدیث 6249, 6250، دارالکتاب العربی، بیروت..... سنن الترمذی، کتاب المناقب: باب فضل عائشة رضی اللہ عنہا رقم الحدیث 3885-3886 دارالمعرفه بیروت سنن ابن ماجه، کتاب الاطعمة، باب فضل الثرید علٰی الطعام، رقم الحدیث، 3281 دارالسلام ریاض..... مسند احمد بن حنبل رقم الحدیث 17143..... مسند ابویعلٰی، رقم الحدیث 7345..... المعجم الکبیر، رقم الحدیث 114، التاریخ الکبیر، رقم الحدیث 1567)

ترجمہ: "حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے گزوہ ذات السلاسل کا امیر لشکر بنا کر روانہ فرمایا۔ جب واپس آیا تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ لوگوں میں آپ کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے؟ تو ارشاد فرمایا "عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ" میں نے پھر عرض کی "مردوں میں سے؟" آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: "اُن کے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ" میں نے عرض کی، پھر اُن کے بعد؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر بن الخطاب کے ساتھ اور پھر اُن کے بعد چند

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

دوسرے حضرات کے نام لیے۔"

3- عن عائشة رضی اللہ عنہا عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ، قال: ابوبکر سیدنا و خیرنا و احبنا اِلٰی رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب: مناقب ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 3656، دارالمعرفه بیروت..... المستدرك رقم 4421)

ترجمہ: "ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، امیر المومنین سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار، ہم سے بہتر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سب سے زیادہ محبوب تھے۔"

4- عن ابن سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال، قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم، "لو کنت متخذا خلیلا غیر ربی لاتخذت ابابکر۔

(صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم 3654، 3656، 3657، 3658)

ترجمہ: "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر میں اپنے رب عزوجل کے علاوہ کسی کو خلیل (گہرا دوست) بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔"

5- عن انس رضی اللہ عنہ: ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج علٰی اصحابہ من المهاجرین والانصار وهم جلوس و فیهم ابوبکر و عمر فلا یرفع الیه احد منهم بصره الا ابوبکر و عمر فانهما کانا ینظران الیه و ینظر الیهما

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

و یتبسمان الیه و یتبسم الیهما۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث3668، دارالمعرفه بیروت ..... مسند احمد 12538 ..... المستدرك رقم 418 ..... المسند الطیالسی، رقم 2064)

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین و انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں تشریف لایا کرتے، صحابہ کرام بیٹھے ہوئے تھے اور اُن میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود ہوتے۔ ان صحابہ کرام میں سے کوئی بھی آپ رضی اللہ عنہ کی طرف نظریں اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا سوائے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے۔ پس یہ دونوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا کرتے تھے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کی طرف دیکھا کرتے۔ وہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ کر مسکراتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن دونوں کی طرف دیکھ کر مسکراتے تھے۔''

6- عن انس بن مالك قال كنا نجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم كانما علٰی رؤسنا الطير ما يتكلم احد منا اِلا ابوبكر و عمر۔

(مجمع الزوائد جلد۹ صفحہ۵۴ المعجم الاوسط رقم الحدیث 7782)

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھتے تو ہماری حالت یہ ہوتی گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں اور ہم میں سے کوئی بھی کلام نہیں کرتا تھا سوائے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے۔''

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

7- عن ابن عمر، ان رسول اللّٰہ ﷺ خرج ذات یوم و دخل المسجد، و ابوبکر و عمر احدھما عن یمینہ، ولاٰخر عن شمالہ، وھو آخِذٌ بایدھما فقال: ''ھکذا نبعث یوم القیامۃ''

(سنن الترمذی، کتاب المناقب باب فی مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما رقم الحدیث 3669 دارالمعرفہ بیروت سنن ابن ماجہ المقدمۃ باب فی فضائل اصحاب رسول اللّٰہ ﷺ رقم 99)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک دن نبی مکرم ﷺ تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے اس حال میں حضرت ابوبکر و عمر آپ کے دائیں، بائیں طرف تھے، اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن کے ہاتھوں کو پکڑا ہوا تھا۔ پس آپ نے فرمایا: اسی طرح ہم قیامت کے دن اٹھیں گے۔''

8- عن عبداللّٰہ بن حنطب ان النبی ﷺ رای ابابکر و عمر فقال: ''ھذان السمع والبصر''

(سنن الترمذی، کتاب المناقب باب فی مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث 3671 دارالمعرفہ بروت)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن حنطب سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا اور فرمایا یہ دونوں میرے کان اور آنکھ ہیں۔''

یہ حضور اقدس ﷺ کے انداز محبت، اطوار الفت کی چند مثالیں ہیں وگرنہ کتب احادیث کے تتبع سے بیسیوں ایسی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

مومنین پر رحم دل

2- اللہ رب العزت نے آپ کی یہ صفت بیان فرمائی کہ آپ مومنین پر نرم ہیں اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی آپ کی یہ صفت بیان کی ہے۔ حدیث میں ہے:

عن انس بن مالك قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم "ارحم امتی بامتی ابوبکر واشدهم فی امر الله عمر و اصدقهم حیاء عثمان"

(سنن الترمذی کتاب المناقب رقم الحدیث 3816..... سنن ابن ماجه المقدمة باب فضائل اصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم رقم 154 دارالسلام ریاض..... السنن الکبریٰ للنسائی رقم 8242..... صحیح ابنِ حبان رقم الحدیث 7137..... السنن الکبریٰ للبیهقی، رقم 11966..... المستدرك جلد3 صفحه424۔ یه حدیث صحیحین کی شرط پر هے اور امام ذهبی نے امام حاکم کی موافقت کی هے۔ مسند احمد، رقم الحدیث 12903..... حلیة الاولیاء جلد3 صفحه 122..... فضائل الصحابة للنسائی رقم 182)

ترجمہ: "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور اللہ کے احکامات کے معاملے میں سب سے زیادہ شدت والے عمر ہیں اور حیاء کے اعتبار سے سب سے زیادہ مضبوط عثمان ہیں۔"

اور آپ کے مومنین پر نرم اور مہربان ہونے کی ایک بڑی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابوبکر نے سات ایسے غلاموں اور باندیوں کو خرید کر آزاد کیا جن کو اسلام

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

لانے کی پاداش میں مکہ میں سخت عذاب دیا جاتا تھا۔ ان کے نام یہ ہیں: حضرت بلال، حضرت عامر بن فہیرہ، حضرت زنیرہ، حضرت نہدیہ اور اُن کی بیٹی، بنومومل کی باندی اور ام عبیس۔ (الاصابہ جلد 2 صفحہ 343)

3- کفار پر سخت

تیسری صفت اللہ جل مجدہ نے یہ بیان فرمائی کہ وہ کفار پر سخت ہوں گے تو اس کا مصداق اتم بھی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس پر یہ حدیث دلیل ہے:

عن ابی هريرة قال: لما توفی رسول اللّٰه ﷺ واستخلف ابوبكر بعده و كفر من كفر من العرب، قال عمر لابی بكر: كيف تقاتل الناس و قد قال رسول اللّٰه ﷺ امرت ان اقاتل الناس حتّٰی يقولوا لا اِلٰه اِلا اللّٰه فمن قال لا اِلٰه اِلا اللّٰه عصم منی ماله و نفسه الا بحقه و حسابه علی اللّٰه "فقال واللّٰه لا قاتلن من فرق بين الصلاة والزكاة، فان الزكاة حق المال، واللّٰه لو منعونی عقالا كانوا يؤدونه اِلٰی رسول اللّٰه ﷺ لقاتلتهم علٰی منعه فقال عمر: فواللّٰه ما هو اِلا رايت اللّٰه قد شرح صدر ابی بكر للقتال فعرفت انه الحق۔

(صحيح بخاری كتاب الاعتصام باب الاقتداء بسنن رسول اللّٰه ﷺ رقم الحديث 7284، 7285، دارالكتاب العربی بيروت..... صحيح بخاری، اطراف الحديث 1399، 1400، 1456، 1457، 6925، 7285..... صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب الامر بقتال الناس حتّٰی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

یقولوا لا اِلٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ رقم الحدیث 124، دارالکتاب العربی ۔۔۔ سنن ابوداؤد، کتاب الزکٰوۃ، باب وجوب الزکٰوۃ رقم 1556، 1557 دارالسلام ریاض ۔۔۔ سنن الترمذی، کتاب الایمان، باب: ما جآء امرت ان اقاتل الناس حتٰی یقولوا لا اِلٰہ الا اللّٰہ رقم 2607، دارالمعرفہ بیروت۔۔۔ سنن النسائی، کتاب التحریم، باب: تحریم الدم، رقم 3677، دارالسلام ریاض۔۔۔۔ مسند احمد 68، 9139، 13397)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اس وقت اعراب میں کچھ لوگ کافر ہو گئے (کہ زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کر بیٹھے) صدیق اکبر نے اُن پر جہاد کا حکم دیا۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا ان سے آپ کیونکر قتال کرتے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے مجھے حکم ہے کہ لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ لا الٰہ الا اللّٰہ کہیں اور جس نے لا اِلٰہ الا اللّٰہ کہہ لیا اس نے اپنی جان اور مال بچا لیا مگر حق اسلام میں اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے (یعنی یہ لوگ تو لا الٰہ الا اللہ کہنے والے ہیں ان پر کیسے جہاد کیا جائے) صدیق اکبر نے فرمایا خدا کی قسم میں اُس سے جہاد کروں گا جو نماز و زکوٰۃ میں تفریق کرے۔ (یعنی نماز کو فرض مانے اور زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کرے) زکوٰۃ حق المال ہے۔ خدا کی قسم بکری کا بچہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر کیا کرتے تھے اگر مجھے دینے سے انکار کریں گے تو اس پر اُن سے جہاد کروں گا۔ فاروق اعظم فرماتے ہیں واللہ میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے صدیق کا سینہ کھول دیا ہے اُس

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

وقت میں بھی پہچان گیا کہ وہی حق ہے۔"

4,5-مجاہد فی سبیل اللہ

چوتھی اور پانچویں صفت اللہ رب العزت نے آپ کی یہ بیان فرمائی کہ آپ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرنے والے ہیں۔ اور یہ صفت بھی آپ میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔ آپ غزوہ بدر واحد، حنین وخندق وغیرہ تمام مشاہد میں موجود رہے اور بالخصوص وہ جنگ جس کی وجہ سے آپ نے مرتدین کا استیصال کیا وہ آپ کے قابل ذکر کارناموں میں سرفہرست ہے۔ جس کا ذکر اجمالی طور پر ہم "تفسیر ضیاء القرآن" کے حوالہ سے کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

قُلْ لِلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ ستدعون اِلٰی قوم اولی باس شدید تقاتلونهم او یسلمون ج فان تطیعوا یؤتکم اللّٰه اجرا حسنا ج و ان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم عذابا الیما۔ (الفتح 16، پارہ 26)

ترجمہ: "فرما دیجیے ان پیچھے رہجانے والے بدوی عربوں کو کہ عنقریب تمہیں دعوت دی جائے گی ایسی قوم سے جہاد کی جو بڑی سخت جنگجو ہے تو اُن سے لڑائی کرو گے یا وہ ہتھیار ڈال دیں گے پس اگر تم نے اُس وقت اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ تمہیں بہت اچھا اجر دے گا اور اگر تم نے (اس وقت بھی) منہ موڑا جیسے پہلے تم نے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

منہ موڑا تھا تو تمہیں اللہ تعالیٰ دردناک عذاب دے گا۔"

مفسر شہیر پیر کرم شاہ الازہری اس آیت کے تحت رقم طراز ہیں:

"اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ دعوت جہاد ان قبائل کو کب دی گئی وہ قوم جس کو قرآن نے "اولی باس شدید" بڑی طاقتور اور جنگ جو قوم کا خطاب دیا ہے، وہ کون سی قوم ہے۔ تاریخی روایات میں متعدد اقوال مذکور ہیں۔ انسان اُن کے مطالعہ سے پریشان ہو جاتا ہے کہ ان میں سے کون سی روایت واقعہ کے مطابق ہے لیکن اگر قرآن کریم کے الفاظ میں غور کیا جائے تو حقیقت نکھر کر سامنے آجاتی ہے اور کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ ارشادِ خداوندی ہے کہ تمہیں ایسی قوم کے ساتھ لڑنے کی دعوت دی جائے گی جو بڑی طاقتور، جنگجو اور بہادر ہوگی۔ اس کا انجام بھی قرآن نے بتا دیا کہ تقاتلونهم او يسلمون یعنی تم اُن سے جنگ کر کے انہیں خاک وخون میں ملا دو گے یا وہ اسلام قبول کریں گے یا تمہارے سامنے ہتھیار ڈال دیں گے۔ ان تصریحات کو سامنے رکھتے ہوئے اب آپ روایات کا غیر جانبداری سے مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ صحیح قول کون سا ہے۔

تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ غزوہ خیبر کے بعد عہدِ رسالت میں کفر و اسلام کے درمیان مندرجہ ذیل معرکے ہوئے۔ غزوہ موتہ، فتح مکہ، جنگ حنین و طائف، غزوہ تبوک،

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ان میں سے کوئی بھی اس آیت کا مصداق نہیں بن سکتا۔ غزوہ موتہ میں رومیوں کے ساتھ ٹکر ہوئی۔ مسلمانوں کی تعداد فقط تین ہزار تھی۔

رومیوں کی تعداد باختلاف روایات ایک لاکھ یا دو لاکھ تھی لیکن اس جنگ کا نتیجہ یقاتلون او یسلمون نہیں تھا۔ بلکہ مسلمانوں کے تین جرنیل شہید ہوئے۔ اس کے بعد حضرت خالد بن ولید نے لشکر کی قیادت سنبھالی۔ آپ کی جنگی مہارت، عبقریت اور بے مثال شجاعت کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کا لشکر جو ٹڈی دل رومیوں کے محاصرہ میں پھنس گیا تھا اور جس کے بچنے کی بظاہر کوئی امید نہ تھی۔ حضرت خالد اسے دشمن کے محاصرہ سے نکالنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ جنگ فیصلہ کن نہ تھی۔ بلکہ بعض نے تو انہیں بھگوڑا (فرارون) تک کہا۔ لیکن رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بل انتم کرارون'' اس کے بعد فتح مکہ کے لیے روانگی کا وقت آیا۔ ایک لشکر جرار ہمرکاب تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو ثواب میں پہلے ہی خوش خبری دے دی تھی۔

لتدخلن المسجد الحرام ان شآء اللّٰہ آمنین محلقین رؤسکم و مقصرین لا تخافون۔ یعنی آپ انشاء اللہ تعالیٰ مسجد حرام میں داخل ہوں گے امن کے ساتھ اور آپ کو قطعاً کوئی خوف نہ ہوگا۔ اس مژدہ کے بعد یہ وہم بھی نہیں کیا جا سکتا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) جنگ کے ارادہ سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تھے۔ اتنے بڑے لشکر کو لے جانے کا مقصد یہ تھا کہ کفار مکہ اتنے مرعوب ہو جائیں کہ اگر کسی کے دل میں شرارت اور فتنہ انگیزی کا خیال ہو بھی تو وہ اس کی ہمت نہ کر سکے۔ تاریخ اس پر شاہد ہے کہ جب اسلام کی فوج ظفر موج اپنے ہادی و مرشد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر قیادت مکہ میں داخل ہوئی تو اکا دکا واقعات کے سوا کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا اور جنگ کا تو اہلِ مکہ نے ارادہ تک نہ کیا۔ قریش مکہ اگر پہلے اولی باس شدید کا مصداق ہوں تو ہوں لیکن بدر، احد اور خصوصاً غزوہ احزاب کے بعد تو اُن میں یہ دم خم ہی نہ رہا تھا کہ وہ اسلام کے خلاف سینہ سپر ہو سکیں۔ اب تو وہ اپنی دیرینہ ہٹ اور عداوت کو نباہ رہے تھے۔ ورنہ اُن کی قوت کھوکھلی ہو چکی تھی۔ جب قریش کے حریف بنی بکر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیف بنو خزاعہ پر شب خون مار کر عہد شکنی کی تو اہلِ مکہ کی نیند اڑ گئی۔ انہیں ہر وقت یہ دھڑکا لگا رہتا کہ اب مسلمان ہم سے انتقام لینے کے لیے چڑھائی کر دیں گے۔ چنانچہ ابوسفیان مدینہ طیبہ حاضر ہوا۔ بڑی لجاجت اور خوشامد سے صلح نامہ کو برقرار رکھنے کی درخواستیں کرتا رہا۔ کئی صحابہ کرام کی بھی بڑی منت سماجت کی کہ بارگاہِ رسالت میں اس کی سفارش کریں، لیکن بے نیل مرام وہ مکہ واپس آیا اس لیے فتح مکہ کے وقت قریش اور اُن کے حلیف قطعاً اس قابل نہ تھے کہ قرآن کریم میں اُن کے بارے میں اولی باس شدید کے الفاظ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

استعمال ہوتے۔

ہوازن اور ثقیف نے بے شک اکٹھے ہو کر مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرنے کا عزم کیا۔ لیکن اسلام کے بارہ ہزار بہادروں کے سامنے ان دو تین ہزار آدمیوں کی کیا حقیقت تھی۔ جنگ حنین میں جو واقعات رونما ہوئے جن کے باعث ہوازن کا پلہ بھاری نظر آتا ہے وہ میدانِ جنگ میں پیش نہیں آئے تھے بلکہ مسلمانوں کا لشکر بے ترتیبی سے اُن کی وادی ''اوطاس'' کی طرف بڑھ رہا تھا۔ انہوں نے کمین گاہوں میں اپنے تیر انداز چھپا کر بٹھا دیئے تھے۔ بے خبری اور بے دھیانی کی حالت میں جب لشکر اسلام کی چند ٹکڑیاں اس تنگ درہ سے گزرنے لگیں تو انہوں نے اچانک تیروں کی بوچھاڑ شروع کر دی جس سے بھگدڑ مچ گئی۔ لیکن جوں ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق حضرت عباس نے اپنی گرج دار آواز سے مسلمانوں کو للکارا تو وادی کے کونہ کونہ سے لبیک، لبیک کی صدائی گونجنے لگیں۔ سب پروانہ وار دوڑتے چلے آئے اور لمحہ بھر میں جنگ کا پانسہ پلٹ کر رکھ دیا۔ ہوازن و ثقیف اپنی عورتوں، بچوں اور مال مویشی کو پیچھے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ علامہ ابن خلدون کے قول کے مطابق صرف چار مسلمان شہید ہوئے۔

ان حقائق کو سامنے رکھ کر آپ غزوہ حنین کا جائزہ لیں، آپ کا دل مان جائے گا کہ اس آیت میں جس جنگ کا ذکر ہے وہ یہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

معمولی جھڑپ نہیں ہو سکتی۔

رہا غزوہ تبوک تو اس کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ وہاں رومیوں کو ہمت ہی نہ ہوئی کہ وہ مسلمانوں کے سامنے صف آرا ہو سکیں۔ تقاتلونھم او یسلمون کا مفہوم وہاں بھی نہیں پایا جاتا۔ ہاں غزوہ خیبر کے بعد سب سے پہلے اسلام اور باطل کی جو خون ریز لڑائی ہوئی وہی اس آیت کا مصداق بن سکتی ہے۔ یہ وہ جنگ ہے جو عہدِ صدیقی میں مسیلمہ کذاب کے ساتھ لڑی گئی۔ جن لوگوں نے اس جنگ کے حالات پڑھے ہیں وہی اس کی شدت کا کچھ احساس کر سکتے ہیں۔ بڑے اختصار کے ساتھ اُس خون ریز معرکہ کا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ آپ کو پورا اطمینان ہو جائے۔

مسیلمہ کے خلاف جنگ

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد عرب کے نومسلم بدو قبائل میں قبائلی عصبیت کا فتنہ جاگ اٹھا اور ارتداد کی آگ بھڑک اٹھی۔ کسی نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا کوئی خلافت اسلامیہ کی حاکمیت کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا۔ بعض طالع آزما ایسے بھی تھے جنہوں نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ سب سے زیادہ خطرناک یہی فتنہ تھا۔ ان لوگوں میں سے جنہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ مسیلمہ کذاب کی قوت، اس پر ایمان لانے والوں کی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تعداد بہت زیادہ تھی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان تمام خطرات کا قلع قمع کرنے کے لیے موثر اقدامات شروع کر دیئے۔ مسیلمہ کذاب کی روز افزوں قوت اسلام اور اسلامی مملکت کے لیے شدید ترین خطرہ بن کر ابھر رہی تھی دو سالوں میں مسیلمہ کے اردگرد کے دوسرے قبائل ان کے ساتھ آ کر مل گئے۔ قبائلی عصبیت نے اُن کو اس قدر اندھا کر دیا تھا کہ وہ مسیلمہ کو جھوٹا سمجھتے ہوئے بھی اس کی مدد کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ چنانچہ طلیحہ النمری جو بنی نمر قبیلہ کا سردار تھا، یمامہ میں آیا اس نے لوگوں سے پوچھا کہ مسیلمہ کہاں ہے؟ مسیلمہ کے عقیدت مندوں نے جواب دیا کہ تم نام لے کر مسیلمہ کا ذکر نہ کرو بلکہ اس کو رسول اللہ کہو۔ طلیحہ نے جواب دیا: جب تک میں اس کو نہ دیکھ لوں میں اس کو رسول اللہ نہیں کہوں گا جب دونوں کی ملاقات ہوئی تو طلیحہ نے پوچھا کہ تمہارے پاس کون آتا ہے؟ مسیلمہ نے کہا: رحمان پھر اس نے دریافت کیا ''افي نور ام ظلمة؟'' روشنی میں تاریکی میں؟ مسیلمہ نے کہا تاریکی میں۔ طلیحہ نے جواب دیا: اشهد انك كذاب و ان محمدا (عليه الصلوٰة والسلام) صادق لكن كذاب بيعة احب الينا من صادق مضر۔ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ تو جھوٹا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہیں لیکن ربیعہ قبیلہ کا جھوٹا مجھے مَضر قبیلہ کے سچے سے زیادہ محبوب ہے۔ اسی ایک واقعہ سے آپ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

قبائلی عصبیت کا با آسانی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے مسیلمہ کی قوت اس قدر بڑھ گئی کہ سارے علاقہ پر اس کی دھاک بیٹھ گئی پہلے مسلمانوں کا لشکر عکرمہ ابن ابی جہل کی قیادت میں آیا لیکن ان کے شدید حملہ کی تاب نہ لا کر پسپا ہو گیا۔ اس کے بعد شرجیل رضی اللہ عنہ، ابن حسنہ نے مسیلمہ پر دھاوا بولا لیکن نتیجہ پسندیدہ نہ تھا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو جنہیں حضور نے اللہ کی تلواروں میں سے ایک (سیف من سیف اللہ) فرمایا تھا، اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے بھیجا۔ اسلامی لشکر میں اکابر مہاجرین اور اجلہ انصار کی کثیر تعداد تھی حفاظ قرآن بھی کافی تعداد میں اکابر مہاجرین اور اجلہ انصار کی کثیر تعداد تھی حفاظِ قرآن بھی کافی تعداد میں تھی چنانچہ عقربا کے گاؤں کے کھلے میدان میں دونوں لشکر صف آراء ہوئے مسیلمہ کے جان فروش سپاہیوں کی تعداد ساٹھ ہزار تھی۔ اتنا بڑا لشکر اہلِ عرب نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا سارے سپاہی فولاد کی زرہوں میں غرق تھے۔ اسلحہ کی فراوانی تھی، زادِ راہ کی کمی نہ تھی جب یہ جنگ شروع ہوئی جس کے نتیجہ پر اسلام کے مستقبل کا انحصار تھا۔ تو مرتدین نے پہلا حملہ اس شدت سے کیا کہ مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے دشمن بڑھتے بڑھتے اس خیمہ تک چلا آیا جو کمانڈر انچیف کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ حضرت خالد کی عبقریت اور بے نظیر شجاعت کام آئی حضرت خالد رضی اللہ عنہ، خود

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

گھوڑے پر سوار ہوئے یا محمداہ کا نعرہ بلند لگایا۔ اور مسیلمہ پر حملہ کر دیا۔ چند گھنٹوں کی خون ریز لڑائی میں دشمن کے سات ہزار سے زیادہ سپاہی ہلاک ہو گئے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے چکر کاٹا اور مسیلمہ کے گرد جمگھٹا بنا کر کھڑے ہونے والے سپاہیوں پر برق خاطف بن کر گرے اور ان کو گاجر مولی کی طرح کاٹنا شروع کر دیا۔ اس اچانک اور بے پناہ حملہ سے ان کے اوسان خطا ہو گئے۔ انہوں نے مسیلمہ سے پوچھنا شروع کیا۔

این ما کنت تعدنا۔

جس نصرت کا تم ہم سے وعدہ کیا کرتے تھے وہ کہاں ہے؟ مسیلمہ نے کہا: **قاتلوا علی احسابکم۔** میری موعودہ مدد کا انتظار نہ کرو۔ اب اپنی خاندانی عزت وحمیت کے لیے جنگ کرو یہ کہا اور میدانِ جنگ سے بھاگ نکلا۔ محکم ابن طفیل نے جب اپنی قوم کی یہ رسوائی دیکھی اور افراتفری کے عالم میں میدان سے شکست کھا کر بھاگتے دیکھا تو پکارا یا بنی حنیفه الحدیقه اے بنی حنیفہ باغ میں داخل ہو جاؤ۔ وہاں قریب ہی ایک وسیع باغ تھا جس کی چار دیواری بڑی مضبوط اور اونچی تھی اور آہنی دروازے بڑے پختہ تھے، وہاں جا کر انہوں نے پناہ لی حضرت براء رضی اللہ عنہ ابن مالک نے جب یہ دیکھا کہ دشمن قلعہ نما باغ میں پناہ گزیں ہو گیا ہے تو آپ نے اپنے ساتھیوں کو کہا کہ مجھے اوپر چڑھا کر کسی طرح باغ کی دیوار پر چڑھا دو۔ انہوں نے منع

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کیا لیکن انکا اصرار برقرار رہا۔ چنانچہ آپ کو دیوار پر پہنچا دیا گیا وہاں پہنچ کر آپ نے بڑی چستی سے دروازے کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ راستہ میں مرتد ملا اس کو تہہ تیغ کر دیا یہاں تک کہ دروازہ کے قریب پہنچے اور اسے کھول دیا۔ مسلمان مجاہدین اندر داخل ہو گئے بڑے گھمسان کی لڑائی ہوئی یہاں تک کہ حضرت وحشی رضی اللہ عنہ (یہ وہ صحابی ہیں جنہوں نے قبولِ اسلام سے پہلے غزوۂ احد میں سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا) نے مسیلمہ کو قتل کر دیا۔ جب اس کے لشکریوں کو علم ہوا کہ انہوں نے ہتھیار ڈال دیے۔ سات ہزار کفار وہاں مارے گئے دشمن کے مقتولوں کی مجموعی تعداد اکیس ہزار بنتی ہے۔ مسلمانوں کا بھی شدید جانی نقصان ہوا ہزاروں کی تعداد میں جلیل القدر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جامِ شہادت نوش کیا۔ اس طرح حضرت ابوبکر صدیق کی عظیم قیادت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بے نظیر عبقریت اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بے مثل شجاعت و بہادری نے فتنہ انکارِ ختم نبوت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دیا۔ یہ وہ پہلا معرکہ ہے جو اس آیت کے نزول کے بعد مسلمانوں اور ایک ایسی قوم کے درمیان ہوا جس پر ''اولی باس شدید'' کا صحیح اطلاق ہوتا ہے اور اس کا انجام بھی تقاتلونهم او يسلمون کے عین مطابق ہوا۔ حضرت نافع ابن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

واللّٰه لقد كنا نقراء هٰذا الاية فى ما مضٰى فلا نعلم من

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

هم حتی دعانا ابوبکر الی قتال بنی حنیفة فعلمنا انهم هم۔

بخدا پہلے ہم یہ آیت پڑھا کرتے تھے لیکن ہمیں یہ علم نہ تھا کہ وہ جنگجو قوم کون سی ہے جس کے ساتھ ہمیں جنگ کی دعوت دی جائے گی جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ہمیں بنی حنیفہ کے ساتھ جنگ کرنے کی دعوت دی تو ہم جان گئے کہ یہی وہ قوم ہے جس کا اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے۔"

(ضیاء القرآن جلد 4 صفحہ 545 تا 549، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

6- حضرت صدیق پر اللہ کا فضل ہے

چھٹی صفت اللہ رب العزت نے اُس قوم کی یہ بیان فرمائی کہ اُس قوم پر اللہ کا فضل ہے اور قرآن مجید میں ایک دوسرے مقام پر اللہ رب العزت نے حضرت صدیق کو صاحبِ فضل و وسعت قرار دیا۔ جس کا مفاد یہ ہے کہ یہاں بھی صاحبِ فضل سے مراد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ولا یأتل اولو الفضل منکم والسعة ان یوتوا اولی القربٰی والمساکین والمهٰجرین فی سبیل اللّٰه۔ (النور: 122)

ترجمہ: "اور تم میں سے اصحابِ فضل (یعنی حضرت ابوبکر صدیق) اور اربابِ وسعت یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ رشتہ داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو (یعنی حضرت مسطح کو) کچھ نہیں دیں گے۔"

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

قارئین پر دلائل سے واضح ہوگیا کہ مرتدین سے قتال کرنے والی محبوب قوم جس کا اللہ جل مجدہٗ نے وعدہ فرمایا اُس کا مصداق اتم حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ سو جن کو اللہ جل مجدہٗ اپنا محب و محبوب قرار دے تو کوئی اگر اُن کو مبغوض یا مغضوب قرار دے گا تو یقیناً وہ خود ہی مبغوض و مغضوب ہوگا۔

❀❀❀❀

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حضرت صدیق کے چند مزید فضائل

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات وصفات اور آپ کے کمالات کے مظہر کامل ہیں جس طرح ذاتِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات کا احاطہ و ادراک ناممکن و محال ہے۔ اسی طرح امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے حضرت صدیق اکبر کے فضائل، کمالات، اختیارات اور محامد و محاسن کا احصاء و احاطہ ناممکن ہے۔ یہاں جتنے آپ کے کمالات و فضائل بیان کیے گئے ہیں یہ آپ کے بحر کمالات کے مقابلے میں ایک چلو کے برابر ہیں۔ نیز آپ کے کمالات کو بڑی بڑی مجلدات میں بھی نہیں سمیٹا جا سکتا تو اس مختصر سی کتاب میں کیسے سمیٹا جا سکتا ہے۔ لہٰذا اپنی بے بضاعتی، اور کمالات صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے کماحقہ فہم و ادراک سے اپنی عاجزی کا اعتراف کرتے ہوئے موضوع کو سمیٹتے ہوئے صرف چند مزید فضائل قارئین کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

بارگاہِ مصطفوی کا ادب اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

اللہ رب العزت نے اپنے حبیبِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ کے ادب کو عین ایمان قرار دیا۔ اور خود جا بجا اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم کا اتنی شدت اور

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تاکید کے ساتھ حکم دیا کہ اس بارگہ کی ادنیٰ سی اسائت و بے ادبی اور توہین و تنقیص کو ارتداد، حبط اعمال اور خلود فی النار کا موجب قرار دیا۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یایھا الذین اٰمنوا لا تقدموا بین یدی اللّٰہ و رسولہ واتقوا اللّٰہ ط ان اللّٰہ سمیع علیم۔ یایھا الذین اٰمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون۔

(الحجرات: 2-1، پارہ 26)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔ اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سنتا جانتا ہے۔ اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اُس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور اُن کے حضور بات چلا کر نہ کرو، جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔''

معلوم ہوا کہ جب ادنیٰ سی توہین و بے ادبی اکارت و اضاعت اعمال کا سبب و موجب ہے تو یقیناً اس بارگاہِ عالی کا ادب کمال ایمان و کمال تقویٰ کی دلیل ہے۔ اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صرف ادب و تعظیم نہیں کرتے بلکہ اُس ادب میں فنا تھے۔ اتنا گہرا تعلق، اتنی پرانی نسبت اور بارگاہِ مصطفوی میں مقامِ ناز ہونے کے باوجود دامن ادب کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ چنانچہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کی بارگاہ میں پست اور آہستہ آواز سے کلام کرتے یہاں تک کہ اللہ جل مجدہٗ کو حضرت صدیق کی یہ ادائے تکریم اور اندازِ ادب اتنا پسند آیا کہ قرآن مجید کی آیت نازل کر کے آپ کے اس عمل پر مہر تقویٰ ثبت فرما دی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ۔

(الحجرات:3)

ترجمہ: ”بے شک وہ لوگ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے۔ ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔“

تفسیر جلالین میں ہے:

نزل فی من کان یخفض صوته عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم کابی بکر و عمر غیرهما رضی اللہ عنہما۔

(تفسیر جلالین صفحہ 427 قدیمی کتب خانہ، کراچی)

ترجمہ: ”یہ آیت اُن کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو اپنی آوازوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پست رکھتے جیسے حضرت ابوبکر و حضرت عمر اور ان کی مثل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین۔“

صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی تحریر فرماتے ہیں:

”(اس آیت) کے نازل ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما اور بعض اور صحابہ نے بہت احتیاط لازم کر لی اور

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

خدمتِ اقدس میں بہت ہی پست آواز سے عرض معروض کرتے اُن حضرات کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔"

(تفسیر خزائن العرفان صفحہ 927، ضیاء القرآن لاہور)

امام حاکم اپنی سند کے ساتھ "المستدرک" میں روایت کرتے ہیں:

عن طارق عن ابی بکر رضی اللہ عنہ قال لما نزلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (ان الذین یغضون اصواتھم عند رسول اللّٰہ الخ) قال ابوبکر رضی اللہ عنہ: "فالیت علٰی نفسی ان لا اکلم رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم (اِلا کاخی السرار۔

(المستدرك جلد3 صفحه263، رقم 3772، دارالمعرفه بیروت..... المطالب العالیه جلد4 صفحه 373..... تفسیر الدرالمنثور جلد6 صفحه85)

ترجمہ: "حضرت طارق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سورۃ حجرات کی مذکورہ آیت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تو میں نے قسم اٹھائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کلام صرف سرگوشی کی صورت میں کروں گا، جس طرح رازدان سرگوشی کرتے ہیں۔"

اب ایک ایسی حدیث حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے طرز ادب اور اندازِ توقیر و تکریم کی ملاحظہ فرمایئے جس سے قصر نجدیت پیوند خاک ہوتی نظر آئے گی۔ اور عقیدہ اہلِ سنت کی حقانیت امس و شمس کی طرح واضح ہوگی۔

عن سھل بن سعد الساعدی، ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ذھب الٰی بنی عمرو بن عوف لیصلح بینھم فحانت

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

الصلٰوۃ فجاء الموذن اِلٰی ابی بکر، فقال: اتصلی للناس فاقیم؟ قال نعم فصلی ابوبکر فجاء رسول اللّٰہ ﷺ والناس فی الصلٰوۃ، فتخلص حتٰی وقف فی الصف۔ فصفق الناس، و کان ابوبکر لا یلتفت فی صلاتہ، فلما اکثر الناس التصفیق التفت، فرأی رسول اللّٰہ ﷺ فاشارالیہ رسول اللّٰہ ﷺ: ان امکث مکانک فرفع ابوبکر رضی اللہ عنہ یدیہ فحمد اللّٰہ علٰی مامرہ بہٖ رسول اللّٰہ ﷺ من ذٰلک، ثم استاخر ابوبکر حتی استوی فی الصف۔ تقدم رسول اللّٰہ ﷺ فصلّٰی، فلما انصرف قال: یا ابابکر، ما منعک ان تثبت اذ امرتک؟ فقال ابوبکر: ما کان لابن ابی قحافۃ ان یصلی بین یدی رسول اللّٰہ ﷺ۔

(صحیح بخاری، کتاب الاذان باب من دخل لیوم الناس رقم الحدیث684، دارالکتاب العربی بیروت..... صحیح بخاری اطراف الحدیث 1201، 1204، 1218، 1234، 2690، 2693، 7190..... صحیح مسلم کتاب الصلٰوۃ رقم 949..... سنن نسائی کتاب السھو باب رفع الیدین و حمد اللّٰہ والثناء علیہ فی الصلٰوۃ، رقم الحدیث 1179، دارالفکر بیروت..... سنن ابی داؤد، کتاب الصلٰوۃ، باب التصفیق فی الصلٰوۃ، رقم الحدیث 940، دارالسلام ریاض..... صحیح ابنِ حبان، کتاب الصلٰوۃ باب ذکر البیان بان بلا لا قدم ابابکر لیصلی بھم رقم 2261، دارالمعرفہ بیروت..... مسند احمد رقم 22867..... موطا امام مالک رقم 390..... صحیح ابن خزیمہ، رقم 1623..... مسند ابویعلٰی، رقم 7517..... السنن الکبریٰ، رقم 3147..... مسند شافعی جلد1 صفحہ 54..... المعجم الکبیر لطبرانی رقم 5771)

ترجمہ: ''حضرت سہل بن سعد ساعدی روایت فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

بنی عمرو بن عوف کے ہاں تشریف لے گئی تا کہ اُن (کے کسی تنازعہ) کی صلح کرادیں۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا، مؤذن، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اگر آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو مَیں اقامت کہہ دوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے۔ تو اسی دوران رسول اکرم واپس تشریف لے آئے اور لوگ ابھی نماز میں تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں میں داخل ہوتے ہوئے پہلی صف میں جا کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے تالی کی آواز سے آپ رضی اللہ عنہ کو متوجہ کرنا چاہا مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حالت نماز میں ادھر ادھر متوجہ نہ ہوتے تھے اس لیے ادھر متوجہ نہ ہوئے۔ پھر جب لوگوں نے بہت زور سے تالیاں بجائیں تو آپ رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (ابوبکر صدیق کو) اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور اللہ رب العزت کی حمد بیان کی اور اللہ کے رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھاتے رہنے کا حکم فرمایا اس پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے اور صف میں مل گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو ادھر متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا، اے ابوبکر جب میں نے تمہیں حکم دیا تھا تو کس چیز نے تمہیں اپنی جگہ پر قائم

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

رہنے سے منع کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:
ابوقحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر
نماز پڑھائے۔"

صحابہ کرام اور عقیدہ اہل سنت

اس حدیث نے قصر نجدیت و وہابیت کی بنیادوں کو متزلزل کر دیا۔ کیونکہ اُن کے نزدیک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں تعظیم و توقیر تو کجا خیال تک حرام بلکہ شرک ہے۔ یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک ان نام نہاد موحدین کے نزدیک العیاذ باللہ گدھے اور بیل کے خیال سے بدرجہا بدتر ہے۔
(صراط مستقیم از اسماعیل دہلوی)

کہاں ان تیرھویں چودھویں صدی کے نام نہاد موحدین کا معیارِ توحید اور کہاں اُن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا معیار توحید جو اس امت کی خشت اول اور براہِ راست زبان مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معرفت توحید حاصل کرنے والے، جن کے موحد، متقی، اور مؤمن کامل ہونے کی قرآن نے گواہی دی۔ ان نام نہاد موحدین کے نزدیک توحید وہی قابلِ قبول ہے جو تعظیمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی ہو اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عین حالتِ نماز میں جو اللہ رب العزت کی بندگی کا سب سے اعلیٰ مقام ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کے لیے صفیں توڑ رہے ہیں۔ اگلی صف والوں کو متنبہ کرنے کے لیے تالیں بجا رہے ہیں۔ حضرت صدیق اکبر، حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم کے لیے مصلیٰ چھوڑ کر عرض کر رہے ہیں کہ ابوقحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ وہ آپ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔ عین

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حالت نماز میں نہ حضور اقدس ﷺ اپنی تعظیم سے منع فرما رہے ہیں اور نہ اللہ رب العزت وحی بھیج کر صحابہ کرام کو سرزنش فرماتا ہے۔ حالانکہ یہ بات ناممکن ہے کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے کوئی ناجائز کام کیا جائے اور حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام منع نہ فرمائیں۔ پھر بزعم وہابیہ شرک جیسا قبیح جرم ہو اور کریم آقا ﷺ سرزنش نہ فرمائیں؟ صحابہ کرام کے اس طرزِ عمل سے صراحۃً معلوم ہو گیا کہ جس توحید کی آج تبلیغ و اشاعت کی جا رہی ہے جس میں حضور اقدس ﷺ کی تعظیم و توقیر سے دور کیا جاتا ہے اس کی اُس توحید کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں کہ جو توحید اللہ رب العزت نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کو تعلیم فرمائی اور جس توحید کا درس و سبق صحابہ کرام نے حضور اقدس ﷺ سے حاصل کیا۔ صحابہ کرام کے عقیدہ توحید اُن کے عشق و محبت اور حضور اقدس ﷺ کی طرف حالت نماز میں متوجہ ہونے کے متعلق ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ آج کس کا عقیدہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے موافق و مطابق ہے اور کس کا عقیدہ صحابہ کرام کے مزاحم و مقابل ہے۔

عن الزهری قال: اخبرنی انس بن مالك الانصاری و كان تبع النبی ﷺ و خدمه و صحبه ان ابابكر كان يصلی لهم فی وجع النبی ﷺ الذی توفی فيه، حتی اذا كان يوم الاثنين. وهم صفوف فی الصلوٰة، فكشف النبی ﷺ ستر الحجرة. ينظر الينا وهو قائم. كان وجهه ورقة مصحف. ثم تبسم يضحك، فهممنا ان نفتتن من الفرح برؤية النبی ﷺ فنكص

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ابوبکر علی عقبه لیصل الصف، و ظن ان النبی ﷺ خارج الی الصلوٰة، فاشار الینا النبی ﷺ، "ان اتموا صلاتکم" وارخی الستر فتوفی ﷺ من یومه۔

(صحیح بخاری، کتاب الاذان باب اهل العلم والفضل احق بالامامة، رقم الحدیث 680، دار الکتاب العربی، بیروت صحیح بخاری، اطراف الحدیث 681، 753، 1205، 4448 صحیح مسلم، کتاب الصلوٰة، باب استخلاف الامام اذا عرض له عذر من مرض، رقم 419، بیروت سنن نسائی، کتاب الجنائز، باب الموت یوم الاثنین، رقم 1831 سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی ذکر مرض رسول الله ﷺ، رقم 1624 مسند احمد، رقم 211، صحیح ابن حبان، رقم 587، صحیح ابن خزیمه رقم 1344)

ترجمہ "حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ (اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے خادم خاص تھے) فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے مرض الموت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ چنانچہ پیر کے روز وہ صف میں بیٹھے نماز ادا کر رہے تھے کہ اتنے میں حضور ﷺ نے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھایا اور کھڑے [illegible] دیکھنے لگے۔ اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ کا چہرہ انور قرآن کے ورق کی طرح [illegible] تھا۔ جماعت کو دیکھ کر آپ ﷺ [illegible] اور اپنے انوار کی خوشی میں آپ ﷺ [illegible] حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ [illegible] دنیا [illegible] میں آپ ﷺ [illegible] صف میں مل جانا چاہا۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

لیکن حضور نبی اکرم ﷺ نے اشارہ سے فرمایا کہ تم لوگ نماز پوری کرو، پھر آپ ﷺ نے پردہ گرایا اور اسی روز آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہوگیا۔"

صحیح بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

فلما وضح وجه النبی ﷺ، ما نظرنا منظرا کان اعجب الینا من وجه النبی ﷺ۔

(صحیح بخاری، رقم 681، صحیح مسلم 947)

ترجمہ: "پس جب نبی مکرم ﷺ کا چہرہ اقدس ظاہر ہوا تو ہم نے جمال جہاں آرا اور رُخِ مصطفیٰ کریم ﷺ کی رعنائی و زیبائی سے بڑھ کر کوئی حسین منظر نہ دیکھا۔"

قارئین کرام! حضور نبی مکرم ﷺ کا حجرہ مبارک دیوارِ قبلہ اور محراب کے بائیں جانب ہے۔ جب حضور اقدس ﷺ نے پردہ مبارک اٹھایا تو کسی ایک صحابی نے نہیں بلکہ تمام صحابہ جن کی نگاہیں رخِ والضحیٰ کی زیارت کو تین دن سے ترس گئیں نے اپنے چہرے جانب قبلہ سے پھیر کر حضور قدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چہرہ اقدس کی طرف کر دیئے۔ تین دن سے بے تاب نگاہیں جب اپنے محبوب کا حسن بے نقاب دیکھتیں ہیں تو اُس دیدارِ محبوب میں کچھ ایسی لذت اور کچھ ایسا کیف پاتی ہیں کہ نمازیں بھول گئیں۔ مفتی عشق نے فتویٰ دیا کہ نماز توڑ دو اور دیدارِ محبوب کرتے رہو۔ نماز تو پھر بھی پڑھی جا سکتی ہے لیکن نجانے دوبارہ ان نگاہوں کو رخِ زیبا دیکھنا نصیب ہوگا یا نہیں۔ یہ صحابہ کرام کے جذب وشوق کی کیفیت تھی، یہ صحابہ کا عقیدہ تھا کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی خاطر نماز

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جیسی اعلیٰ عبادت کو توڑنے کے لیے آمادہ ہیں اور ادھر آج یہ توحید کا سبق سکھایا جاتا ہے کہ العیاذ باللہ تعالیٰ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیال مبارک سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ صحابہ کی توحید اور اس توحید میں فرق بالکل واضح ہے۔ اللہ چشمِ بصیرت عطا فرمائے۔

❀❀❀❀

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پہلے جامع القرآن

جنگ یمامہ میں بہت سے قراء شہید ہو گئے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب یہ صورت حال دیکھی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو باصرار قرآن کو کتابی صورت میں جمع کرنے کا مشورہ دیا۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نگاہِ انتخاب اس اہم اور عظیم کام کے لیے حضرت زید بن ثابت پر پڑی اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ایماء پر قرآن مجید کو کتابی صورت میں جمع کیا۔ ملاحظہ ہو:

صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، جامع ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، رقم 3103..... مسند احمد رقم 86..... السنن الکبریٰ، رقم 7995..... مسند ابویعلیٰ، رقم 64..... المعجم الکبیر رقم 4901..... صحیح ابن حبان، رقم 4507۔

حدیث پاک میں ہے کہ "الدال علی الخیر کفاعله" اس حدیث کے مطابق قیامت تک جن جن افراد کے پاس قرآن مجید کتابی صورت میں موجود رہے گا اور وہ اس کی تلاوت اور اُس میں تدبر کرتے رہیں گے اور اُن کو فرداً فرداً جتنا ثواب ملے گا وہ سب ثواب حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے حضرت صدیق اکبر، حضرت فاروق اعظم اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم کو ملے گا۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اختتامی کلمات

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علٰی سید المرسلین۔

آج مورخہ 25-10-2010، بروز پیر کو یہ کتاب مستطاب اختتام پذیر ہوئی۔ چند ماہ قبل میں نے اہلِ تشیع کی ایک ویب سائٹ کھولی۔ جس میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نیز دیگر جانثار صحابہ کرام پر کھلے عام تبرا اور لعن وطعن کیا گیا۔ یہ سن کر بڑا قلبی دکھ اور افسوس ہوا۔ دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اس موضوع پر کچھ لکھا جائے۔ سو بحمد اللہ میں آج اپنے اس مذہبی فریضہ سے سبکدوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مخالفین کے لیے سبب ہدایت اور موافقین کے لیے سبب استقامت بنائے اور میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر میرے لیے توشہ آخرت بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وصحبہ وسلم۔

محمد عاطف رمضان سیالوی
غفر اللہ تعالیٰ لہٗ
0301-7698701

❀❀❀❀

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook